مختصر صحیح بخاری

حصہ سوئم

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

فہرست

کتاب السّلم	23
کتاب الشفعۃ	24
کتاب الاجارہ (اُجرتوں کا بیان)	25
کتاب الحوالات	31
کتاب الوکالۃ	34
کتاب زراعت	40
کتاب المساقاۃ	46
قرض لینے اور ادا کرنے اور ضبط یا قُرقی کرنے	53
جھگڑوں کا بیان	56
کتاب الشروط	58
کتاب الوصایا	72
کتاب الجہاد	77
کتاب بدء الخلق	135
کتاب احادیث الانبیاء	155

IqbalCyberLibrary
All rights reserved.
©2002-2006

☆

باب: درزی کے پیشہ کا بیان۔

1001: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کھانا کھلانے کیلئے بلایا جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ اس کھانے پر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے روٹی اور شوربا جس میں ہرا گھیا (لمبا کدو) اور سوکھا ہوا گوشت تھا رکھ دیا گیا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر ادھر سے کدو کو ڈھونڈ تے تھے لہٰذا میں اس دن سے کدو کو اچھا سمجھتا ہوں۔

باب: جانوروں اور گدھوں وغیرہ کی خریداری درست ہے

1002: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں کسی جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھا تو میرے اونٹ نے مجھے لے کر چلنے میں سستی کی اور تھک گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے پکارا کہ جابر!، میں نے عرض کیا جی فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ چلنے میں سستی کرتا ہے اور تھک گیا ہے اس سبب سے میں پیچھے رہ گیا ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اترے اور اسے اپنی لاٹھی سے مارا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ چنانچہ میں سوار ہو گیا (وہ اونٹ اس وقت ایسا تیز ہو گیا کہ) بیشک میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (کے برابر ہو جانے) سے روکتا تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیاہی سے؟ میں نے عرض کیا بیاہی سے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کسی نوعمر سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس سے کھیلتے

اور وہ تم سے کھیلتی ؟ میں نے عرض کیا کہ میری (کچھ کم عمر) بہنیں ہیں لہذا میں نے یہ چاہا کہ ایک ایسی عورت سے نکاح کروں جو اُن سب کو سمیٹ لے اور ان کے کنگھی کردیا کرے اور ان کی خبر گیری کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا اب تم اپنی بیوی کے پاس پہنچو گے تو خوب خوب (صحبت کے) مزے اٹھانا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ اونٹ مجھ سے ایک اوقیہ (سونے یا چاندی) کے عوض خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا پھر ہم لوگ مسجد کی طرف گئے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہم نے مسجد کے دروازے پر پایا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تم ابھی چلے آرہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو چنانچہ میں نے نماز پڑھی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا بلال ؓ کو حکم دیا کہ مجھے ایک اوقیہ (سونا یا چاندی) تول دیں چنانچہ انہوں نے مجھے جھکتا ہوا تول دیا۔ پس میں گھر کی طرف واپس چلا ہی تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس بلا لاؤ میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اب میرا اونٹ مجھے واپس مل جائیگا حالانکہ مجھے یہ بات بہت ہی ناپسند معلوم ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی لے لو۔

باب: بیمار یا خارشی اونٹوں کو خریدنا درست ہے۔

1003: سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب ؓ نے ایک آدمی سے کچھ بیمار اونٹ خریدے۔ اس آدمی کا اس کاروبار میں ایک شراکت دار بھی تھا پس اس آدمی کا وہ شریک سیدنا ابن عمر ؓ کے پاس آیا اور بطور معذرت کے کہا کہ میرے شریک نے بیمار

اونٹ آپ کے ہاتھ فروخت کر دیئے ہیں، اس نے آپ کو پہچانا نہیں ۔سیدنا ابن عمرؓ نے کہا اچھا تم ان کو واپس لے جاؤ اس کے بعد کہنے لگے کہ انہیں چھوڑ جاؤ، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کیونکہ (آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ) ''ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا''۔

باب: پچھنے لگانے والے کے پیشے کا بیان۔

1004: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کو ایک صاع کھجوریں دلوا دیں اور اپنے عمال کو حکم دیا تھا کہ ان کے خراج میں تخفیف کر دیں۔

1005: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے اس کو اجرت دی اور اگر یہ اُجرت حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے ہرگز نہ دیتے۔

باب: ان کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مرد اور عورت کیلئے ناجائز ہے۔

1006: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مسند خریدی جس میں تصویریں تھیں پھر جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے گھر کے اندر نہ گئے (تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ناراضگی (کی کیفیت) دیکھی تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسند کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میں نے آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے خریدی ہے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر بیٹھیں اور اس پر تکیہ لگائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت کے روز عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو صورتیں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں جاتے۔

باب: اگر کوئی شخص کوئی چیز خرید کر فروخت کرنے والے سے جدا ہونے سے پہلے ہی کسی اور کو بطورِ تحفہ دیدے......

1007: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں سیدنا عمرؓ کے ایک تند مزاج اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ میرے قابو میں نہ آتا تھا اور سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا تو سیدنا عمرؓ اسے ڈانٹتے تھے اور پیچھے کر دیتے تھے پھر وہ آگے بڑھ جاتا تھا اور سیدنا عمرؓ پھر اسے ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا عمرؓ سے فرمایا کہ تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دو تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ آپ ہی کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (یہ نہیں) تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ فروخت کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہؓ! وہ اونٹ تمہارا ہی ہے تم اس کیساتھ جو چاہو سو کرو۔ (یعنی بطورِ تحفہ دے دیا)۔

باب: مکر و فریب کا خرید و فروخت میں مکروہ ہونا۔

1008: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے خرید و فروخت میں اکثر نقصان رہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا کہ جب تم خرید وفروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ لَا خِلَابَۃَ (یعنی خرید و فروخت میں دھوکا یا نقصان نہیں دینا چاہیئے)۔

باب: بازاروں کی نسبت کیا کہا گیا ہے؟

1009: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر لڑنے کو پیش قدمی کریگا پھر جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو سب لوگ زمین میں دھنس جائینگے (اُمّ المؤمنین) کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! سب لوگ کیونکر دھنس جائیں گے حالانکہ ان میں ان کے بازار بھی ہونگے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اُن میں سے نہ ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سب لوگ دھنس جائیں گے مگر اُن کا حشر اُن کی نیت کے موافق ہوگا۔

1110: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (ایک دن) بازار میں تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے کہا اے ابو القاسم! نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے اس نے عرض کیا کہ میں نے فلاں شخص کو پکارا ہے (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آواز نہیں دی) تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

1111: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دن کے وقت نکلے نہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور نہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے پھر سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے صحن میں تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا کہ بچہ کہاں ہے، بچہ کہاں ہے؟ مگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسنؓ کو تھوڑی دیر روک رکھا میں نے سمجھا کہ وہ انہیں کچھ پہنا رہی ہیں

یا غسل کروا رہی ہیں اس کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں لپٹا لیا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! تو اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اُس سے بھی محبت فرما۔

1112: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَور میں لوگ اہل قافلہ سے غلہ خرید لیتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک آدمی کو ان کے پاس روانہ کرتے جو اُن کو اُسی جگہ وہ غلہ فروخت کرنے سے منع کرتا جب تک اُس کو جہاں اناج بِکتا ہے (یعنی منڈی میں) اٹھا نہ لائیں۔اور ابن عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ اناج یا غلہ جس وقت خریدا جائے اسی وقت فروخت کر دیا جائے اس پر قبضہ (اور جگہ تبدیل) کئے بغیر۔

باب: بازار میں شور کرنے کی کراہت ثابت ہے۔

1113: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس صفت کے بارے میں پوچھا گیا جو تورات میں مذکور ہے تو انہوں نے کہا، اچھا اللہ کی قسم جو اُن کی تعریف قرآن میں ہے اسی قسم کی بعض تعریفیں تورات میں بھی ہیں (تورات میں اس قسم کا مضمون ہے) ''اے نبی! ہم نے تجھ کو دین حق کا گواہ اور مومنوں کو بشارت دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر بھیجا ہے تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔نہ تو وہ بدخُلق ہے اور نہ بازاروں میں شور کرنے والا اور نہ وہ برائی کے بدلہ میں برائی کرتا ہے بلکہ درگزر اور مہربانی کرتا ہے۔اللہ اسے ہرگز موت نہ دے گا یہاں تک کہ اس کے ذریعہ سے ایک کج مذہب کو سیدھا کر دے اس طرح کہ وہ (یقین کیساتھ) لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس (ذات) کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں روشن کی جائیں گی اور بہرے کان کھولے جائینگے اور غافل دل آگاہ کئے جائیں گے۔

باب: ماپ تول کرنا فروخت کرنے والے پر ہے۔

1114: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ جب (میرے والد) عبداللہ بن عمرو بن حزام شہید ہوئے تو ان پر کچھ قرض تھا چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی تاکہ وہ کچھ قرضہ معاف کروا دیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان لوگوں سے اس بات کی خواہش ظاہر فرمائی مگر انہوں نے منظور نہ کیا تو مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنی کھجوروں کی قسمیں علیحدہ علیحدہ کر لو عجوہ علیحدہ اور عذق زید علیحدہ اس کے بعد مجھے بلا لینا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بلوالیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور کھجوروں کے اوپر یا ان کے درمیان بیٹھ گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم لوگوں کو ناپ ناپ کر دو چنانچہ میں نے ناپ ناپ کر اُن کو دینا شروع کیا یہاں تک کہ جس قدر قرضہ تھا وہ سب میں نے ادا کر دیا اور میری کھجوریں اسی طرح باقی تھیں کہ گویا ان سے کچھ کم نہیں ہوئیں۔

باب: اناج کا ناپ لینا مستحب ہے۔

1115: سیدنا مقدام بن معدیکربؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلہ کو ناپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاع اور "مد" کی برکت کا بیان۔

1116: سیدنا عبداللہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت ظاہر کی اور اس کیلئے برکت کی دعا کی اور میں نے مدینہ کی حرمت ظاہر کی جس طرح ابراہیم علیہ

السلام نے مکہ کی حرمت ظاہر کی اور میں نے مدینہ کے "مد" اور صاع میں برکت کی دعا کی جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کیلئے دعا کی۔

باب: غلہ فروخت اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں کیا بیان کیا جاتا ہے؟

1117: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دَور میں غلہ کو ماپ تول کے بغیر فروخت کرتے تھے، میں نے دیکھا کہ اُن کو مارا جاتا تھا اس لئے کہ جب تک وہ اس (غلہ و اناج) کو اپنے گھروں (گوداموں اور دوسرے ٹھکانوں) میں نہ لے جائیں تب تک فروخت نہ کریں۔

1118: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غلہ کی فروخت کرے قبل اس کے کہ اس پر قبضہ کیا ہو (یعنی اس کے اسٹور، دکان، گودام وغیرہ میں نہ پہنچ جائے)۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ یہ (ممانعت) کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو روپے کو روپے کے عوض بیچنا ہے کیونکہ غلہ تو اس وقت نہیں دیا جاتا (جب تک وہ اپنے اسٹور، گودام یا دکان وغیرہ میں نہ آ جائے)۔

1119: امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خبر دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، سونے کے عوض۔ گندم، گندم کے عوض کھجور، کھجور کے عوض اور جَو ۔ جَو کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ ہو تو درست ہے۔ (یاد رہے کہ 24 قیراط سونا 22 قیراط کے عوض برابر وزن میں فروخت کرنا بھی سود ہے دیکھئے حدیث: 997)۔

باب: اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہیں کرنی چاہیئے اور نہ اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت لگانی چاہیئے یہاںتک کہ وہ بھائی اسے اجازت دیدے یا اس بیع

کو چھوڑ دے۔

1120: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی بدوی (بیرونی) آدمی کا مال واسباب فروخت کرے۔ اور مال فروخت کرنے والے کو خریدنے والے کی قیمت سے زیادہ قیمت بھی نہ بتائے تا کہ وہ فروخت نہ کرے حالانکہ اسے خود نہیں خریدنا۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کی منگنی ہو جانے کے بعد اُسی عورت سے اپنی منگنی کا پیغام نہ بھجوائے۔ اور نہ کوئی عورت اپنی (سوتن مسلمان) بہن کو طلاق دلوائے اس نیت سے کہ اس کے منہ کا نوالہ اپنے منہ میں پڑ جائے

باب: نیلام کی بیع (کا بیان)۔

1121: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا اعلان کیا مگر وہ خود مفلس ہو گیا اور اسے پیسوں کی ضرورت پیش آئی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس غلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن عبداللہ نے اسے اتنے اتنے داموں میں خرید لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ قیمت اس کے مالک کو دیدی۔

باب: دھوکے کی بیع اور بیع حبل الحبلہ (کا بیان)۔

1122: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ بیع دورِ جاہلیت میں اس طرح رائج تھی کہ ایک شخص ایک اونٹنی خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ یہ اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے (تب قیمت دوں گا)۔

باب: اونٹنی، گائے، بکری یا اور کسی جانور کے تھنوں میں دودھ جمع رکھ کر اسکو

فروخت کرنا منع ہے۔

1123: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی کو اور بکری وغیرہ کا دودھ تھن میں روک کر نہ رکھو۔ اگر کوئی دھوکہ کھا کر خرید لے تو اسے اختیار ہے کہ اس کے دوہنے کے بعد چاہے اسے اپنے پاس رکھے اور چاہے تو اسے ایک صاع کھجور کیساتھ واپس کر دے۔

باب: زناکار غلام کی بیع (جائز ہے یا نہیں؟)۔

1124: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے اور اس پر ارتکاب ثابت ہو جائے تو اس کو سزا دینی چاہیئے اور صرف ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے۔ اگر وہ پھر زنا کرے تو دوبارہ اس کو سزا دے اور صرف ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے۔ پھر اگر وہ تیسری بار بھی زنا کرے تو اس کو فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی سہی۔

باب: کیا (اگر) کوئی شہری کسی بیرونی کیلئے بیع کرے (تو جائز ہے) اور کیا وہ اس کی مدد کرے اور اس کی خیر خواہی کرے تو درست ہے؟۔

1125: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ غلہ لانے والے قافلے کو راستہ ہی میں جا کر نہ ملو بلکہ ان کو بستی میں آنے دو اور کوئی شہری کسی (بدوی) بیرونی کیلئے بیع نہ کرے۔ سیدنا ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی بیرونی کیلئے بیع نہ کرے؟ تو سیدنا ابن عباسؓ نے بتایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

باب: غلہ لانے والے قافلہ کی پیشوائی سے ممانعت ہے۔

1126: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور مال کی تم لوگ پیشوائی نہ کیا کرو حتیٰ کہ وہ بازار میں پہنچ جائے (اور وہاں فروخت ہو)۔

باب: انگور کا انگور کے عوض میں اور اناج کا اناج کے عوض میں فروخت کرنا کیسا ہے؟۔

1127: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ سوکھی ہوئی کھجور کا تازہ کھجور کے عوض ناپ کر فروخت کرنا اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض پیمانہ کر کے فروخت کرنا۔

باب: "جو" کا "جو" کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟

1128: سیدنا مالک بن اوسؓ سے روایت ہے کہ انہیں سو اشرفیوں کی ریزگاری کی ضرورت پڑی تو (وہ کہتے ہیں کہ) مجھے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ نے بلوایا اور ہم دونوں نے اس معاملہ پر گفتگو کی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گئے اور سونے کی اشرفیاں اپنے ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اتنا انتظار کرو کہ میرا خزانچی (مقام) غابہ سے آ جائے اور سیدنا عمرؓ اس گفتگو کو سن رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ (اے مالک بن اوس) تمہیں اللہ کی قسم تم طلحہ کو نہ چھوڑنا جب تک کہ ان سے ریزگاری نہ لے لو (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا سود ہے مگر اس صورت میں کہ ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو...... اور ساری حدیث بیان کی جو کہ پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث نمبر)

باب: سونے کا سونے کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟

1129: سیدنا ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر ہم وزن (یعنی جتنا سونا دیا اتنا ہی واپس لیا) اور (اسی طرح) چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر ہم وزن اور سونے کو چاندی کے عوض اور چاندی کو سونے کے عوض میں جس طرح چاہو خرید و فروخت کر سکتے ہو۔

باب: چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے

1113: سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے فروخت نہ کرو مگر ہم وزن۔ ایک طرف زیادہ اور دوسری طرف کم نہ ہو اور چاندی کو بھی چاندی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر ہم وزن۔ ایک طرف زیادہ اور دوسری طرف کم نہ ہو۔ اور ایک طرف نقد اور دوسری طرف ادھار تو بھی (سونا، چاندی) فروخت نہ کرو۔

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض ادھار فروخت کرنا کیسا ہے

1131: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ اشرفی کو اشرفی کے عوض اور درہم کو درہم کے بدلے کرنا سود ہے۔ ان سے کہا گیا کہ سیدنا ابن عباسؓ تو اس کے قائل نہیں تو سیدنا ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے سیدنا ابن عباسؓ سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ تو سیدنا ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ میں ان دونوں میں سے کوئی بات نہیں کہتا اور تم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ البتہ مجھے تو سیدنا اسامہؓ نے یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سود تو ادھار ہی میں ہے۔

باب: چاندی کا سونے کے بدلے ادھار فروخت کرنا؟

1132: سیدنا براء بن عازب اور زید بن ارقمؓ سے صرف (یعنی کرنسی کے

کاروبار) کے متعلق پوچھا گیا تو ان دونوں میں ہر ایک نے (دوسرے کی نسبت) کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں (ان سے دریافت کرلو) اس کے بعد دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب: بیع مزابنہ کا بیان اور بیع مزابنہ کہتے ہیں تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اور خشک انگور کو تازہ انگور کے بدلے فروخت کرنے کو۔

1133: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ اور درخت پر لگی ہوئی کھجور خشک کھجور کے بدلے فروخت نہ کرو۔ پھر کہا کہ مجھے سیدنا زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے بعد عریہ کو تر یا خشک کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی اجازت دیدی اور اس کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔ (عریہ کا مفہوم یہ ہے کہ کسی درخت کا پھل کسی فقیر کو صدقہ کر دیا جائے پھر باغ میں اس کے آنے سے تکلیف ہو تو اندازہ کر کے اس درخت کا پھل اُس سے خرید لیا جائے)۔

1134: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب تک کہ پھل پک نہ جائیں ان کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور ان کی کوئی قسم بجز درہم و دینار کے اور کسی شے کے عوض فروخت نہ کی جائے مگر صرف عرایا کہ ان کو پھلوں کے عوض بھی فروخت کیا جانا جائز ہے۔

باب: ان پھلوں کا جو درختوں میں لگے ہوں سونے یا چاندی یعنی نقد کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے۔

1135: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عرایا کی بیع کیلئے اجازت دی بشرطیکہ پانچ وسق ہوں یا پانچ وسق سے کم ہوں۔

باب: پھلوں میں پکنے کی صلاحیت پیدا ہونے سے پہلے فروخت کرنا۔

1136: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو (پکنے سے قبل) فروخت کر دیتے تھے پھر جب خریدنے والے ان پھلوں کو توڑتے اور فروخت کرنے والے اپنی قیمت کا تقاضہ کرتے تو خریدنے والے کہتے کہ پھل کا گابھا تو کالا پڑ گیا ہے اور پھل خراب ہو گیا ہے اور دوسری اسی قسم کی خرابیاں بیان کر کے جھگڑا کرتے۔ لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے اس قسم کے مقدمات زیادہ پیش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان جھگڑوں کی وجہ سے مشورہ کے طور پر ان سے فرمایا کہ یا تو (پھلوں کی) بیع موقوف کر دو اگر نہیں تو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک کہ پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

1137: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائیں یا زرد ہو جائیں اور کھانے کے قابل ہو جائیں۔

باب: جب کوئی شخص پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہو جانے سے پہلے فروخت کر دے پھر اس پھل پر کوئی آفت آ جائے تو اس کا ذمہ دار بائع ہو گا۔

1138: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھلوں کو "زہو" ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ "زہو" کیا ہے تو فرمایا کہ جب تک کہ وہ سرخ نہ ہو جائیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو ضائع کر دے تو کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لیتا ہے؟

باب: اگر کوئی شخص کچھ کھجوریں ایسی کھجوروں کے عوض میں جو اُن سے اچھی ہوں فروخت کرنا چاہے۔

1139: سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا تو وہ کچھ ''جنیب'' (عمدہ) کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں واللہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دوسری کھجوروں کے دو صاع کے عوض میں اور پھر ان کھجوروں کے دو صاع دوسری کھجوروں کے تین صاع کے عوض خریدتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو تم ان کھجوروں کو درہم کے عوض فروخت کر دو اور پھر درہم سے جنیب کھجور خرید لیا کرو

باب: بیع مخاضرہ (کچے پن کی حالت میں فصل کو فروخت کرنے کا بیان)۔

1140: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ (یہ تمام عربی نام ہیں اور ان سب اقسام کی خرید و فروخت کے معنی و مفہوم سابقہ احادیث میں گذر چکے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب)۔

باب: بعض لوگوں نے ہر شہر کے معاملاتِ بیوع اور اجارات اور پیمانے اور وزن میں وہاں کے لوگوں کے عرف اور ان کے طریقہ کا نیز ان کی

نیتوں کا ان کے مروجہ دستوروں کے موافق اعتبار کیا ہے۔

1141: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سیدنا معاویہؓ کی ماں ہندہ نے یہ عرض کیا کہ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) ایک بخیل آدمی ہیں لہٰذا کیا مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا اگر میں انکے مال سے پوشیدہ طور پر کچھ لے لیا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اور تمہارے بیٹے اس قدر لے لیا کرو جو تمہارے لئے قاعدے کے موافق کافی ہو جائے۔ (معروف کی تحدید نہیں کی تا کہ عرف کو عام رکھا جائے اور اس عدم تحدید کی بناء پر اس باب کے تحت روایت لائی گئی ہے)۔

باب: ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ فروخت کرسکتا ہے۔

1142: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہر غیر منقسم مال میں شفعہ مقرر فرما دیا ہے لیکن اگر حدود واقع ہو جائیں اور راستہ بدل جائے تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

باب: حربی کافر سے غلام خرید لینا، یا کافر کا لونڈی یا غلام کا ہبہ کر دینا یا آزاد کر دینا (درست ہے)۔

1143: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی بیوی) سارہ (رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ ہجرت فرمائی تو ایک بستی میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ تھا بادشاہوں میں سے یا (یہ فرمایا کہ) ایک ظالم تھا ظالموں میں سے، چنانچہ اس سے بیان کیا گیا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک نہایت خوبصورت عورت کیساتھ آئے ہیں۔ پس اس نے ایک آدمی کو بھیجا کہ اے ابراہیم یہ عورت جو تمہارے ہمراہ ہے کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ

میری بہن ہے (اس فرستادہ نے کہا اس عورت کو بادشاہ بلاتا ہے) اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے سارہ (رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میری بات کو جھوٹا نہ کرنا (کیونکہ) میں نے ان لوگوں سے بیان کیا ہے کہ تم میری بہن ہو اللہ کی قسم زمین پر میرے اور تمہارے سوائے کوئی مومن نہیں ہے پھر ابراہیم علیہ السلام نے سارہ (رضی اللہ عنہا) کو اس بادشاہ کے پاس روانہ کردیا (جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچیں) تو بادشاہ ان کی طرف متوجہ ہوا تو وہ وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا باقی سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تُو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما نا یہ دعا مانگتے ہی اس کافر کو مرگی ہوگئی یہاں تک کہ وہ اپنا پیر رگڑنے لگا (راوی ابوسلمہ) کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ سیدہ سارہ (رضی اللہ عنہا) نے (اس حالت کو دیکھ کر) عرض کیا کہ اے اللہ! اگر یہ مرجائے گا تو لوگ کہیں گے اسی نے بادشاہ کو مار ڈالا ہے پھر اس کی وہ حالت جاتی رہی۔ وہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوا مگر وہ اٹھ کر وضو کرکے نماز پڑھنے لگیں اور عرض کیا کہ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے علاوہ اور سب سے بچایا ہو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کرنا (اس کے بعد) بادشاہ پر پھر مرگی طاری ہوگئی یہاں تک کہ وہ اپنا پیر مارنے لگا سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سیدہ سارہ (رضی اللہ عنہا نے اس حالت کو دیکھ کر) عرض کیا کہ اے اللہ! اگر یہ مرجائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے بادشاہ کو قتل کیا ہے پھر دوبارہ اس کی وہ حالت فرو ہوئی پھر دوسری یا تیسری مرتبہ اس نے لوگوں سے کہا کہ تم میرے پاس عورت لائے ہو یا شیطان؟ اس کو تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس واپس لے جاؤ اور آجر کو بھی ان کے حوالہ کردو چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آگئیں تو ابراہیم علیہ السلام

سے کہا کہ کیا آپ (علیہ السلام) کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کافر کو ذلیل کر دیا اور ایک لونڈی (ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو اور خدمت کیلئے روانہ کر دیا۔

باب: سور کو قتل کرنا۔

1144: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عنقریب لوگوں میں عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام اتریں گے۔ وہ ایک با انصاف حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال و دولت کی اتنی ریل پیل ہو گی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔

باب: ان چیزوں کی تصویروں کو فروخت کرنا جن میں جان نہیں ہے اور اس میں کیا بات مکروہ ہے؟۔

1145: سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو العباس (ص، یہ ان کی کنیت تھی)! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی میرے ہی ہاتھ کے کام پر ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے اور وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تصویر بنائے گا تو اللہ اس پر عذاب کرے گا تاکہ وہ اس میں جان ڈال دے اور وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکتا یہ سن کر اس شخص نے بہت ٹھنڈے سانس لئے اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ تیری خرابی ہو اگر تو خواہ مخواہ اس کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس درخت کی یا ان چیزوں کی تصویر جن میں جان نہیں ہوتی کھینچ لیا کر۔

باب: اس شخص کے گناہ کا بیان جو آزاد آدمی کو فروخت کر دے۔

1146: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا دشمن ہوں گا 1: وہ شخص جو میرا نام لے کر عہد کرے مگر پھر اس کے خلاف کرے 2: اور وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے 3: اور وہ شخص جو کسی مزدور کو اجرت پر لے کر اس سے پورا کام کرائے اور پھر مزدوری نہ دے۔

باب: مُردہ جانور اور بتوں کا فروخت کرنا کیسا ہے؟۔

1147: سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شراب، مردہ جانور اور بتوں کو فروخت کرنا حرام کر دیا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مردہ جانور کی چربی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں اس لئے کہ وہ کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالیں اس سے چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ بھی حرام ہے اس کے بعد اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ یہود کو غارت کرے جب اللہ نے چربی ان پر حرام کر دی تو انہوں نے چربی کو پگھلا کر فروخت کیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

باب: کتے کی قیمت (وصول کرنا کیسا ہے؟)

1148: سیدنا ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی خرچی (اجرت) اور کہانت کی اجرت لینے سے منع

فرمایا ہے۔

کتاب السّلم

باب: ایک معین پیمانہ میں سلم کرنا کیسا ہے؟۔

1149: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اس وقت لوگ کھجوروں میں ایک سال اور دو سال کیلئے سلم کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھجور میں سلم کرے اس کو چاہیئے کہ ایک معین پیمانہ اور معین وزن کے حساب سے کرے۔ دوسری ایک روایت میں ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ معین پیمانہ میں مدتِ معین تک کیلئے (سلم) کرے۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر نقد رقم کچھ مدت پہلے ادا کردی جائے اور جنس (فصل یا کوئی چیز) اس مدت کے بعد حاصل کی جائے تو اس کو "سلم" کہتے ہیں]۔

باب: اس شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال نہ ہو

1150: سیدنا ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں اور امیر المؤمنین ابوبکر صدیق و عمر فاروقؓ کے دور میں گیہوں اور جوار، انگور اور کھجور میں سلم کیا کرتے تھے۔

1151: سیدنا ابن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم شام کے کسانوں سے گیہوں اور جو اور زیتون میں ایک معین پیمانہ کے حساب سے ایک معین مدت کے لئے سلم کیا کرتے تھے۔ پوچھا گیا کہ جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا اس سے (معاملہ کرتے تھے) تو سیدنا ابن ابی اوفیٰؓ نے جواب دیا کہ ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے (کہ تمہارے پاس اصل جنس ہے یا نہیں)۔

کتاب الشفعۃ

باب: بیع ہونے سے قبل شفعہ کو شفیع پر پیش کرنا۔

1152: سیدنا ابو رافعؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ وہ فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے سعدؓ مجھ سے میرے وہ دونوں مکان جو آپ کے محلّہ میں ہیں خرید لیجئے سیدنا سعدؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تمہیں چار ہزار درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسط وار۔ سیدنا ابو رافعؓ نے کہا کہ مجھے تو پانچ سو اشرفیاں ان دونوں کے عوض ملتی ہیں اور اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو چار ہزار درہم میں نہ دیتا کیونکہ مجھ کو پانچ سو اشرفیاں ان دونوں کے عوض مل رہی ہیں۔ پس وہ دونوں مکان انہوں نے سیدنا سعدؓ کو دیدیئے

باب: جو پڑوسی زیادہ قریب ہو اسی کو حق شفعہ پہنچتا ہے۔

1153: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے تحفہ تحائف کس کو بھیجا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔

نوٹ: شفعہ کہتے ہیں شریک یا ہمسائے کا حصہ، وقت بیع کے اس کے شریک یا ہمسائے کو جبراً منتقل ہونا۔

کتاب الاجارہ (اُجرتوں کا بیان)

باب: مرد صالح کو مزدوری پر لگانا (جائز ہے)۔

1154: ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میرے ہمراہ دو اشعری (قبیلے کے) آدمی تھے، (انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی خدمت کی خواہش کی)۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدمت مانگے ہم اس کو ہرگز خدمت نہیں دیتے۔ (یعنی عامل نہیں بناتے، نوکری نہیں دیتے)۔

نوٹ: بالعموم عہدہ کی طلب کو اچھا نہیں سمجھا گیا البتہ اس خوف کے پیشِ نظر کہ کوئی نا اہل اس مقام پر آ کر قوم کا نقصان کر دے، اپنے آپ کو خدمتِ خلق کے جذبے سے پیش کرنا جائز و درست ہے۔

باب: کچھ قیراطوں کے عوض بکریوں کا چرا دینا۔

1155: سیدنا ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں تو صحابہ' نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (بھی بکریاں چرائی ہیں؟) فرمایا ہاں میں بھی کچھ قیراطوں کی عوض مکہ والوں کی بکریاں چرا دیا کرتا تھا۔

باب: عصر کے وقت سے رات تک کیلئے کسی کو مزدوری پر لگانا۔

1156: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اور یہود و نصاریٰ کی حالت مثل اس شخص کے ہے جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تاکہ وہ دن بھر رات تک ایک

معینہ اجرت کے اوپر اس شخص کا کام کریں چنانچہ ان لوگوں نے دوپہر تک اس کا کام کیا اور کہنے لگی کہ ہمیں تیری مزدوری کی جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی کچھ حاجت نہیں اور جو کام ہم نے کیا وہ مفت کر دیا۔ اس شخص نے ان سے کہا کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ اپنا باقی کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو مگر انہوں نے انکار کیا اور اس شخص نے ان کے بعد دوسرے لوگوں کو اُجرت پر لگا لیا کہ تم باقی دن پورا کر دو اور جو کچھ میں نے ان کیلئے مقرر کیا تھا وہ تمہیں ملے گا چنانچہ انہوں نے کام کرنا شروع کیا یہاں تک ہ جب نمازِ عصر کا وقت آیا تو کہنے لگے کہ ہم نے جو کام کیا وہ مفت تیرے لئے کر دیا اور جو مزدوری اس کام کی تو نے مقرر کی تھی وہ تجھی کو مبارک (اب ہم تیرا کام نہ کریں گے) اس شخص نے کہا کہ اپنا باقی کام پورا کر دو اس لئے کہ اب دن تھوڑا ہی باقی رہ گیا ہے مگر اُن لوگوں نے انکار کیا پھر اس شخص نے باقی دن میں کام کرانے کیلئے دوسرے لوگوں کو مزدوری پر لگایا انہوں نے باقی دن میں کام کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور ان لوگوں نے دونوں فریقوں کی پوری مزدوری لے لی پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی (یعنی مسلمانوں کی) اور اس نورِ (ہدایت) کی جس کو انہوں نے قبول کیا۔

باب: ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے؟

1157: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں تین آدمی (ایک ساتھ کسی کام کیلئے) چلے یہاں تک کہ وہ شب کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اور وہ تینوں اس میں داخل ہو گئے (اتفاقاً) ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا تو

انہوں نے کہا کہ اس پتھر سے کوئی چیز رہائی نہیں دے سکتی مگر یہ کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالٰی سے دعا کرو پس ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ''اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں اُن سے پہلے نہ تو اپنے بچوں وغیرہ کو دودھ پلاتا تھا اور نہ ہی لونڈی غلاموں کو۔ ایک دن اتفاق سے کسی کام میں مجھ کو دیر ہوگئی یہاں تک کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے تھے لہٰذا میں نے ان کا دودھ ہاتھ میں اٹھالیا مگر میں نے ان کو سوتا ہوا پایا تو مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور لونڈی غلاموں کو کچھ پلاؤں پس میں ٹھہر گیا اور (دودھ کا بھرا ہوا) قدح میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پس وہ دونوں بیدار ہوئے اور انہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کیلئے کیا ہو تو اس پتھر کی وجہ سے جس حال میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے'' چنانچہ وہ پتھر ہٹ گیا مگر وہ اس سے نکل نہ سکتے تھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے شخص نے کہا کہ ''میرے چچا کی بیٹی تھی جو تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھی میں نے اس سے ہمبستری کی خواہش کی مگر وہ مجھ سے راضی نہ ہوئی یہاں تک کہ ایک سال جب قحط پڑا تو اُس کو کچھ ضرورت پیش آئی تو وہ میرے پاس آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ وہ مجھے اپنی ذات سے نہ روکے اس نے (اس شرط کو منظور) کیا یہاں تک کہ جب مجھے اس پر قابو ملا تو وہ کہنے لگی کہ میں تجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تو مہر (پردۂ بکارت) کو ناحق توڑے پس میں نے شرکیساتھ ہمبستری کرنے کو گناہ سمجھا اور اس سے علیحدہ ہو گیا حالانکہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھی اور میں نے جس قدر اشرفیاں اس کو دی تھیں، واپس نہیں لیں۔ اے اللہ! میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کیلئے کیا ہو تو جس مصیبت

میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے" چنانچہ وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا مگر ابھی وہ اس سے نکل نہیں سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے کہا کہ" اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انہیں ان کی مزدوری دیدی تھی سوائے ایک شخص کے کہ اس نے اپنی مزدوری نہیں لی اور چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کیا یہاں تک کہ بہت مال اس سے حاصل ہوا پھر وہ ایک لمبے عرصے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دیدے۔ میں نے اس سے کہا کہ جس قدر اونٹ اور گائے بکری اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے ہیں اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا تو اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور ان کو ہانک کر لے گیا ایک چیز بھی اس میں سے نہیں چھوڑی اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کیلئے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے" چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس سے باہر نکل کر چلے گئے۔

باب: جو روپیہ عرب کے لوگوں کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر جھاڑ پھونک کرنے پر دیا جاتا (وہ جائز ہے یا نہیں)

1158: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی سفر میں گئے یہاں تک کہ عرب کے قبیلوں میں سے کسی قبیلہ میں جا کر اترے اور ان سے دعوت (مہمان نوازی) طلب کی مگر انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا پھر اس قبیلہ کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا پھر کسی نے کہا کہ تم ان لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ)

کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ تو صحابہ (') میں سے کسی نے (خود ابوسعیدؓ نے) کہا ہاں اللہ کی قسم میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں مگر اللہ کی قسم ہم لوگوں نے تم سے دعوت طلب کی اور تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی لہٰذا میں تمہارے لئے جھاڑ پھونک نہ کروں گا یہاں تک کہ تم ہمارے لئے کچھ اُجرت مقرر کرو چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریوں پر ان کو رضامند کر لیا پھر ان میں سے ایک شخص (ابوسعیدؓ) گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھ کر پھونک دیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے اور وہ اٹھ کر چلنے لگا (ایسا معلوم ہوا کہ) اسے کوئی بیماری نہ تھی۔ (ابوسعیدؓ) کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دیدی پھر بعض لوگوں نے کہا کہ (اس کو) بانٹ لو مگر جنہوں نے جھاڑ پھونک کی تھی انہوں نے کہا کہ ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں اور اس واقعہ کا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ذکر کریں پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑ پھونک کی جاتی ہے؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا (اب جو کچھ ملا ہے اس کو) بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے۔

باب: نر جانور کا مادہ جانور سے ملاپ کرانے کی اجرت یا کرایہ لینا۔

1159: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نر جانور کا مادہ

جانور سے ملاپ کرانے کی اجرت یا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب الحوالات

باب: جب کسی مالدار پر حوالہ کیا جائے تو اس مالدار کو (حوالہ قبول کر لینے کے بعد) واپس کر دینے کا حق نہیں ہے

1160: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار کا ادائے حق (یعنی قرض وغیرہ) میں دیر کرنا ظلم ہے اور جس شخص کو پیچھے لگا دیا جائے کسی مالدار کے ہو اسے چاہیے کہ تقاضا کرے۔ اسے قبول کر لے یعنی پیچھے لگ جائے۔

1161: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دی۔ اس کے بعد ایک دوسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر کچھ قرض ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہاں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں تین اشرفیاں ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی نماز پڑھا دی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا اس پر کچھ قرض ہے؟

لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں تین اشرفیاں قرض ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے دوست کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا) تو سیدنا ابوقتادہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دی

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (ترجمہ) ''جن سے تم نے قسم کھا کر قول واقرار کیا ان کا حصہ ان کو دے دو''۔ (النساء:33)

1162: سیدنا انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حلف کی دوستی اسلام میں نہیں ہے؟ تو سیدنا انسؓ نے جواب دیا کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر کے اندر حلف کی دوستی کرائی تھی۔

باب: جو شخص کسی میت کے قرض کی ضمانت دے تو اب اسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی بات سے پھر جائے

1163: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ مجھ سے) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اس قدر (روپیہ) دوں گا مگر بحرین کا مال آنے نہ پایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہو گئی پھر جب بحرین کا مال آیا تو امیر المؤمنین ابوبکر صدیقؓ نے اعلان کروا دیا کہ جس شخص سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کچھ وعدہ ہو یا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کسی کا کچھ قرض ہو وہ میرے پاس آئے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا تو امیر المؤمنین ابوبکر صدیقؓ نے مجھے ایک مٹھی بھر

کر درہم دیدیئے۔ میں نے ان کو گنا تو وہ پانچ سو تھے۔ پھر صدیق اکبرؓ نے کہا کہ اس کا ڈبل اور لے لو۔

----

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب الوکالۃ

باب: ایک شریک کا دوسرے شریک کیلئے تقسیم وغیرہ میں وکیل ہو جانا۔

1164: سیدنا عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں تا کہ وہ صحابہ' میں تقسیم کر دیں تو (تقسیم کے بعد) بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔ (وکیل کا مطلب نائب یا قائم مقام)

باب: جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو دیکھے کہ مر رہی ہے یا دیگر کسی چیز کو دیکھے کہ وہ خراب ہو رہی ہے تو کیا جائز ہے کہ بکری کو ذبح کر دے اور جس چیز کے خراب ہو جانے کا خوف ہے اس کو درست کر دے؟۔

1165: سیدنا کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کچھ بکریاں تھیں جو سلع (نامی پہاڑ) پر چرا کرتی تھیں تو ہماری ایک لونڈی نے ہماری کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھا تو اس نے ایک پتھر کو توڑ کر اس بکری کو اس پتھر سے ذبح کر دیا تو سیدنا کعبؓ نے کہا کہ اس کو نہ کھاؤ جب تک میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہ پوچھ لوں یا (یہ کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کوئی آدمی بھیجا ہے کہ (اس بارے میں) پوچھ کر آئے چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کی بابت دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرما دیا۔

باب: قرض کے ادا کرنے میں وکیل کرنا جائز ہے۔

1166: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سخت کلامی

کی تو صحابہ کرام' نے اس کو مارنے کا ارادہ کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحبِ حق کی گفتگو ایسی ہی ہوتی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اُسی عمر کا اونٹ دیدو۔ جس عمر کا اس کا اونٹ تھا لوگوں نے عرض کیا کہ اس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو وہی دے دو اس لئے کہ تم میں اچھا شخص وہ ہے جو قرض کو اچھے طور پر ادا کرے۔

باب: اگر کسی وکیل کو یا کسی قوم کے شفیع کو کوئی چیز دید ے تو جائز ہے۔

1167: سیدنا مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جب قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی کہ اُن کے مال اور قیدی انہیں واپس کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ بات پسند ہے جو سچی ہو پس تم لوگ ایک بات اختیار کر لو یا قیدیوں کو واپس لے لو یا مال کو اور میں نے تو تمہارے انتظار میں مالِ غنیمت کی تقسیم دیر سے کی مگر تم اس وقت تک نہ آئے {جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طائف سے لوٹے تو دس روز سے بھی کچھ زیادہ دن تک ان کا انتظار کیا} پس انہیں معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں صرف ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو واپس لیتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسلمانوں کی جماعت میں کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جس طرح اسے سزاوار ہے اس کے بعد فرمایا اما بعد! تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں لہٰذا اگر جو خوشی سے دینا چاہے وہ خوشی سے دیدے اور جو اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے اس طرح کہ اب جو پہلی

فتح، اللہ ہم کو دے گا اس میں سے اس کا بدلہ لے لے تو وہ اسی شرط پر دیدے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم بلا معاوضہ اس کو منظور کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے منظور کیا اور کس نے نامنظور کیا لہٰذا تم لوگ لوٹ جاؤ اور تمہارے سردار تمہارا پیغام میرے پاس لائیں پس سب لوگ واپس ہو گئے اور ان سے ان کے سرداروں نے گفتگو کی اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا کہ سب لوگ خوشی سے منظور کرتے ہیں۔

باب: جب کسی شخص کو وکیل کرے اور وکیل کسی بات کو چھوڑ دے اور موکل اسکو منظور کر لے تو یہ جائز ہے

1168: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے صدقۂ رمضان کی حفاظت کا حکم دیا تو ایک آنے والا میرے پاس آیا اور وہ اس میں سے مٹھی بھر بھر کر لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ واللہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں محتاج ہوں اور مجھ پر میری اولاد کا بڑا بار ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا پھر صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہؓ تمہارے قیدی نے آج رات کو کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس نے سخت ضرورت بیان کی اور اولاد کا ذکر کیا تو میں نے اس پر ترس کھا کر چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانے سے کہ وہ پھر آئے گا یقین کر لیا کہ وہ پھر آئے گا چنانچہ میں اس کا منتظر رہا وہ پھر آیا اور غلہ سے مٹھیاں

بھرنے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے کر چلوں گا وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں محتاج ہوں اور مجھ پر میری اولاد کا بڑا بار ہے آئندہ میں کبھی نہ آؤں گا۔ میں نے اس پر رحم کھایا اور اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اس نے سخت ضرورت بیان کی اور اولاد کا ذکر کیا لہٰذا میں نے اس پر رحم کھا کر چھوڑ دیا''۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''ہوشیار رہو اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا'' میں نے تیسری رات اس کا انتظار کیا وہ اپنے وقت پر آیا اور غلہ میں سے مٹھیاں بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ ''اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے چلوں گا کیونکہ یہ تیسری بار ہے کہ تو کہتا ہے کہ میں اب نہ آؤں گا اور پھر بھی آتا ہے'' اس نے کہا ''مجھے چھوڑ دو میں تمہیں چند کلمات ایسے تعلیم کروں گا جن سے اللہ تمہیں فائدہ دے گا'' میں نے کہا ''وہ کیا؟'' کہنے لگا کہ ''جب تم اپنے بچھونے پر (سونے کیلئے) جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لو ﴿اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ مکمل آیت تک۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان تمہارے پاس برابر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہ آئے گا'' میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''تمہارے قیدی نے گزشتہ شب کو کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا کہ میں تمہیں چند کلمات ایسے تعلیم کرتا ہوں کہ اللہ ان سے تم کو نفع دے گا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا'' آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے کہا کہ ''جب تم اپنے بستر پر (سونے کیلئے) جاؤ تو تم آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرو ﴿اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾

اور اس نے مجھ سے کہا کہ (اس کے پڑھ لینے سے) صبح تک اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تمہارے پاس رہے گا اور شیطان تمہارے پاس نہ آئے گا'' {کیونکہ صحابہ نیکی پر بڑے حریص تھے} تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''خبردار رہو اس نے اس مرتبہ تم سے سچ کہا اور وہ بہت جھوٹا ہے اے ابو ہریرہؓ! تم جانتے ہو کہ تین دن تک تم نے کس سے باتیں کیں''؟ میں نے عرض کیا کہ ''نہیں'' تو فرمایا کہ ''وہ شیطان تھا''۔

باب: اگر وکیل کسی خراب چیز کو اس کی خرابی بتائے بغیر فروخت کر دے تو اس کی بیع مقبول نہ ہو گی۔

1169: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ سیدنا بلالؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ''برنی'' قسم کی اچھی کھجور لائے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ خراب کھجور تھی ہم نے اس کے دو صاع کے عوض اس کھجور کا ایک صاع لیا ہے تاکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کھلائیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ ''اَوَّہ اَوَّہ'' یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کیا کرو بلکہ جب تم (عمدہ کھجور) خریدنا چاہو تو (گھٹیا کھجور) کسی اور چیز کے عوض فروخت کر دو پھر اس چیز کے عوض (عمدہ کھجور) خرید لو۔ (یہی حدیث ایک دوسری سند کیساتھ صحیح مسلم میں ہے جس میں فَرُدَّہ'' کہ اسے واپس کر دو'' کے الفاظ ہیں)۔

باب: حدود میں کسی کو وکیل کرنا درست ہے۔

1170: سیدنا عقبہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ نعیمان یا ابن نعیمان شراب پئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے تمام لوگوں کو جو اس وقت گھر میں موجود تھے یہ حکم دیا کہ ان کو ماریں سیدنا عقبہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اُن کو مارا اور ہم نے ان کو جوتیوں سے اور چھڑیوں سے مارا تھا۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب زراعت

باب: کھیتی کرنے اور درخت لگانے کی فضیلت کا بیان۔

1171: انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کاشت کرتا ہے اور اس میں سے پرندہ یا انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے تو اس (کاشتکار) کے لئے اس میں صدقہ دینے کے برابر ثواب ہوتا ہے۔

باب: کھیتی کے آلات میں بہت زیادہ مشغول ہو جانے کے انجام سے (اگر کوئی برا نتیجہ پیدا ہو تو اس سے) ممانعت (ثابت ہے) اور جب کہ اس حد سے گزر جائے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے (تب بھی) اس کی ممانعت ہے۔

1172: سیدنا ابو امامہ الباھلیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ہل کا پھالا اور کھیتی کرنے کا ایک آلہ دیکھا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آلہ جس قوم کے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔

باب: کھیتی (کی حفاظت) کیلئے کتے کا رکھنا (کیسا ہے؟)

1173: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کتا پالتا ہے تو ہر روز اس کی نیکی سے ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے سوائے اس کتے کے جو کھیتی یا جانوروں (کی حفاظت) کیلئے رکھا جائے۔

1174: سیدنا ابو ہریرہؓ ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سوائے بکریوں یا کھیتی یا شکار کے (محافظ) کتے کے۔

1175: سیدنا ابو ہریرہؓ سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ ''سوائے شکار اور مویشیوں کے (محافظ) کتے کے۔

باب: بیل کو کاشت کے کام میں لانا (کیسا ہے؟)

1176: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس حالت میں کہ ایک شخص بیل پر سوار تھا وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ میں اس (سواری کرنے) کیلئے پیدا نہیں ہوا میں تو کھیتی کیلئے پیدا کیا گیا ہوں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (یہ واقعہ بیان کرکے) فرمایا کہ اس پر میں یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر (رض بھی) یقین رکھتے ہیں اور ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پکڑ لی تو چرواہا اس کے پیچھے دوڑا بھیڑیئے نے کہا کہ (آج تو چھڑا لے مگر یہ تو بتا کہ) یوم سبع میں بکری کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن تو میرے سوا کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (یہ واقعہ بیان کرکے) فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر (رض بھی) اس پر یقین رکھتے ہیں۔

(راوی ابو سلمہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابو بکر و عمرؓ کی طرف سے بھی شہادت دی حالانکہ) وہ دونوں اس وقت موجود نہ تھے

باب: جب کوئی شخص (کسی سے) کہے کہ کھجور (وغیرہ) کے درختوں کی خدمت تو اپنے ذمہ لے لے (اور پھل میں تو میرا شریک رہے گا، تو کیا درست ہے؟)۔

1177: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے باغات اپنے اور اپنے مہاجرین بھائیوں کے درمیان تقسیم کر لیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تب انہوں نے (مہاجرین

سے) کہا کہ تم محنت کرو اور ہم پھلوں میں تمہیں شریک کر لیں گے تو مہاجرین نے کہا کہ اچھا ہم نے سنا اور ہم (اس پیش کش کو) قبول کرتے ہیں۔

1178: سیدنا رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ تمام اہل مدینہ سے زیادہ کاشت ہمارے ہاں ہوتی تھی ہم کھیت کرایہ پر لیا کرتے تھے کرایہ کے بدلے اس کھیت کا ایک خاص حصہ مالکِ زمین کے نام زد کر دیا جاتا تھا (کہ جو کچھ اس میں پیدا ہو اس کو وہ زمین کے کرایہ میں لے لے) تو کبھی اس حصہ پر کوئی آفت آ جاتی تھی (اس وجہ سے اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تھا) اور باقی کھیت محفوظ رہتا تھا اور کبھی باقی کھیت پر کوئی آفت آ جاتی تھی اور وہ حصہ محفوظ رہتا تھا تو ہمیں اس کی ممانعت کر دی گئی اور سونا یا چاندی (کرایہ میں دینا) اس وقت (رائج) نہ تھا۔

باب: آدھی (یا کم و زیادہ) پیداوار پر بٹائی کرنا۔

1179: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اہل خیبر سے کھیتی اور پھل کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا تھا اور (جو اناج یا میوہ اس میں پیدا ہوتا وہ آدھا آدھا تقسیم ہوتا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو سو وسق یعنی اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو دیدیا کرتے تھے۔

1180 : سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس (مزارعت) سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تم میں سے (اپنی زمین) اپنے بھائی کو مفت ہی دیدے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ اس پر کچھ کرایہ لے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کے اوقاف اور خراجی زمینوں اور ان کی مزارعت اور انکے معاملے کا بیان

1181: سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا میں اسے وہاں کے رہنے والوں پر تقسیم کر دیتا جس طرح خیبر کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تقسیم کر دیا تھا۔

باب: جو شخص کسی ناآباد (بنجر) زمین کو آباد کرے۔

1182: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی مملوک نہ ہو تو وہ آباد کرنے والا اس کا زیادہ حق دار ہے۔

1183: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہود کو نکال دینے کا ارادہ کیا اور جس وقت آپ نے خیبر پر غلبہ پایا تھا تو اسی وقت وہاں کی زمین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام مسلمانوں کی ہو گئی تھی پس جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں سے یہود کے نکال دینے کا ارادہ کیا تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ان کو وہیں رہنے دیں اس شرط پر کہ وہ وہاں کام کریں گے اور انہیں نصف پھل ملیں گے تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس شرط پر کہ تم کو جب تک چاہیں گے رکھیں گے چنانچہ وہ وہاں رہتے تھے یہاں تک کہ سیدنا عمرؓ نے ان کو (مقام) تیماء اور اریحا کی طرف نکال دیا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو کھیتی اور پھلوں میں شریک کرلیا کرتے تھے۔

1184: سیدنا رافع بن خدیج (بن رافع ؓ) اپنے چچا سیدنا ظہیر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک ایسے کام سے ہمیں منع فرما دیا کہ جس سے ہمیں بہت آسانی ہوتی تھی میں نے کہا کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے وہ حق ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلایا اور فرمایا کہ تم اپنی کھیتیوں کو کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم ان کو چوتھائی (پیداوار) پر اور (کبھی) کھجور اور جو کے چند وسق پر کرایہ پر دیدتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو خود ان کی زراعت کرو یا (کسی سے) ان کی زراعت کروا لو یا ان کو اپنے پاس روک رکھو۔ سیدنا رافع ؓ کہتے ہیں سَمْعًا وَطَاعَةً (ہم نے سنا اور مانا)۔

1185: (نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ) سیدنا ابن عمر ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سیدنا ابو بکر و عمر و عثمان' کے دور میں اور سیدنا معاویہ ؓ کی شروع امارت میں اپنے کھیت کرایہ پر دیا کرتے تھے اس کے بعد ان سے سیدنا رافع بن خدیج ؓ کی روایت بیان کی گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھیتوں کے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو سیدنا عبداللہ بن عمر سیدنا رافع کے پاس گئے اور میں (نافع) بھی ان کیساتھ گیا پس سیدنا ابن عمر ؓ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے سیدنا ابن عمر ؓ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار پر اور کسی قدر بھوسہ پر کرایہ پر دیتے تھے۔

1186: سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں کھیت کرایہ پر دیئے جاتے تھے اس کے بعد سیدنا عبداللہ ؓ کو خیال آیا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بارے میں کوئی جدید حکم دیا ہو جو

ان کو معلوم نہیں لہذا انہوں نے کھیت کا کرایہ پر دینا موقوف کر دیا۔

1187: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دن یہ بیان فرما رہے تھے {اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا ہوا تھا} کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا تو جس حالت میں ہے اس میں خوش نہیں ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں خوش تو ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ بیج بوئے گا تو اس کا اگنا اور بڑھنا اور کٹنا پلک جھپکنے سے پہلے ہو جائے گا اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تو کسی چیز سے سیر ہی نہیں ہوتا تو وہ اعرابی کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ایسا شخص کسی قریشی یا انصاری کو پائیں گے اس لئے کہ وہی لوگ کاشتکار ہیں او رہم تو کاشتکار نہیں ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرانے لگے۔

کتاب المساقاة

باب: پانی کی تقسیم کے بیان میں۔

1188: سیدنا سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک پیالہ (پانی) لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس میں سے پیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو سب لوگوں میں چھوٹا تھا اور معمر بوڑھے سب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بائیں طرف تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ پہلے میں یہ پیالہ ان بڑے لوگوں کو دیدوں؟ اس نے کہا کہ یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جھوٹا اپنے سوا کسی کو نہ دوں گا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ اسی کو دیدیا۔

1189: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ایک پلی ہوئی بکری دوہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انس بن مالک کے گھر میں تھے اور اس دودھ میں کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو انس بن مالک کے گھر میں تھا پھر وہ قدح (پیالہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا یہاں تک کہ جب پیالہ کو اپنے منہ سے ہٹایا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بائیں جانب سیدنا ابوبکرؓ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے داہنی جانب ایک اعرابی تھا تو سیدنا عمرؓ نے کہا { کیونکہ ان کو یہ خیال تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنا جھوٹا اعرابی کو دیدیں گے } کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! سیدنا ابوبکر کو دیدیجیے وہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا جھوٹا اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ پہلے داہنی جانب (بیٹھنے) والے کو دینا چاہیئے۔

باب: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پانی کا مالک پانی کا زیادہ حق دار ہے یہاں

تک کہ وہ سیراب ہو جائے۔

1190: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ضرورت سے زیادہ پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ جو گھاس ہو، وہ بھی رکی رہے۔

1191: سیدنا ابو ہریرہؓ سے ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اسے اس غرض سے نہ روکو کہ گھاس بھی روکو۔

باب: کنوئیں کے بارے میں جھگڑا کرنا اور اس کا فیصلہ کرنا۔

1192: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے تا کہ اس کے ذریعہ سے کسی مسلمان کا حق مار لے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو گا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿ترجمہ﴾ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں ...... اخیر آیت تک“ (آل عمران: 77) تو اتنے میں سیدنا اشعثؓ آ گئے اور انہوں نے کہا کہ ابو عبدالرحمٰن (یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعودص) تم سے کیا بیان کر رہے ہیں یہ آیت تو میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے میرے چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اس نے کنوئیں کو اپنی ملکیت بتایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہوا) تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے گواہ پیش کرو (تا کہ معلوم ہو کہ یہ کنواں تمہارا ہے؟) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس گواہ تو نہیں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا کہ پھر اُس (دوسرے فریق) سے قسم لی جائیگی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ تو فوراً قسم کھالے گا اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تصدیق کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

باب: اس شخص کا گناہ جس نے مسافر کو پانی (پینے سے) روکا۔

1193: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ تین آدمی ایسے ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو دیکھنا بھی پسند نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور ان کو سخت عذاب دیا جائے گا 1: وہ شخص جو راستے میں ہو اور اس کی حاجت سے زیادہ پانی اس کے پاس ہو پھر وہ پانی مسافر کو نہ دے۔ 2: وہ شخص جو کسی امام سے بیعت کرے محض دنیا کیلئے کہ اگر وہ اس کو کچھ دنیاوی حصہ دے تو وہ خوش رہے اور اگر نہ دے تو ناخوش ہو جائے۔ 3: وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا مال فروخت کرنے کیلئے کھڑا ہو جائے اور کہے کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس مال کی میں اتنی اور اتنی قیمت ادا کی ہے۔ پھر کوئی شخص اس کو صحیح سمجھ لے (اور اس چیز کو خرید لے) پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ترجمہ﴾ "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں...... اخیر آیت تک" (آل عمران: 77)۔

باب: پانی پلانے کی فضیلت کا بیان۔

1194: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اس حالت میں کہ چلا جا رہا تھا اس پر تشنگی غالب ہوئی تو وہ کنوئیں میں اترا اور اس نے اس سے پانی پیا پھر وہاں سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا

ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس شخص نے (اپنے دل میں) کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی لہٰذا وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو اپنے دانت سے پکڑا اس کے بعد اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ کام قبول فرمالیا اور اس کو معاف فرما دیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا ہمیں جانوروں کی (خدمت) میں بھی ثواب ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں ہر (تر جگہ) جاندار کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

باب: حوض اور مشک کا مالک اس کے پانی کا زیادہ حق دار ہے (جو باقی رہ جائے وہ دوسروں کو دے)۔

1195: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (قیامت کے دن) اپنے حوض (کوثر) سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہانک دوں گا جس طرح اجنبی اونٹ حوض سے ہانک دیئے جاتے ہیں۔

1196: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائے گا 1: وہ شخص جس نے اپنے مال پر قسم کھائی کہ اس نے اس کی زیادہ رقم دی ہے اور وہ جھوٹا ہو 2: وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مسلمان کا مال بٹورنے کیلئے جھوٹی قسم کھائی 3: وہ شخص جس کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ پانی ہو مگر وہ لوگوں کو نہ دے تو اللہ (قیامت میں اس سے) فرمائے گا کہ آج میں تجھے اپنے فضل سے روکتا ہوں جس طرح تو لوگوں کو فاضل

پانی سے روکتا تھا جس کو تُو نے پیدا نہیں کیا تھا۔

باب: حمی (کسی جگہ کو ممنوعہ علاقہ قرار دینا) سوائے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کسی کو جائز نہیں

1197: سیدنا صعب بن جثامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حمی (گھاس اور شکار کرنے سے روکنا) سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کسی کو جائز نہیں۔ (خلیفہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قائم مقام ہے)۔

باب: نہروں سے انسانوں کا اور چوپایوں کا پانی پینا (درست ہے)۔

1198: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑا بعض لوگوں کیلئے باعث ثواب ہے اور بعض لوگوں کیلئے باعث ستر اور بعض لوگوں کیلئے باعث گناہ ہے۔ سو وہ شخص کہ جس کیلئے باعثِ اجر ہے وہ شخص ہے جس نے اس کو اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) پالا ہو پھر اس کو ایک چراگاہ میں یا باغ میں بڑی رسی سے باندھ دیا پس وہ اس باغ یا چراگاہ کے جتنے میدان میں پھرے گا اس کے عوض اُسے نیکیاں ملیں گی اور اگر اس گھوڑے کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اس کے قدم اور اس کا فضلہ سب اس کیلئے نیکی میں شمار کئے جائیں گے اور اگر اس گھوڑے کا گزر کسی نہر پر ہو اور وہ اس میں سے پانی پئے حالانکہ وہ شخص اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تب بھی اسے نیکیاں ملیں گی پس اس قسم کا گھوڑا اس وجہ سے باعث ثواب ہے۔ اور جس شخص نے سوال سے بچنے اور روپیہ پیسہ کمانے کیلئے گھوڑا پال رکھا ہو پھر وہ اپنی ذات اپنی سواری میں اللہ کا حق نہ بھولتا ہو تو یہ گھوڑا اس شخص کیلئے باعث ستر (یعنی بچاؤ) ہے اور جس شخص نے محض

فخر اور ریا کی غرض سے اور اہل اسلام سے دشمنی کیلئے گھوڑا پالا ہو تو وہ گھوڑا اس شخص پر وبال ہو گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گدھوں کے پالنے کی بابت پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی بابت مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا سوائے اس جامع اور بے مثال آیۃ کے ﴿ترجمہ﴾ ”قیامت کے دن جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس (نیکی) کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ بھی اس (برائی) کو دیکھ لے گا۔ (الزلزال: 8-7)۔

باب: لکڑیاں اور گھاس فروخت کرنا (درست ہے)۔

1199: (امیر المؤمنین) علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ بدر کے دن مالِ غنیمت میں ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے اور دیدی تو میں نے ایک دن ایک انصاری کے دروازہ پر ان دونوں اونٹنیوں کو بٹھایا اور میں یہ چاہتا تھا کہ ان پر اذخر (گھاس) لادوں تاکہ اسے بیچوں {اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا} اور اس سے سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں مدد لوں اور (سیدنا) حمزہ بن عبدالمطلبؓ اس وقت اسی مکان کے اندر شراب پی رہے تھے ان کیساتھ ایک گانے والی تھی وہ یہ گا رہی تھی ”اٹھو حمزہ! فربہ تازہ جواں اونٹنیاں“ پس وہ تلوار لے کر ان دونوں اونٹنیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ان کے کوہان کاٹ دیئے اور ان کے پیٹ چاک کر دیئے پھر ان کے کلیجے نکال لئے۔ (سیدنا) علیؓ کہتے تھے کہ میں نے یہ ایک ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس (اس وقت سیدنا) زید بن حارثہؓ بھی تھے تو میں نے یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لے آئے چنانچہ سیدنا زیدؓ اور میں آپ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے ہمراہ چلے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے پاس گئے اور ان پر بہت غصہ کیا تو انہوں نے (اسی نشہ کی حالت میں) اپنی آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے کہ تم لوگ تو میرے باپ دادا کے غلام ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پچھلے پیروں واپس ہوئے اور وہاں سے تشریف لے آئے۔ اور یہ واقعہ شراب (اور موسیقی) کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔

باب: جاگیر الاٹ کرنا۔

1200: سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چاہا کہ بحرین میں انصار کو جاگیر الاٹ کر دیں تو انصار نے کہا کہ (ہم نہ لیں گے) جب تک ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی ویسے ہی نہ ملیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہوئے دیکھو گے لہٰذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے آن ملو۔

باب: باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ۔

1201: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کے درختوں کو پیوند لگنے کے بعد خریدے تو ان کے پھل فروخت کرنے والے کو ہی ملیں گے مگر یہ کہ خریدار اس سے شرط کر لے اور جو شخص کسی غلام کو خریدے اور اس غلام کے پاس کچھ مال ہو تو اس کا وہ مال فروخت کرنے والے کو دیا جائے گا مگر یہ کہ خریدار نے شرط کر لی ہو۔

قرض لینے اور ادا کرنے اور ضبط یا کُرکی کرنے اور کسی کو مفلس قرار دینے کے بیان میں

باب: جو شخص لوگوں کا مال قرض لے اور وہ اس کے ادا کرنے یا ضائع کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو (تو اسکا کیا حکم ہے؟)

1202: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال قرض لے اور وہ اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا دے گا اور جو شخص (لوگوں کا) مال لے اور وہ اس (مال) کو ضائع کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دیگا۔

باب: قرضوں کا ادا کرنا (ایک ضروری امر ہے)۔

1203 سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھا تو جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احد کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ یہ پہاڑ اگر میرے لئے سونا ہو جائے تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں سے میرے پاس رہ جائے بجز اس دینار کے جو میں کسی قرض کے واسطے رکھ چھوڑوں پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں کے پاس مال زیادہ ہے ان کی نیکیاں بہت کم ہیں سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح خرچ کرے (اور ابوشہاب نے یہ کہہ کر اپنے آگے اور اپنے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کیا) مگر یہ لوگ کم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (سیدنا ابوذرؓ سے) فرمایا کہ تم اپنے مقام پر کھڑے رہنا یہانتک کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں پھر آپ کچھ آگے بڑھ گئے اور میں نے ایک (ہیبت ناک) آواز سنی تو میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

پاس جاؤں پھر میں نے آپ کی یہ بات یاد کی کہ تم اپنی جگہ پر رہنا یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے تو میں نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ آواز کیسی تھی جو میں نے سنی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے سنی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کیساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت داخل ہو گا میں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ شخص ایسے ایسے (بڑے گناہ کے) کام کرتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

باب: ادائے حق عمدہ طور پر کرنا (بہتر ہے)۔

1204 سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے چاشت کا وقت تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لو اور میرا کچھ قرض آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر تھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرا قرض ادا کر دیا اور مجھے زیادہ دیا۔

باب: جو شخص قرض دار مر جائے اس پر نماز پڑھنا۔

1205 سیدنا ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو مؤمن ہے میں اس کا دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ دوست ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "پیغمبر (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) مؤمنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں" (الاحزاب:6) لہٰذا جو مؤمن مر جائے اور کچھ مال چھوڑے تو اس مال کے وارث تو اس کے اعزاء میں جو کوئی ہوں اور جو شخص کچھ قرض بچے یا کوئی ضائع ہو جانے والی چیز چھوڑے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ میں اس کا مولیٰ ہوں۔

باب: مال کے ضائع کرنے کی ممانعت

1206 سیدنا مغیرہ بن شعبہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا حرام کر دیا ہے اور حق نہ ادا کرنا اور ناحق چیز کا لینا (بھی حرام کر دیا ہے) اور تمہارے لئے قیل و قال (فضول بحث کرنے) اور کثرتِ سوال اور اضاعت مال (مال کے ضائع کرنے) کو ناپسند کیا ہے۔

IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

جھگڑوں کا بیان

باب: کسی شخص کو ایک مقام سے دوسرے مقام میں لے جانے اور مسلمان اور یہودی کے جھگڑے کی بابت کیا منقول ہے؟

1207 سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس کے خلاف سنا تھا پس میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے گیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح پڑھتے ہو، اختلاف نہ کرو۔ جو لوگ تم سے پہلے تھے انہوں نے اختلاف کیا اسی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے۔

1208: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن دو آدمیوں نے باہم گالی گلوچ کی ایک ان میں سے مسلمان تھا دوسرا یہودی۔ مسلمان نے (اثنائے کلام میں) کہا کہ قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہان کے لوگوں پر برگزیدہ کیا ہے یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان کے لوگوں پر برگزیدہ کیا ہے پس مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا اور اس مسلمان کا واقعہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس مسلمان کو بلوایا اور اس سے بھی واقعہ پوچھا اس نے (کل واقعہ) بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے موسیٰ (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ان کیساتھ میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ (علیہ السلام) عرش کا ایک کونا پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے تھے مگر انہیں مجھ سے پہلے ہوش آ گیا یا وہ ان

لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ کر لیا ہے۔

1209: سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا اس سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے، کیا فلاں نے، یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں پس وہ یہودی پکڑ لیا گیا اور اس نے اقرار کیا لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا تو اس یہودی کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

باب: چند متنازعین میں سے ایک کا دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا (کیسا ہے؟)۔

1210: سیدنا اشعث ؓ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث: 192)۔

ایک روایت میں کہتے ہیں کہ وہ حضرمی تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ یہودی تھا جس سے سیدنا اشعث ؓ کا جھگڑا ہوا تھا۔

کتاب الشروط

باب: عقد نکاح کے وقت مہر میں شرطیں کرنا

1189: سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سب شرطوں میں پورا کرنے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کے ذریعے سے تم نے شرمگاہوں کو (اپنے اوپر) حلال کیا ہو۔

باب: وہ شرطیں جو حدود میں جائز نہیں۔

1190: سیدنا ابو ہریرہؓ اور سیدنا زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ایک شخص اعراب میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لئے کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے اس کے فریق ثانی نے کہا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے (کہ میں اپنا حال عرض کروں) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اچھا اب تم اپنا حال) بیان کرو اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے پس میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی (اس شخص کو) دی پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر سو دُرے اور ایک سال کی جلاوطنی واجب ہے اور اس کی بیوی پر رجم واجب ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کئے دیتا ہوں لونڈی اور بکریاں تجھے واپس مل جائیں

گی اور تیرے بیٹے پر سو دُرے اور ایک سال کی جلاوطنی (کا حکم دیا جائے گا) اور اے انیس تم اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دینا۔ سیدنا ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے اقرار کر لیا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس پر (حد جاری کرنے کا) حکم دیا اور وہ سنگسار کر دی گئی۔

باب: مزارعت میں (اپنے شریک سے) شرط کرنا۔

1191: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب خیبر والوں نے عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ پاؤں میں ضرب پہنچائی تو سیدنا عمرؓ خطبہ پڑھنے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے مالوں کی بابت معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک اللہ تم کو قائم رکھے گا تو ہم بھی تم کو قائم رکھیں گے اور (اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ) عبداللہ بن عمرؓ اپنی جائداد پر جو وہاں گئے تو ان پر شب کے وقت ظلم کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھ اور پیر توڑ دیئے گئے اور ان یہودیوں کے سوا کوئی ہمارا دشمن وہاں نہیں ہے۔ اور ہمارا شبہ انہیں پر ہے اور اب میں ان کا جلاوطن کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ پھر جب سیدنا عمرؓ نے اس بات کا مضبوط ارادہ کر لیا تو ابوحقیق کی اولاد میں سے کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ ہم کو نکالے دیتے ہیں حالانکہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے ہمیں قائم کیا تھا اور (یہاں کے) مالوں کی بابت ہم سے معاملہ کیا تھا اور اس بات کی ہمارے لئے شرط کر لی تھی۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قول بھول گیا ہوں (جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا) کہ تیرا کیا حال ہو گا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا تیرا اونٹ تجھے راتوں میں پے در پے لئے لئے پھرے گا اُس نے کہا یہ تو ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا مذاق تھا۔ سیدنا عمرؓ نے کہا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے تو پھر انکو سیدنا عمرؓ نے نکال دیا اور جو کچھ

ان کا تھا میوہ جات اور اونٹ اور اسباب اور عماریوں اور رسیوں وغیرہ کی قسم سے ان کی قیمت انہیں دیدی۔

باب: جہاد میں اور حربی کافروں کیساتھ صلح کرنے میں شرطیں طے کرنا اور لوگوں کیساتھ شرائط کا قول اور کتابت (دونوں) کیساتھ کرنا (کیسا ہے؟)۔

1192: سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا مروان ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زمانہ حدیبیہ میں تشریف لے چلے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اثنائے راہ میں تھے تو (بطورِ معجزہ کے) فرمایا کہ خالد بن ولید (مقام) غمیم میں قریش کے سواروں کیساتھ مقدمۃ الجیش ہیں پس تم داہنی جانب چلو (اور اسی طرف خالد بھی تھے) مگر اللہ کی قسم خالد کو مسلمانوں کا آنا معلوم بھی نہیں ہوا یہاں تک کہ جب لشکر کا غبار ان کے پاس پہنچا تو (ان کو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آ گئے اور فوراً) ایک شخص قریش کو خبر دینے کیلئے چل دیا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پہاڑی پر پہنچے جس کے اوپر سے ہو کے مکہ میں اترتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے کہا حل حل (اور بہت کوشش کی کہ وہ چلے) مگر اس نے جنبش نہ کی تو صحابہ' نے کہا قصوا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی) بیٹھ گئی قصوا بیٹھ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قصوا (خود سے) نہیں بیٹھی نہ اس کی یہ عادت تھی بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کفار قریش مجھ سے جس بات کا سوال کریں گے اور وہ اس میں اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں گے تو میں ان کی اس بات کو منظور کرلوں گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے اس کو ڈانٹا تو اس نے جست کی اور وہ سب کی طرف سے ہٹ گئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے ایک گڑھے پر بیٹھ گئی جس میں پانی بہت کم تھا لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے پس تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے اس کو صاف کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکال دیا اور انہیں حکم دیا کہ اس کو اس پانی میں گاڑ دیں۔ پس اللہ کی قسم پانی ان کیلئے جوش کرنے لگا، یہاں تک کہ سب اس سے سیراب ہو گئے۔ پس وہ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ خزاعہ سے آیا اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خیر خواہ، تہامہ کے لوگوں میں سے تھے اس نے کہا کہ میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو (اس حال میں) چھوڑا ہے کہ وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر فروکش ہیں اور ان کے ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں ہیں (غرض ہر طرح سے ان کا سامان درست ہے) اور وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جنگ کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو کعبہ سے روکنا چاہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کیلئے نہیں آئے، بلکہ ہم تو عمرہ کرنے کیلئے آئے ہیں اور بیشک قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور ان کو (بہت کچھ) نقصان پہنچا ہے، پس اگر وہ چاہیں تو میں ان سے کوئی مدت مقرر کر لوں اور (بعد اس مدت کے) وہ میرے اور کفار عرب کے درمیان میں دخل نہ دیں (یعنی میرے اور ان کے درمیان جنگ ہو) پس اگر میں غالب آ جاؤں تو اگر وہ چاہیں کہ اس دین میں داخل ہوں جس میں اور لوگ داخل ہوئے ہیں تو ایسا کریں اور میں غالب نہ آؤں تو پھر وہ آرام اٹھائیں (کیونکہ اس صورت میں ان کا مقصود اصلی حاصل ہو جائے گا) اور اگر وہ لوگ اس بات کو منظور نہ کریں گے تو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنی اسی حالت میں ان سے لڑوں گا یہاں

تک کہ میں قتل کر دیا جاؤں اور بیشک اللہ اپنے دین کو جاری کرے گا۔ تو بدیل نے کہا کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں میں قریش سے جا کے کہوں گا۔ چنانچہ وہ گیا یہاں تک کہ قریش کے پاس پہنچا اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اسی شخص کے پاس سے آ رہے ہیں اور ہم نے انہیں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے، پس اگر تم چاہو کہ وہ گفتگو ہم تم سے بیان کر دیں، تو ہم بیان کریں؟ ان میں سے بیوقوف لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس کی کچھ حاجت نہیں کہ تم ہمیں کسی بات کی خبر دو مگر ان میں سے عقلمند لوگوں نے کہا کہ تم نے انہیں جو کچھ کہتے ہوئے سنا ہو، بیان کرو۔ بدیل نے کہا میں نے ان کو ایسا ایسا کہتے ہوئے سنا ہے، پھر جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا وہ ان سے بیان کر دیا تو عروہ بن مسعود کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے لوگو! کیا میں (تمہارا) باپ نہیں ہوں؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر عروہ نے کہا کہ کیا تم (مثل) میرے بیٹے (کے) نہیں ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ عروہ نے کہا کیا تم مجھ سے (کسی قسم کی) بدظنی رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ عروہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے (مقام) عکاظ والوں کو تمہاری مدد کیلئے بلایا مگر جب انہوں نے میرا کہا نہ مانا تو میں نے اپنے اعزہ اور اولاد کو جس نے میرا کہا مانا اس کو تمہارے پاس لے آیا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں (یہ سب صحیح ہے) عروہ نے کہا تو (اچھا اب میری ایک بات مانو) اس شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے تمہارے سامنے ایک اچھی بات پیش کی ہے، اس کو منظور کر لو اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں۔ سب لوگوں نے کہا اچھا تم اس کے پاس جاؤ چنانچہ عروہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ویسی ہی گفتگو (اس سے بھی) کی جیسی بدیل سے کی تھی، تو اس وقت عروہ نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! یہ بتاؤ کہ اگر تم اپنی قوم کی جڑ، بنیاد بالکل کاٹ

ڈالو گے (تو اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوگا) کیا تم نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو؟ اور اگر کوئی دوسری بات ہوئی (یعنی تم مغلوب ہو گئے تو پھر کیا ہوگا اور بظاہر نتیجہ یہی معلوم ہوتا ہے) کیونکہ میں (تمہارے ہمراہ) ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں کہ وہ بھاگ جانے کے زیادہ سزاوار ہیں اور وہ تمہیں (میدان جنگ میں تنہا) چھوڑ دیں گے تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے (یہ سن کر) عروہ سے کہا کہ اُمْصُصْ بَظْرَ اللاَّتِ کیا ہم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ سے) بھاگ جائیں گے؟ اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے؟ عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابوبکر ہیں۔ عروہ نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا، جس کا میں نے ابھی تک بدلہ نہیں چکایا تو میں ضرور تم کو جواب دیتا۔ (مسور) کہتے ہیں کہ پھر عروہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا اور جب وہ آپ سے بات کرتا تھا تو (ازراہ خوشامد) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا تھا اور سیدنا مغیرہ بن شعبہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور ان کے پاس تلوار تھی اور ان (کے سر) پر خود تھا۔ پس جب عروہ اپنا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ڈاڑھی کی طرف بڑھانے لگا تو سیدنا مغیرہ نے اپنا ہاتھ تلوار کے قبضہ پر ڈال دیا اور کہا کہ اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ڈاڑھی سے ہٹا لے۔ پس عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ، تو عروہ نے کہا کہ اے بیوقوف! کیا (تو سمجھتا ہے کہ) میں تیری بے وفائی (کے انتقام) کی فکر میں نہیں ہوں؟ {اور سیدنا مغیرہؓ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و برخاست کرتے تھے، پھر ان کو قتل کر ڈالا اور ان کے مال لے لئے۔ بعد اس کے وہ آئے اور اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کو تو میں قبول کئے

لیتا ہوں مگر مال کی نسبت مجھے کچھ اختیار معاف کرنے کا نہیں ہے} بعد اس کے عروہ گوشہ چشم سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا۔ راوی کہتا ہے پس (اس نے یہ حال دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب لعاب تھوکتے تھے تو صحابہ' میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں پڑتا تھا اور وہ اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ بہت جلد اسکی تعمیل کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وضو کرتے تھے تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غسالہ ٔوضو پر لڑتے تھے (وہ کہتا تھا اس کو ہم لیں گے، وہ کہتا تھا اس کو ہم لیں گے) اور جب وہ لوگ بات کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور بے محابا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف بغرض تعظیم نہ دیکھتے تھے۔ پھر عروہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا کہ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں اور قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں مگر اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے مصاحب اس کی اس قدر تعظیم کرتے ہوں، جس قدر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ جب لعاب تھوکتے ہیں تو ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں پڑتا ہے اور وہ اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ اپنے اصحاب کو کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ بہت جلد ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو لوگ ان کے (غسالہ ٔ وضو کیلئے لڑتے مرتے ہیں اور جب گفتگو کرتے ہیں تو اپنی آوازیں ان کے سامنے پست رکھتے ہیں اور بغرض تعظیم ان کی طرف نظر بھر کے دیکھتے نہیں اور بیشک انہوں نے تمہارے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے، لہٰذا تم اس کو مان لو۔ تو بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم مجھے اجازت دو کہ میں ان کے پاس جاؤں۔ لوگوں نے

کہا اچھا تم ان کے پاس جاؤ۔ پس جب وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے سامنے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے اور وہ اس قوم میں سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کیا کرتے ہیں لہٰذا تم قربانی کا جانور اس کے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ ہدی اس کے سامنے پیش کی گئی اور لوگوں نے تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ پس اس نے یہ دیکھا تو کہنے لگا: سبحان اللہ ان لوگوں کو کعبہ سے روکنا زیبا نہیں۔ پھر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا تو کہنے لگا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ انہیں قلادہ پہنائے گئے تھے اور ان کا شعار کیا ہوا تھا، لہٰذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ کعبہ سے روکے جائیں۔ پھر ایک شخص ان میں سے کھڑا ہو گیا۔ جس کا نام مکرز بن حفص تھا، اس نے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس جاؤں۔ لوگوں نے کہا کہ اچھا تم بھی جاؤ۔ چنانچہ وہ جب مسلمانوں کے پاس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مکرز ہے اور یہ ایک بدکار آدمی ہے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا، پس اسی حالت میں وہ آپ سے گفتگو کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو (نامی ایک شخص کافروں کی طرف سے) آیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان کر دیا گیا۔ اس (سہیل بن عمرو) نے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان میں صلح نامہ لکھ دیجیے پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کاتب کو بلایا اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ لکھ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ کون ہے، لہٰذا آپ یوں لکھوایئے بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اس پر اصرار نہ کرو) بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ لکھ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (لکھو) "یہ وہ تحریر ہے کہ

پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے صلح کی'' سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو کعبہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ لہٰذا آپ یہ لکھوائیے کہ محمد بن عبداللہ۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اور اگر تم لوگ میری تکذیب کرتے ہو تو محمد بن عبداللہ لکھوا دو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''اس بات پر کہ اے کفار مکہ! تم ہمارے اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کر لیں'' سہیل نے کہا کہ اللہ کی قسم (ہم یہ بات اس سال منظور نہ کریں گے کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ) کہیں عرب یہ نہ کہیں کہ ہم مجبور کر دیئے گئے بلکہ آئندہ سال میں یہ بات ہو جائے گی۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہی لکھوا دیا۔ پھر سہیل نے کہا کہ (یہ بھی لکھوا دیجئے کہ) ''اور اس بات پر کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! ہماری طرف سے جو شخص تمہارے ہاں جائے، اگر چہ وہ تمہارے دین پر ہو تم اسے ہماری طرف واپس کر دو''۔ مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ وہ کیونکر مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جائے؟ حالانکہ وہ مسلمان ہو کے آیا ہے۔ پس اسی حالت میں سیدنا ابو جندل بن سہیل اپنی بیڑیوں کو لڑکھڑاتے ہوئے آئے اور وہ مکہ کے نشیب سے آئے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا۔ سہیل نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! یہی سب سے پہلی بات ہے جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ تم ابو جندل کو مجھے واپس دیدو تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ابھی تحریر ختم نہیں کی (ابھی سے ان شرائط پر کیونکر عمل ضروری ہو سکتا ہے؟) سہیل نے کہا تو اللہ کی قسم ہم تم سے کسی بات پر کبھی صلح نہ کریں گے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس (ایک آدمی) کی تم مجھے اجازت دیدو۔ سہیل نے کہا کہ میں ہرگز اس کی اجازت نہ دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا کہ نہیں اس کی اجازت دیدو۔ اس نے کہا میں نہ دوں گا مکرز نے کہا میں اس کی اجازت آپ کو دیتا ہوں۔ ابوجندل نے کہا کہ اے مسلمانو! کیا میں مشرکوں کی طرف واپس کر دیا جاؤں گا؟ حالانکہ میں مسلمان ہو کے آیا ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے (اسلام کیلئے) کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں؟ (اور درحقیقت) ابوجندل کو اللہ کی راہ میں بہت سخت تکلیف دی گئی تھی۔ سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نبی کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ کیا آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں (میں ضرور سچا نبی ہوں) میں نے عرض کیا کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں (یہ بھی درست ہے) میں نے عرض کیا پھر ہم کیوں اپنے دین میں دبیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ ہم سے نہ بیان کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں مگر کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ ہم اب کے ہی سال کعبہ جائیں گے؟ میں نے کہا نہیں (یہ تو نہیں بیان کیا تھا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو تم کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ سیدنا ابوبکر نے کہا ہاں (بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں) میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں (ضرور ہے) میں نے کہا کہ پھر ہم کیوں اپنے دین میں دبیں؟ سیدنا ابوبکرؓ نے کہا اے شخص! بیشک یہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے۔ لہٰذا تم ان کی مخالفت نہ کرو، کیونکہ اللہ کی قسم وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ ہم سے بیان نہ

کرتے تھے کہ ہم کعبہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں (کہا تھا) مگر کیا تم سے بیان کیا تھا کہ تم اسی سال کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے؟ میں نے کہا کہ نہیں تو سیدنا ابو بکرؓ نے کہا تو پھر تم کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ اس (گستاخی) کے کفارہ میں میں نے بہت سی عبادتیں کیں۔ (راوی) کہتے ہیں کہ پھر جب صلحنامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اٹھو، قربانی کر ڈالو اور سر منڈ واڈالو راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم کوئی شخص بھی ان میں سے نہ اٹھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر جب ان میں سے کوئی نہ اٹھا تو آپ سیدنا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے (یہ سب واقعہ) بیان کیا، جو لوگوں کو پیش آیا تھا اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا نبی اللہ! کیا آپ یہ بات چاہتے ہیں؟ آپ باہر تشریف لے جائیے اور ان میں سے کسی کیساتھ کلام نہ کیجئے یہاں تک کہ آپ اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کر دیجئے اور اپنا سر مونڈنے والے کو بلائیے تاکہ وہ آپ کا سر مونڈے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہیں کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (سب کچھ) کر لیا۔ اپنے قربانی کے جانور ذبح کر لئے اور اپنے سر مونڈنے والے کو بلایا، اس نے آپ کا سر مونڈ دیا پس صحابہ' نے جب یہ دیکھا تو اٹھے اور انہوں نے بھی قربانی کی اور ان میں سے ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگا یہاں تک کہ اژدحام کی وجہ سے قریب تھا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اے مسلمانو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لو.......... '' اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ

رکھو'' (الممتحنہ: 1) تک۔ پس سیدنا عمرؓ نے اس دن دو مشرک عورتوں کو جوان کے نکاح میں تھیں، طلاق دیدی۔ پس ان میں سے ایک کیساتھ تو معاویہ بن ابو سفیان نے اور دوسری کیساتھ صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو سیدنا ابو بصیر، جو ایک قریشی النسل تھے، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان تھے۔ کفار نے ان کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے) کہلوا بھیجا کہ جو عہد ہم سے آپ نے کیا ہے اس کا خیال کیجئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابو بصیر کو ان دونوں شخصوں کے حوالہ کر دیا اور وہ دونوں ابو بصیر کو لے کر چلے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ لوگ اتر کر اپنی کھجوریں کھانے لگے تو سیدنا ابو بصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں! اللہ کی قسم میں تیری تلوار کو بہت عمدہ دیکھتا ہوں۔ پس اس شخص نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور کہنے لگا ہاں اللہ کی قسم یہ بہت عمدہ ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے۔ سیدنا ابو بصیر نے کہا مجھے دکھاؤ میں بھی اس کو دیکھوں چنانچہ وہ تلوار اس نے سیدنا ابو بصیر کو دیدی۔ ابو بصیر نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کو ٹھنڈا کر دیا اور دوسرا شخص بھاگ گیا اور مدینہ میں آیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ خوف زدہ ہے۔ پھر جب وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا تو اس نے کہا ''اللہ کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاتا'' پھر سیدنا ابو بصیر آئے اور انہوں نے کہا کہ ''یا نبی اللہ! بیشک اللہ کی قسم! اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذمہ بری کر دیا۔ آپ نے مجھے کفار کی طرف واپس کر دیا تھا، پھر اللہ نے مجھے ان سے نجات دیدی'' نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو لڑائی کی آگ ہے اگر کوئی اس کا مددگار ہوتا تو یہ آگ بھڑک اٹھتی۔ پس جب یہ بات ابو بصیر نے سنی تو وہ سمجھ گئے کہ نبی صلی اللہ

علیہ والہ وسلم پھر انہیں کفار کی طرف واپس کر دیں گے لہٰذا وہ چل دیئے یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے پہنچے اور (اس طرف سے) سیدنا ابو جندل بن سہیل بھی چھوٹ کر آ رہے تھے (راستہ میں) وہ ابو بصیر سے مل گئے۔ پس جو شخص قریش کا مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابو بصیر سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ ان سب سے ایک جماعت پوری ہو گئی۔ پس اللہ کی قسم جب وہ قریش کے کسی قافلہ کی نسبت سنتے تھے کہ وہ شام کی طرف جا رہا ہے تو وہ اس کی گھات میں رہتے اور ان (کے آدمیوں) کو قتل کرتے اور ان کے مال لے لیتے۔ پس قریش نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا اور آپ کو اللہ کا اور قرابت کا واسطہ دلایا تا کہ (آپ ابو بصیر کو) ان باتوں سے منع کرا بھیجیں اور جو شخص آپ کے پاس (مسلمان ہو کے) جائے، وہ بے خوف ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو بصیر وغیرہ کو منع کرا بھیجا۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دیدیا تھا.................. حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی......" (الفتح: 26 .. 24) اور ان کی حمیت یہ تھی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نبی ہونے کا مضمون قائم نہ رکھا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو قائم نہ رکھا اور مسلمانوں کے اور کعبہ کے درمیان حائل ہو گئے۔

باب: اقرار میں شرط لگانا اور استثناء کرنا جائز ہے۔

1193: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں، یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہو گا۔

نوٹ: باب سے مناسبت صرف "استثناء" میں ہے جو کہ "مِاۃً اِلَّا واحدً" یعنی حرفِ

استثناء ''اِلاَّ '' کے استعمال میں ہے۔

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

کتاب الوصایا

باب: وصیتوں کے بیان میں

1194: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو، جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو، یہ جائز نہیں کہ دو شب بھی بغیر اس کے رہے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

1195: سیدنا عمرو بن حارثؓ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ختن یعنی اُمّ المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بھائی) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ کوئی غلام، نہ کوئی لونڈی نہ اور کوئی چیز سوا اپنے سپید خچر اور ہتھیار کے اور ایک زمین کے جن کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صدقہ کر دیا تھا۔

1196: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ پوچھا گیا کہ پھر کیونکر وصیت فرض کی گئی یا انہیں کیونکر وصیت کا حکم دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتاب اللہ (پر عمل کرنے) کی وصیت کی تھی۔

باب: مرتے وقت صدقہ دینا درست ہے یا نہیں؟۔

1197: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تم بحالتِ صحت جب کہ تمہیں (مال کی) حرص ہو، مالداری کی خواہش ہو، تنگدستی کا خوف ہو، اس وقت صدقہ دو اور صدقہ میں تاخیر نہ کرو کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم کہو کہ فلاں شخص کو اس قدر دینا اور فلاں شخص کو اس قدر دینا کیونکہ اب تو وہ فلاں شخص کا

(یعنی وارث کا) ہو چکا ہے۔

باب: کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں گے؟

1198: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اور اپنے قریب کے عزیز، رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ'' (الشعرآء:216) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اے گروہِ قریش! (یا کوئی اسی قسم کا اور لفظ فرمایا) تم اپنی جانوں کو بچاؤ! میں اللہ (کے عذاب) سے تمہیں بھی نہیں بچا سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں تمہیں اللہ (کے عذاب) سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ (کے عذاب) سے نہیں بچا سکتا اور اے صفیہ! (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی) میں تمہیں اللہ (کے عذاب) سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو لے لو مگر میں اللہ (کے عذاب) سے تمہیں بھی نہیں بچا سکتا۔

باب: کفیل یتیم کے مال میں سے کس حد تک تصرف کر سکتا ہے؟ اور کیا اس میں سے کچھ کھا بھی سکتا ہے؟

1199: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد (امیر المؤمنین عمر بن خطاب ص) نے اپنا ایک مال (باغ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں خیرات کیا تھا، جس کا نام ثمغ تھا تو سیدنا عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے ایک مال پایا ہے اور وہ میرے نزدیک بہت نفیس ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو خیرات کر دوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اصل درخت کو اس شرط پر خیرات کر دو کہ وہ فروخت نہ کئے جائیں، نہ ہبہ کئے جائیں، نہ ان میں وراثت جاری ہو بلکہ اس کا پھل اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔ چنانچہ سیدنا عمرؓ نے اس کو

(اسی شرط پر) خیرات کر دیا اس طرح پر کہ اس کی آمدنی مجاہدین، غلاموں کے آزاد کرانے، مسکینوں، مہمانوں، مسافروں اور قرابت والوں میں (خرچ کیا جاتا) تھا اور (انہوں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) جو شخص اس کا متولی ہو اسے کچھ گناہ نہیں کہ دستور کے موافق کھالے یا اپنے دوست کو کھلا دے بشرطیکہ وہ اس فعل سے مال جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

باب: اللہ عزوجل کا (سورۂ نساء: 1 میں) فرمانا "جو لوگ ظلم کر کے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے"

1200: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا 1: اللہ کیساتھ شرک کرنا 2: اور جادو کرنا 3: اور اس جان کا ناحق مارنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے 4: اور سود کھانا 5: اور یتیم کا مال کھانا 6: اور جنگ سے بھاگنا 7: اور پاکدامن، بےخبر مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

باب: وقف کے منتظم کا خرچ (کس مد سے دیا جائے؟)

1201: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں نہ درہم، جو کچھ میں اپنی بیبیوں کے خرچ اور اپنی جائیداد کے اہتمام کرنے والے کی مزدوری سے فاضل چھوڑوں تو وہ صدقہ ہے۔

باب: اگر کوئی شخص کوئی زمین یا کنواں وقف کرے اور اپنے لئے یہ شرط کرلے

کہ مثل دوسرے مسلمانوں کے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا تو یہ درست ہے۔

1202: سیدنا عثمان بن عفانؓ جب محاصرہ میں آ گئے تو وہ بلندی پر چڑھ کر باغیوں کے سامنے آئے اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور یہ قسم میں صرف اصحاب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص رومہ (نامی) کنواں خرید لے اسے جنت ملے گی تو میں نے اسے خرید لیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص غزوہ تبوک میں مجاہدین کو سامان جنگ مہیا کر دے اسے جنت ملے گی تو میں نے سامان مہیا کر دیا۔ (راوی) کہتا ہے کہ صحابہ کرام نے عثمانؓ کی تصدیق کی۔ (......)

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ: 16 تا 18 میں یہ) فرمانا "اے مسلمانو! جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کے وقت تم (مسلمانوں) میں سے یا تمہارے غیروں میں سے دو معتبر شخص گواہ ہونے چاہئیں ...... اور اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا"۔ کا بیان۔

1203: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بدا (۱) کیساتھ سفر کو نکلا۔ پھر وہ ایسی سر زمین میں فوت ہوئے کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب تمیم اور عدیؓ ان کا ترکہ لائے تو چاندی کا ایک گلاس جس میں سنہری نقش تھے کھو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی اور انہوں نے قسم کھالی۔ اس کے بعد وہ گلاس مکہ میں جن کے پاس ملا انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پھر دو شخص میت کے اعزہ میں سے کھڑے

ہو گئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری شہادت بہ نسبت ان دونوں کی شہادت کے زیادہ قابل قبول ہے ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ پیالہ ہمارے (مرنے والے) عزیز کا ہے۔(ابن عباس ص) کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی کہ ''اے مسلمانو! جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کے وقت دو انصاف والے تم میں سے یا تمہارے غیروں میں گواہ ہونے چاہئیں...... تا آخر آیت''۔

کتاب الجہاد

باب: جہاد اور سیر کی فضیلت کا بیان۔

1204: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتایئے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسی عبادت معلوم نہیں (پھر) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب مجاہد (جہاد کیلئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں (نماز پڑھنے) کھڑا ہو جا اور سست نہ ہو اور برابر روزہ رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کر؟ اس نے عرض کیا کہ بھلا ایسا کون کر سکتا ہے؟

باب: سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔

1205: سیدنا ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درّے میں رہتا ہو (اور وہیں) اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔

1206: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس کی مثال مثل اس شخص کے ہے جو (برابر دن بھر) روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے

والے کیلئے اس بات کی ذمہ داری کر لی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اسے (بغیر حساب و کتاب کے) جنت میں داخل کر دیگا یا اسے ثواب اور (مالِ) غنیمت کیساتھ زندہ لوٹائے گا۔

باب: جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مراتب مختلف ہیں۔

1207: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا، خواہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کرے (یا نہ کرے) بلکہ جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں بیٹھا رہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم لوگوں میں اس بات کو مشہور نہ کر دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کیلئے مہیا کئے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ حصہ ہے۔ مجھے خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (یہ بھی اس کے بعد) فرمایا کہ اس کے (یعنی جنت الفردوس کے) اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں سے (یعنی جنت الفردوس سے) جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں۔

باب: صبح اور شام کے وقت اللہ کی راہ میں چلنا۔ اور جنت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت۔

1208: سیدنا انس بن مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا تمام دنیا اور جو

کچھ اس میں ہے، ان سب سے بہتر ہے۔

1209: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے (ہو) ان سب دنیاوی چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا تمام ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔

باب: بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں۔

1210: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا'' اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت (یعنی حور) زمین والوں کی طرف جھانک لے تو وہ تمام فضا کو جو آسمان و زمین کے درمیان ہے روشن کر دے اور اسکو خوشبو سے بھر دے اور بیشک اس کا دوپٹہ جو اُسکے سر پر ہے تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔

باب: جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے یا اس کو نیزہ لگ جائے، اس کی فضیلت۔

1211: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قبیلہ بنی سہم کے کچھ لوگوں کو قبیلہ بنی عامر کی طرف ستر آدمیوں کیساتھ (بطورِ سفارت کے) بھیجا۔ جب وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے ان سے کہا کہ پہلے میں جاتا ہوں، اگر وہ لوگ مجھے امن دیدیں یہاں تک کہ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں (تو بہتر) ورنہ تم مجھ سے قریب رہنا (وقت پر میری مدد کرنا) چنانچہ وہ آگے بڑھے تو کافروں نے انہیں امان دی۔ پس اسی حالت

میں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیغام انہیں پہنچا رہے تھے کہ اچانک انہوں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا اور اس نے انہیں نیزہ مارا اور پار کر دیا تو انہوں نے کہا اللہ اکبر قسم ہے رب کعبہ کی میں تو (اپنی مراد) کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد وہ لوگ ان کے باقی اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو قتل کر دیا، مگر ایک لنگڑے آدمی (بچ رہے) جو پہاڑ پر چڑھ گئے تھے۔ تو جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر دی کہ وہ لوگ (جن کو بطورِ سفارت کے بھیجا گیا تھا) سب اپنے پروردگار سے مل گئے وہ ان سے راضی ہے اور وہ سب ان سے خوش ہیں۔ پھر ہم قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے "ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے اور وہ ہم سے خوش ہوا اور ہمیں بھی خوش کر دیا" اس کے بعد وہ آیت منسوخ ہو گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چالیس دن تک قبیلہ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لوگوں پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی تھی، بددعا کی۔

1212: سیدنا جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی جہاد میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی انگلی (زخمی ہو کر) خون آلود ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی اور اللہ کی راہ میں ہی ہے یہ مصیبت جو تو نے اٹھائی۔

باب: جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے اس کی فضیلت۔

1213: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہو گا اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو مثل خون کے

رنگ کے ہوگا اور خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے ہوگی۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۃ احزاب: 23 میں) فرمانا: ''مؤمنوں میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر دیا اور بعض ایسے ہیں کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے) اور بعض ایسے ہیں کہ وہ منتظر ہیں اور انہوں نے (عہدِ الٰہی میں) کچھ تبدیلی نہیں کی''۔

1214: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگِ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! سب سے پہلی جنگ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مشرکین سے کی، میں اس میں شریک نہ تھا۔ خیر اب اگر اللہ نے مجھے مشرکوں سے کسی جنگ میں شریک کیا تو بیشک اللہ، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دکھلا دے گا کہ میں کیا کروں گا۔ پھر جب جنگِ احد کا دن آیا اور مسلمانوں نے فرار کیا تو انہوں نے کہا اے اللہ! مسلمانوں نے جو کیا اس سے تو میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کچھ کیا اس سے بیزار ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھ گئے تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملے۔ انہوں نے کہا کہ اے سعد قسم ہے نضر کے پروردگار کی کہ جنت قریب ہے۔ میں احد کے دوسری طرف سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ سیدنا سعد کہا کرتے تھے کہ یارسول اللہ! جو کچھ انس بن نضر نے کیا میں نہیں کر سکا (باوجودیکہ میں بھی شجاعانِ عرب سے ہوں) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا کو (میدان جنگ میں) مقتول پایا تو اسی (8) سے زیادہ زخم تلوار، نیزے اور تیر کے ان کے جسم پر پائے اور مشرکوں نے ان کا مثلہ بھی کیا تھا (یعنی ان کے اعضاء ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے تھے) اس سبب سے سوا ان کی بہن کے ان کو کسی نے نہیں پہچانا۔ انہوں نے ان کی انگلیوں سے ان کو پہچان لیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ

ہمیں خیال ہوتا ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ پوری آیت ۔ پھر کہتے ہیں کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے آگے والے دانت توڑ دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قصاص کا حکم دیدیا ۔ انس (بن نضر) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قسم ہے اس کی جس نے حق کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجا ہے کہ میری بہن کے دانت نہ توڑے جائیں گے ۔ پھر مدعی لوگ دیت پر راضی ہو گئے اور قصاص انہوں نے معاف کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کو سچا کر دیتا ہے

1215: سیدنا زید بن ثابتؓ کہتے تھے کہ جب قرآن مجید متفرق پرچوں سے (نقل کر کے) مصحف میں لکھا گیا تو سورۂ احزاب کی آیت (23) مجھے نہ ملی ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اسے پڑھتے ہوئے سنتا تھا ۔ پس میں نے اسے نہ پایا مگر خزیمہ انصاریؓ کے پاس جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا، وہ آیت یہ تھی ﴿ترجمہ﴾ "مومنوں میں بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر دیا اور بعض ایسے ہیں کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے)......"۔

باب: جہاد سے پہلے عمل صالح کا ہونا (شرط ثواب ہے)

1216: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص ہتھیاروں سے آراستہ آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں جہاد میں جاؤں یا (پہلے) اسلام لے آؤں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پہلے اسلام لا پھر جہاد کر ۔ چنانچہ (اس نے ایسا ہی کیا اور جہاد میں) وہ شہید ہو گیا تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے کام تو بہت کم کیا لیکن ثواب بہت پائے گا۔

باب: جس کو نامعلوم تیر لگے اور وہ مر جائے۔

1217: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ اُمّ الربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے حارثہ کی کیفیت بتایئے اور وہ بدر کے دن مقتول ہوئے تھے، ایک نامعلوم تیر اُن کو لگ گیا تھا، کہ اگر وہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں (کہ وہ آرام میں ہے) اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو میں ان پر خوب روؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حارثہ (ایک جنت کیا) جنت کے اندر بہت سی جنتیں (باغ) ہیں اور بیشک تمہارا بیٹا سب سے اعلیٰ جنت (باغ) فردوس میں ہے۔

باب: جو شخص محض اس لئے جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔

1218: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی شخص تو مالِ غنیمت کی غرض سے جہاد کرتا ہے، کوئی ناموری اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ہے تو فی سبیل اللہ (مجاہد) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ صرف وہ شخص جو محض اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے وہ (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے۔

باب: جنگ کے اور غبار (آلود ہو جانے) کے بعد غسل کرنا

1219: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب خندق کے دن (جنگ سے) لوٹے اور اپنے ہتھیار رکھ دیئے اور غسل فرمایا تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر پر غبار جما ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہتھیار رکھ دیئے حالانکہ میں نے ابھی تک نہیں رکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اب کدھر (جانا چاہیئے) جبریل نے کہا اس طرف اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر (اسی وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرف چل دیئے۔

باب: اگر حالتِ کفر میں مسلمانوں کو مارے پھر مسلمان ہو جائے، اسلام پر مضبوط رہے اور اللہ کی راہ میں مارا جائے۔

1220: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہو گا پھر وہ دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ پھر اللہ نے قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا) اور وہ بھی (اللہ کی راہ میں) شہید ہو گیا۔

1221: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیبر میں تھے۔ مسلمان خیبر کو فتح کر چکے تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! (مالِ غنیمت میں) میرا حصہ بھی لگایئے تو سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کا حصہ نہ لگایئے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ ابن قوقلؓ کا قاتل ہے تو سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا کہ تعجب ہے (ابو ہریرہؓ سے) جو ضأن (نامی پہاڑ) کی طرف سے ہمارے پاس آیا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے جسے اللہ نے میرے ہاتھوں سے عزت (یعنی

شہادت) دی اور مجھے اس کے ہاتھوں سے ذلیل (جہنمی مردار) نہیں کیا۔

باب : بعض لوگوں نے جہاد کو روزے پر ترجیح دی ہے۔

1222 : سیدنا انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزے نہ رکھتے تھے (تا کہ طاقت کم نہ ہو)۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے۔

باب : قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور بھی ہیں۔

1223 : سیدنا انس بن مالک ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلمان کی شہادت (کا سبب) ہے۔

(   ) باب : اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء 95۔96 میں یہ) فرمانا "اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مؤمن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے...... غفور رحیما تک"۔

1224 : سیدنا زید بن ثابت ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھ سے یہ آیت لکھوا رہے تھے ﴿لا یستوی القاعدون﴾ "اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مؤمن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مؤمن برابر نہیں"۔ اتنے میں ابن ام مکتوم آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! اگر میں قدرت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ نابینا آدمی تھے پس اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی، پس وحی کی اثر سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ران ایسی بھاری ہوگئی کہ مجھے خوف ہوا کہ میری ران پھٹ جائے گی۔ اس کے بعد آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وہ حالت دور ہوگئی تو اللہ نے نازل فرمایا ﴿غیر اولی الضرر﴾ ۔(یعنی سوائے ان لوگوں کے جو معذور ہیں مثلاً نابینا لنگڑا ، اپاہج وغیرہ)۔

باب : جنگ پر (لوگوں کو) آمادہ کرنا۔

1225 : سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے (جو مدینہ کے گرد کھودی جا رہی تھی) دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دنوں میں صبح صبح خندق کھود رہے ہیں۔ان کے پاس غلام بھی نہ تھے، جو یہ کام کر لیتے۔پس جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی پریشانی اور بھوک کی یہ حالت دیکھی تو (یہ شعر ارشاد) فرمایا ''اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے، پس تو مہاجرین و انصار کو معاف کر دے''تو اس کے جواب میں مہاجرین و انصار نے کہا''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ پر اس شرط کیساتھ بیعت کی ہے کہ جب تک ہمارے جسم میں جان باقی رہے گی، جہاد کرتے رہیں گے''۔

باب : (بغرض حفاظت) خندق کھودنا (مسنون ہے)۔

1226 : سیدنا انسؓ ایک روایت میں کہتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں مہاجرین و انصار یہ کہتے تھے کہ ''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ پر اس شرط کیساتھ بیعت کی ہے کہ جب تک ہمارے جسم میں جان باقی رہے گی، جہاد کرتے رہیں گے''تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کو جواب دیتے''اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا عیش ہے، پس تو مہاجرین و انصار کو معاف کر دے''۔

1227 : سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غزوۂ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا اور مٹی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

پیٹ کے رنگ کو چھپالیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے ''اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ پس تو ہم پر اطمینان نازل فرما اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ بیشک ان لوگوں نے ہم پر بغاوت کی ہے، یہ جب بھی کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے''۔

باب: جو شخص کسی شرعی عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو۔

1228: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب ہم غزوہ تبوک سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ وہ ایسے ہیں کہ جس درّے یا میدان میں ہم چلے، یقیناً وہ اس میں ہمارے ساتھ (ثواب میں) شریک رہے۔ کیونکہ ان کو (کسی شرعی) عذر نے (جہاد میں آنے سے) روک لیا۔

باب: جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

1229: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بیشک جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) ایک دن بھی روزہ رکھے، اللہ اس کے منہ کو دوزخ سے بقدر ستر سال کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔

باب: اس شخص کی فضیلت جو کسی غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری عمدہ طور پر کرے۔

1230: سیدنا زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان تیار کر دے تو گویا

اس نے خود جہاد کیا اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر (والوں) کی خبر گیری کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

1231: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں، اُمّ سلیم اور اپنی ازواج مطہرات کے سوا اور کسی کے گھر میں تشریف نہ لے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پر ترس کھاتا ہوں، اس کا بھائی میرے ہمراہ مقتول (شہید) ہوا ہے۔

باب: جنگ میں جاتے وقت اپنے بدن میں خوشبو لگانا۔

1232: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ وہ ثابت بن قیس کے پاس گئے اور وہ اپنی دونوں رانیں کھولے ہوئے خوشبو لگا رہے تھے۔ سیدنا انسؓ نے پوچھا کہ اے چچا تمہیں (جنگ سے) کیا چیز روک رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے ابھی آتا ہوں۔ پھر وہ خوشبو لگانے لگے۔ پھر آئے اور (مجاہدین میں) بیٹھ گئے۔ پھر بتایا کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو ذرا شکست ہوئی تو ثابتؓ نے لوگوں سے کہا کہ ہٹ جاؤ، ہم کو جگہ دو، ہم کافروں سے لڑیں گے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ جنگ میں ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ جم کر لڑتے تھے تم نے تو (بھاگ کر) اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔

باب: دشمن دین کی جاسوسی کرنے والے کی فضیلت۔

1233: سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوۂ احزاب میں فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ تو سیدنا زبیرؓ بولے کہ میں (لاؤں گا)۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر

کون لائے گا؟ وہ پھر بولے کہ میں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں۔

باب: حاکم عادل ہو یا ظالم، جہاد قیامت تک قائم رہیگا

1234: سیدنا عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر و برکت وابستہ ہے (یعنی یا تو آخرت کا دائمی) ثواب اور (یا دنیا میں) مالِ غنیمت۔

1235: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت (رکھی ہوئی) ہے۔

( ) باب: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑا رکھا اور اللہ کا (سورۂ انفال:6) میں فرمانا ''گھوڑے باندھ کر رکھو''

1236: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑا رکھے صرف اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اسکے وعدوں کو سچا سمجھ کر، تو بیشک اس کا کھانا، پینا، لید اور اس کا پیشاب، غرض اس کی ہر چیز قیامت کے دن ثواب بن کر اُس کی ترازوئے اعمال میں تلے گی۔

باب: گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا کیسا ہے؟۔

1237: سیدنا سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ ہمارے باغ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا اس کا نام لحیف تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اُس کا نام لخیف تھا۔

1238: سیدنا معاذؓ کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے پر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا، اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے

معاذؓ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟......اور ساری حدیث بیان کی۔(دیکھئے حدیث:15)

1239: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) مدینہ میں کچھ خوف تھا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام مندوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی اور بے شک ہم نے اس گھوڑے کو دریا (کی طرح تندوتیز) پایا۔

باب: گھوڑے کا منحوس ہونا جو (کہ) ذکر کیا جاتا ہے۔

1240: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ (1:) گھوڑے، (2:) عورت (3:) اور گھر میں۔

باب: (مالِ غنیمت میں) گھوڑے کا حصہ (ثابت ہے)

1241: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کا ایک حصہ (مالِ غنیمت) میں مقرر کیا تھا۔

باب: جنگ میں اگر کوئی کسی کی سواری کھینچ کر چلائے

1242: سیدنا براء بن عازبؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا تم لوگ غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا (ہاں) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں بھاگے (وجہ یہ تھی کہ قبیلہ) ہوازن (کے لوگ) بڑے تیرانداز تھے۔ ہم نے جب ان سے مقابلہ کیا اور ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے۔ پھر مسلمان مالِ غنیمت پر جھک پڑے اور کافروں نے تیر برسانا شروع

کئے (ہم پیچھے ہٹ گئے) مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں بھاگے بیشک میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیانؓ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے ''میں نبی ہوں، اس میں کچھ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب (جیسے سردار) کا بیٹا ہوں''۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی (کا بیان)۔

1243: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس کے آگے نہ بڑھتی تھی۔ پس ایک اعرابی نوجوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں کو یہ بات بہت شاق گزری یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معلوم ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا بھر کی جو چیز بلند ہو اس کو پست (بھی) کر دے۔

باب: جہاد میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیں بھر بھر کر لے جانا۔

1244: سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدینہ کی عورتوں کو کچھ چادریں تقسیم کی تھیں تو ایک نہایت عمدہ چادر بچ گئی۔ اُن کے پاس کے بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ چادر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نواسی کو جو آپ کے نکاح میں ہے، دے دیجئے۔ وہ لوگ اُمّ کلثوم بنت علی کو مراد لیتے تھے تو سیدنا عمرؓ نے کہا کہ اُمّ سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ وہ انصاری عورت تھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ وہ احد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں۔

باب: عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا وغیرہ کر سکتی ہیں۔

1245: سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم (جہاد میں) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ (جاتے تھے اور) پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کا علاج کرتے تھے اور شہید اور زخمی لوگوں کو اٹھا کر مدینہ میں لاتے تھے۔

باب: اللہ عزوجل کی راہ میں جو جہاد ہو اس میں پہرہ دینا۔

1246: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (کسی سفر میں ایک رات کو) سوئے نہ تھے، لہٰذا جب مدینہ پہنچے تو (نیند غالب تھی) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کاش میرے نیک اصحاب میں کوئی آج کی شب میرا پہرہ دے۔ اتنے میں اچانک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ سعد بن ابی وقاص ؓ، میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہرہ دوں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سو گئے۔

1247: سیدنا ابو ہریرہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ درہم و دینار اور چادر ہلاک ہو جائے کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش ہو۔ (ایسا شخص) ہلاک ہو جائے اور سرنگوں ہو جائے اور اگر اس کو کانٹا چبھ جائے تو کوئی نہ نکالے۔ خوشخبری ہو اس بندے کو جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اپنی گھوڑے کی لگام ہر وقت اپنے ہاتھ میں لئے رہے، اس کا سر غبار آلود ہو، اس کے دونوں پیر غبار آلود ہوں، اگر اس سے کہا جائے کہ پہرہ دے تو وہ پہرہ دے اور اگر لشکر کے پیچھے حفاظت کیلئے مقرر ہو تو لشکر کے پیچھے رہے۔ (غرض جو حکم ملے اس کی تعمیل کرے اور

غریبی کی وجہ سے دنیا کے لوگوں میں اس کی قدر و منزلت بالکل نہ ہوحتیٰ کہ) اگر وہ (کسی کے پاس جانے کی) اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر وہ (کسی کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے۔

باب: جہاد میں (مجاہدوں کی) خدمت کرنے کا ثواب۔

1248: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ ان کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیبر سے واپس آنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا تو فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔

1249: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں زیادہ سایہ اس شخص کے پاس تھا جس پر اُس کی چادر سے سایہ کیا جاتا تھا اور جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا انہوں نے کچھ کام نہیں کیا اور جن لوگوں نے روزہ نہ رکھا تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا اور ان پر پانی بھر بھر کر لائے، غرض ہر طرح کی خدمت کی اور کام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آج تو روزہ نہ رکھنے والے سب ثواب لوٹ کر لے گئے۔

باب: اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں ایک دن مورچہ بند ہو کر رہنے کی فضیلت۔

1250: سیدنا سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا، تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا چھوٹے سے چھوٹا مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو، وہ (بھی) تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس سے بہتر ہے اور صبح و شام کے وقت جو بندہ اللہ کی راہ میں چلتا ہے وہ تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس

سے بہتر ہے۔

باب: جس نے لڑائی میں کمزور (یعنی غریب) لوگوں اور نیکوں کے ذریعہ سے مدد چاہی (اس نے خلاف نہیں کیا)۔

1251: فاتحِ ایران سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

1252: سیدنا ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''ایک دور ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو یہ کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ جواب دیا جائے گا کہ بالکل ہے۔ (ان کے ذریعے دعا مانگی جائے گی) اور اس کی فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک دور ایسا آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو؟ جواب دیا جائیگا کہ بالکل ہے (پس اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی اور) فتح ہو جائیگی۔ پھر ایک دور ایسا آئے گا کہ کہا جائیگا کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھانے والے کی صحبت اٹھائی ہو؟ جواب دیا جائیگا کہ بالکل ہے پس (اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی اور) فتح ہو جائے گی۔

باب: تیر اندازی (ہر طرح کی نشانہ بازی) کی ترغیب دینا

1253: سیدنا ابو اسیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بدر کے دن، جب ہم نے قریش کے (مقابلہ کے) لئے صفیں قائم کیں اور انہوں نے ہمارے

(مقابلہ کے) لئے صفیں قائم کیں، یہ فرمایا کہ جب وہ لوگ تمہارے قریب آ جائیں تو تم تیراندازی کرنا۔

باب: ڈھال (کا بیان) اور جو شخص اپنے ساتھی کی ڈھال استعمال کرے۔

1254: امیر المومنین عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں کہ بنی نضیر کے اموال اس قسم میں تھے جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بغیر جنگ کے دلا دیئے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور سوار نہ دوڑائے تھے یعنی جنگ کی نوبت نہ آئی تھی۔ پس وہ مال خاص کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لے لیا اور اس میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھر والوں کو دیدیتے تھے، سال کے بعد جو باقی رہتا تھا اس کو ہتھیاروں میں اور گھوڑوں میں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے خرچ کرتے تھے۔

1255: امیر المومنین علی ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ سعد بن ابی وقاص ؓ کے سوا کسی اور شخص کیلئے اپنے ماں باپ کے فدا ہونے کو کہتے ہوں (غزوہ احد میں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیر چلاؤ سعد تم پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔

باب: تلوار پر سونے چاندی کا کام کرانا (کیسا ہے؟)۔

1256: سیدنا ابو امامہ ؓ کہتے ہیں کہ بیشک یہ تمام فتوحات ان لوگوں نے کی ہیں جن کی تلواروں میں نہ سونے کا کام تھا نہ چاندی کا۔ ان کی تلوار پر چمڑے کا اور سیبہ (ایک قسم کی رسی) اور لوہے کا کام ہوتا تھا۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زرہ اور قمیص کا بیان (جو) لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہنتے تھے۔

1257: سیدنا ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بدر کے دن

جبکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک قبہ کے اندر تھے یہ فرمایا کہ اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدے کا واسطہ دیتا ہوں کہ (کہ مسلمانوں کو فتح دیدے) اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پس سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اسی قدر دعا) آپ کو کافی ہے، بیشک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے پروردگار سے دعا کی حد کر دی اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) زرہ پہنے ہوئے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (سورۃ القمر 45-46 کے) یہ (الفاظ) کہتے ہوئے باہر تشریف لائے "عنقریب یہ جماعت بھگا دی جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر لیں گے، بلکہ قیامت کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت بہت سخت اور تلخ چیز ہے"۔

باب: لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟۔

1258: سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا زبیر کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دیدی تھی، اس وجہ سے کہ ان کے جسم پر خارش تھی۔

1259: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن اور زبیرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے کی اجازت دیدی۔ چنانچہ ایک جہاد میں مَیں نے ان (کے جسم) پر ریشمی کپڑا دیکھا۔

باب: جنگِ روم کی بابت کیا کہا گیا ہے؟۔

1260: اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ سمندر میں جنگ کریں گے ان کیلئے جنت واجب ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں انہیں میں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم انہیں میں ہو۔ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) میں جہاد کریں گے وہ مغفور ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں ان لوگوں میں ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نہیں (تو ان میں سے نہیں)۔

باب: یہودیوں سے لڑنے کی فضیلت۔

1261: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ کوئی یہودی پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر بولے گا کہ اے اللہ کے (مسلمان) بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دے۔ دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے لڑو...... پھر باقی ساری حدیث بیان کی۔

باب: ترکوں سے جنگ کرنے کا بیان۔

1262: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی، جب تک کہ تم ترکوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، منہ سرخ، ناک موٹی پھیلی ہوئی ہوں گی۔ ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے چمڑا لگی ہوئی ڈھالیں ہوتی ہیں۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تم ایسے لوگوں

سے جنگ نہ کرو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں۔

باب: مشرکوں (اور کافروں) کیلئے بددعا کرنا، اللہ ان کو شکست دے اور اُن پر زلزلہ نازل فرمادے یا اُن کو بھگا دے۔

1263: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن مشرکوں کیلئے یہ بددعا کی تھی کہ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! حساب کے جلد لینے والے! اے اللہ! ان جماعتوں کو شکست دے، ان کے قدم اکھیڑ دے، ان کو بھگا دے (اے اللہ! ان کو بھگا دے اور ان کو ہلاک کر دے بھگا دے، ڈگمگا دے)۔

1264: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ''تم پر موت آئے'' تو میں نے ان پر لعنت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہیں سنا جو اُن لوگوں نے کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا کہ علیکم (یعنی جو کچھ تم نے کہا ہے تم ہی پر ہو)۔

باب: مشرکوں کا دل بہلانے کیلئے، ان کی ہدایت کیلئے دعا کرنا (درست ہے)۔

1265: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! قبیلہ دَوس کے لوگوں نے نافرمانی کی اور پیروی سے انکار کر دیا لہٰذا اللہ سے ان کیلئے بددعا کیجئے۔ لوگ کہنے لگے کہ اب دوس ہلاک ہوئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لے آ۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا لوگوں کو اسلام اور (اپنی) نبوت کی طرف بلانا اوراس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔

1266: سیدنا سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اب جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی پس صحابہ کرام کھڑے ہوئے اس بات کی امید کر رہے تھے کہ ان میں سے جھنڈا کس کو ملتا ہے۔ پھر دوسرے دن ہر شخص اس بات کی امید کرتا رہا کہ جھنڈا ہمیں عطا ہو گا مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ کہاں ہیں؟ کسی نے بتایا کہ اُن کی دونوں آنکھوں میں درد ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا تو وہ بلائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب لگا دیا، وہ فوراً اچھے ہو گئے (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ ہم ان کافروں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آہستگی کرو، اب تم ان کے میدان میں جانا تو اسلام کی طرف بلانا اور جو (اللہ کی طرف سے) ان پر فرض ہے وہ بتانا۔ اللہ کی قسم اگر تم سے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

باب: جو شخص کسی جہاد کا ارادہ کرے اور لڑائی کا اصل مقام چھپایا (دوسرا مقام بیان کیا تو یہ درست ہے) اور جس شخص نے جمعرات کے دن سفر کو بہتر سمجھا (اس نے موافق سنت کیا)۔

1267: سیدنا کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر کرتے تو سوائے جمعرات کے اور کسی دن سفر کرتے۔

باب: مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا۔

1268: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی لشکر میں بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پانا (قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا) تو انہیں آگ میں جلا دینا۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر جب ہم سفر میں جانے لگے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس رخصت ہونے کو آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص کو آگ میں جلا دینا، مگر آگ سے تو اللہ ہی عذاب کرتا ہے۔ لہٰذا اگر تم ان کو پکڑو تو انہیں قتل کر دینا۔

باب: امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔

1269: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (امام کی بات) سننا اور ماننا (ہر شخص پر) ضروری ہے، جب تک خلاف شرع نہ ہو۔ پھر اگر کسی گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ضروری ہے اور نہ ماننا۔

باب: امام کے پیچھے سے جنگ کرنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا

1270: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ اور امتوں سے باعتبار ادوار کے آخر میں ہیں مگر مرتبہ میں سب سے سبقت لیجانے والے ہیں اور فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے (شرعی) امیر

کی اطاعت کی اس نے بیشک میری اطاعت کی اور جس نے (شرعی) امیر کی نافرمانی کی اس نے بیشک میری نافرمانی کی اور امام تو مثل ڈھال کے ہوتا ہے اس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے اور اسی کی طرف پناہ لی جاتی ہے پس اگر وہ اللہ سے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا اور اگر اس کے خلاف کرے تو اس کی وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔

باب: جنگ میں اس بات پر لوگوں سے بیعت لینا کہ فرار نہیں ہوں گے۔

1271: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (بیعۃ الرضوان کے بعد) آئندہ سال جب ہم پھر آئے تو ہم میں سے دو آدمیوں نے بھی باتفاق اس درخت کو نہ بتایا جس کے نیچے ہم نے بیعۃ (الرضوان) کی تھی (اسی میں) کچھ اللہ کی مہربانی تھی بعد۔ پوچھا گیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کس بات پر بیعت لی گئی تھی، موت پر؟ تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ صبر پر بیعت لی گئی تھی

1272: سیدنا عبداللہ ابن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب واقعہ حرہ کا دور آیا تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ حنظلہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو عبداللہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر (یعنی موت پر) بیعت نہ کریں گے۔

1273: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے (بیعۃ الرضوان میں) بیعت کی۔ بعد اس کے میں ایک درخت کے سایہ کی طرف چلا گیا۔ جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن اکوعؓ کیا تم بیعت نہ کرو گے؟ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دوبارہ بیعت کی۔ پوچھا گیا کہ

ابو مسلم (یہ سلمہ بن اکوعؓ کی کنیت ہے) اس دن کس بات پر تم نے بیعت کی تھی تو انہوں نے کہا "موت پر"۔

1274: سیدنا مجاشعؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کے بیٹے کو لے کر آیا اور میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت تو اپنے لوگوں کیلئے ختم ہو چکی ہے میں نے عرض کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کس بات پر ہم سے بیعت لیں گے؟ تو فرمایا کہ اسلام پر اور جہاد پر۔

باب: امام کا لوگوں پر اسی بات کو واجب کرنا جس کی وہ طاقت رکھتے ہوں۔

1275: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک روز کہا کہ آج میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا میں نہیں سمجھا کہ اس کو کیا جواب دوں اس نے کہا کہ بتائیے ایک شخص جو زبردست ہتھیار بند ہے صحیح تندرست ہے وہ ہمارے امراء کے ہمراہ جہادوں میں جاتا ہے پھر وہ چند باتوں میں ہمیں ایسے احکام دیتا ہے کہ ہم انہیں نہیں کر سکتے۔ میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تجھے کیا جواب دوں سوا اس کے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں ہر کام میں ایک مرتبہ حکم دیتے تھے یہاں تک کہ ہم اس کو کر لیتے اور بیشک تم میں سے ہر شخص بہتری پر رہے گا جب تک کہ اللہ سے ڈرتا رہیگا۔ اور جب اس کے دل میں کسی بات کا شک پیدا ہو تو وہ کسی سے پوچھ لے۔ وہ اس کی تشفی کر دے گا اور عنقریب ایسے آدمی کو تم نہ پاؤ گے (کہ جن کے فیصلے سے تسلی ہو) قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ جس قدر دنیا گذر چکی ہے (اور جس قدر باقی ہے) اس کی نسبت میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا مثل ایک حوض ہے کہ اس کا صاف صاف پانی پی لیا گیا اور میلا پانی رہ گیا ہے۔

باب: (اس بات کا بیان کہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب اوّل وقت دن میں نہ لڑتے تھے تو پھر جنگ میں تاخیر کر دیتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔

1276 : سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بعض دفعہ جہاد میں، جس میں دشمن سے مقابلہ ہوا، لڑائی میں دیر کی۔ جب سورج ڈھل گیا، اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنایا اور فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو۔ پھر جب تم دشمن سے مقابلہ کرو تو صبر کرو اور خوب سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اے اللہ ! کتاب (قرآن) کے نازل فرمانے والے اور ابر کے جاری کرنے والے اور کفار کی فوجوں کو شکست دینے والے! ان لوگوں کو بھگا دے اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

باب: جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہو۔

1277 : سیدنا یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا تھا، اس نے ایک شخص سے لڑائی کی۔ ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹ لیا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا اور اس کے آگے کے دانت گر گئے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو دانتوں کا معاوضہ نہیں دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تو اس کو چبا جاتا، جس طرح اونٹ سبزے کو چبا جاتا ہے۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جھنڈے کا بیان۔

1278 : سیدنا عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا زبیرؓ سے یہ کہا کہ

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس جگہ جھنڈا گاڑو۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ایک مہینے کی مسافت سے اللہ نے میرا رعب کافروں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی۔

1279: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ پس (ایک دن) اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے (اس حدیث کو بیان کر کے) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

باب: جہاد میں زادِ راہ ہمراہ لے جانا (درست ہے) اور اللہ تعالیٰ کا (سورۃ البقرۃ: 197 میں یہ) فرمانا "اور راستے کا خرچ اپنے ساتھ لے لیا کرو اور بیشک عمدہ راہ خرچ تقویٰ ہے"۔

1280: سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے دستر خوان تیار کیا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دستر خوان اور پانی کے ظرف کیلئے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے میں ان دونوں چیزوں کو باندھ دیتی تو میں نے سیدنا ابو بکرؓ سے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے سوا اپنے کمر بند کے اور کوئی چیز نہیں ملتی جس سے میں اس کو باندھ دوں۔ سیدنا ابو بکرؓ نے کہا تم اپنے کمر بند کے دو حصے کر ڈالو، ایک سے پانی کے ظرف کو اور دوسرے سے دستر خوان کو باندھ دو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اسی وجہ سے میرا نام ذات النطاقین

رکھا گیا۔

باب: گدھے پر دو آدمیوں کا ایک ساتھ بیٹھنا۔

1281: سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک گدھے پر جس کی زین پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی سوار ہوئے اور سیدنا اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

1282: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی کی طرف سے ایک اونٹنی پر سوار سیدنا اسامہ بن زیدؓ کو اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سیدنا بلالؓ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ عثمان بن طلحہ بھی تھے (جو کعبہ کے دربانوں میں سے تھے) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد میں اونٹ کو بٹھایا۔ پھر عثمان کو حکم دیا کہ کعبہ کی کنجی لے آئیں پھر کعبہ کو کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس میں) داخل ہوئے ...... باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر 317)۔

باب: دشمن کے ملک کی طرف قرآن مجید کیساتھ سفر کرنا مکروہ ہے۔

1283: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ دشمن کے ملک کی طرف قرآن مجید کیساتھ سفر کیا جائے۔

باب: بہت چیخ چیخ کر تکبیر کہنا منع ہے۔

1284: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ ہم (حج میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر

کہتے تھے، ہماری آوزیں بلند ہوتی تھیں تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اتنا نہ چلاؤ، اپنی جانوں پر آسانی کرو کیونکہ تم لوگ نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ کسی غائب کو۔ بیشک وہ تمہارے ساتھ ہے (اور) بیشک وہ سنتا ہے، وہ قریب ہے (سیڑھیاں چڑھتے وقت بھی اللہ اکبر کہنا چاہیئے)

باب: جب نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا۔

1285: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب پستی میں اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (سیڑھیاں اترتے وقت سبحان اللہ کہے)

باب: مسافر کو اسی قدر عبادت کا ثواب ملتا ہے جس قدر وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا۔

1286: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جس قدر عبادت وہ گھر میں رہ کر یا حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا، وہ سب اس کیلئے لکھی جاتی ہیں۔ (یعنی ثواب میں کمی نہیں ہوتی)

باب: تنہا چلنا (کیسا ہے؟)۔

1287: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہائی میں کیا خرابی ہے تو کوئی مسافر رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔

باب: ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا۔

1288: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو انہیں (کی خدمت) میں کوشش کر۔ (کیونکہ وہ بوڑھے اور بے سہارا تھے)

باب: اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ لٹکانا، جس سے آواز نکلے (کیسا ہے؟)۔

1289: سیدنا ابوبشیر انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور لوگ اپنی خوابگاہوں میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی کنگن تانت کا یا اور کسی قسم کا باقی نہ رہے مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ (یعنی ایسی چیزیں بالکل کاٹ کر الگ کردی جائیں، ان کی گردنوں میں نہ رہیں)۔

باب: جو شخص اسلامی لشکر میں اپنا نام لکھوا لے اور اس کی بیوی حج کیلئے جائے یا اور کسی قسم کا عذر ہو تو کیا اس کو (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت دیدی جائے؟

1290: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کیساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے۔ تو ایک شخص کھڑا ہوگیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! فلاں فلاں جہاد میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کیلئے جارہی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو جا اور اپنی بیوی کیساتھ حج ادا کر۔

باب: قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا کیسا ہے؟۔

1291: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''اللہ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔(یعنی مسلمان ہوتے ہیں)

باب: دارالحرب والوں پر شبخون مارا جائے تو اگر عورتیں اور بچے سوتے ہوئے قتل ہو جائیں (تو جائز ہے)۔

1292: سیدنا صعب بن جثامہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (مقام) ابواء میں یا ودان میں میری طرف سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دارالحرب والے مشرکوں کی نسبت پوچھا گیا کہ ان پر شبخون کیا جاتا ہے تو ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی ان ہی میں سے ہیں (اگر قتل ہو جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں) اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ چراگاہیں اللہ اور رسول کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں۔

باب: لڑائی میں بچوں کو قتل کر دینا (جائز نہیں)۔

1293: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول ملی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

باب: اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب نہ دیا جائے۔

1294: سیدنا ابن عباسؓ کو جب یہ خبر پہنچی کہ امیر المؤمنین علیؓ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر میں (خلیفہ) ہوتا تو ہرگز انہیں نہ جلاتا۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب

نہ کرو اور بیشک میں انہیں قتل کر دیتا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

1295: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چیونٹی نے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا تھا تو انہوں نے حکم دیا تو چیونٹی کا چھتہ جلا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تم نے (اس کے عوض میں) ایک گروہ کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح پڑھتی تھیں۔

باب: گھروں اور باغوں کا جلا دینا (کیسا ہے؟)۔

1296: سیدنا جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم ذی الخلصہ کو تباہ کر کے مجھے آرام کیوں نہیں دیتے؟ ذی الخلصہ قبیلہ خثعم میں ایک بت خانہ تھا۔ اس کو یمن کا کعبہ کہتے تھے۔ سیدنا جریرؓ کہتے ہیں کہ پس میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا اور ان سب کے پاس گھوڑے تھے۔ اور میرے پاؤں گھوڑے پر جمتے نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کو قائم رکھ اور ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ وہاں گئے اور اسے توڑا اور اسے جلا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس کی خبر کی تو جریرؓ کے قاصد نے (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا کر) بیان کیا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حق کیساتھ بھیجا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس اس وقت آیا ہوں جب کہ میں نے اس کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ مثل کھوکھل اونٹ کے یا خارشی اونٹ کے ہے۔ جریرؓ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

باب: لڑائی تو مکر اور فریب سے کی جاتی ہے۔

1297: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہو گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائیگا، اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور بیشک تم قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کرو گے اور لڑائی کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکر و فریب بتایا۔

1298: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لڑائی کا نام فریب رکھا تھا۔

باب: لڑائی میں جھگڑنے اور اختلاف کرنے کی کراہت اور اس شخص کی سزا جو اپنے امام کی نافرمانی کرے

1299: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے احد کی دن پیادوں پر (اور وہ پچاس آدمی تھے) عبداللہ بن جبیر کو سردار مقرر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر تم ہمیں اس حالت میں دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت کھا رہے ہیں (یعنی ہمیں شکست ہو جائے اور ہم مقتول ہو جائیں) تب بھی تم اپنے اس مقام کو نہ چھوڑنا جب تک میں تمہیں واپس نہ بلا لوں اور اگر تم ہمیں دیکھنا کہ ہم نے کافروں کو بھگا دیا اور انہیں پامال کر ڈالا تب بھی تم نہ ہٹنا جب تک میں تمہیں واپس نہ بلا لوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کافروں کو شکست دی۔ سیدنا براءؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے، پازیبیں پنڈلیاں کھولے بھاگے جا رہی تھیں۔ پس سیدنا عبداللہ بن جبیرؓ کیساتھ والوں نے

کہا کہ اے لوگو! غنیمت کا مال، غنیمت کا مال، تمہارے ساتھی غالب آ گئے، اب تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ سیدنا عبداللہ بن جبیرؓ نے کہا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد بھول گئے؟ ان لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں کے پاس جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹیں گے۔ چنانچہ جب وہ لوگ وہاں گئے اور ان کا رخ بدل گیا تو کفار بھاگتے ہوئے سامنے گئے اور لڑائی پھر ہونے لگی۔ پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ رہا۔ پس کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، صحابہ کرامؓ نے بدر کے دن ایک سو چالیس مشرکوں کا نقصان کیا تھا، ستر قیدی اور ستر مقتول۔ ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کہ کیا محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) لوگوں میں زندہ ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرما دیا۔ اس کے بعد ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کہ کیا (ابوبکر صدیقؓ) ابوقحافہ کے بیٹے لوگوں میں زندہ ہیں؟۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ کیا لوگوں میں خطاب کے بیٹے (سیدنا عمرؓ) زندہ ہیں؟ تین مرتبہ (یہی کہا) اس کے بعد اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ یہ لوگ تو مقتول ہو گئے۔ پس عمرؓ اپنے آپ کو نہ روک سکے اور بول اٹھے کہ اللہ کی قسم اے اللہ کے دشمن! جن لوگوں کا تو نے نام لیا وہ سب زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ آج بدر کے دن کا بدلہ ہو گیا اور لڑائی تو ڈول کے مثل ہے۔ اور تم، لوگوں میں کچھ مثلہ پاؤ گے مگر میں نے اس بات کا حکم دیا اور نہ مجھے یہ بات ناگوار ہوئی۔ اس کے بعد ابوسفیان رجز پڑھنے لگا کہ "اے ہبل! بلند ہو جا، اے ہبل! بلند ہو جا" تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم کیا جواب دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم کہو "اللہ سب سے بلند مرتبہ اور بزرگ ہے" پھر ابوسفیان

نے کہا کہ ہمارے لئے عزیٰ ہے اور تمہارے لئے عزیٰ نہیں ہے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم کیا جواب دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہو ”اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں“۔

باب: جس شخص نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے پکارا کہ ”میں صبح کے وقت لٹ گیا“ تاکہ لوگوں کو سنا دے۔

1300: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ایک غلام ملا، میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے؟ اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں (میں ان کی تلاش میں ہوں) میں نے پوچھا کہ ان کو کس نے پکڑا ہے؟ غلام نے کہا کہ غطفان اور فرازہ نے پس تین مرتبہ اس زور سے چلایا کہ میں نے مدینہ بھر کو سنا دیا ”یا صباحاہ یا صباحاہ“ اس کے بعد میں دوڑا اور ڈاکوؤں کو پا لیا اور وہ اونٹنیاں پکڑے جا رہے تھے۔ پس میں نے انہیں تیر مارنا شروع کیا اور میں یہ کہتا جاتا تھا ”میں اکوع کا فرزند ہوں اور آج دن ہے ذلیلوں کی ہلاکی کا“ چنانچہ میں نے اونٹنیاں ان سے چھڑا لی قبل اس کے کہ وہ ان کا دودھ پئیں۔ پھر میں ان کو ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجھے ملے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے قبل اس کے کہ وہ ان کا دودھ پئیں جلدی سے یہ اونٹنیاں لے لیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے تعاقب میں فوج روانہ کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن اکوعؓ! تم ان پر قابو پا چکے، اب جانے دو (درگزر کرو) وہ تو اپنی قوم میں پہنچ گئے، وہاں ان کی مہمانی

ہو رہی ہوگی۔

باب: قیدی کو رہا کروانا اور کر دینا (کیسا ہے؟)۔

1301: سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو رہائی دو اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔ (اور مسلمان قیدی کو جس طرح بھی ممکن ہو سکے رہا کرانا واجب ہے)۔

1302: سیدنا ابوجحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؓ سے پوچھا کہ کتاب اللہ کے سوا کچھ اور وحی بھی آپ کے پاس ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ قسم ہے اس کی جس نے دانہ کو پھاڑا (اور اس میں سے درخت نکالا) اور روح کو پیدا فرمایا کہ میں اس بات سے واقف بھی نہیں ہاں ایک سمجھ مجھے ملی ہے جو اللہ کسی شخص کو قرآن (کے معانی سمجھنے) میں دیتا ہے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دیت عاقلہ اور قیدی کے رہا کرنے کا بیان ہے اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

باب: مشرکوں سے فدیہ لینا (کیسا ہے؟)۔

1303: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی، کہا یا رسول اللہ! آپ ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنے بھانجے عباس بن عبدالمطلب کو ان کا فدیہ معاف کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک درہم بھی ان سے نہ چھوڑو۔

باب: حربی کافر جب دارالسلام میں بغیر امان کے آ جائے تو اس کیساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟۔

1304: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) سفر میں تھے پس وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہؓ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ چلا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور اس کو قتل کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کا سامان قاتل کو دلا دیا۔

باب: دوسرے ممالک کے کافر سفیروں سے سلوک کرنا۔

باب: کیا ذمی کافروں کی سفارش کر سکتے ہیں؟ اور کافروں، ذمیوں کیساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟

1305: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جمعرات کا دن، ہائے جمعرات کا دن، پھر رونے لگے اتنا روئے کہ زمین کی کنکریوں کو تر کر دیا پھر کہنے لگے کہ جمعرات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ تا کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں کہ پھر میرے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ مگر لوگوں نے اختلاف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس اختلاف کرنا زیبا نہیں۔ پھر لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیماری کی شدت سے برا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ 1: یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا 2: اور سفیروں سے ایسے ہی سلوک کرنا جیسا میں کیا کرتا تھا اور تیسری بات میں بھول گیا۔ (یاد رہے کہ آج کل کے سفیر جو مستقل

طور پر دوسرے ملکوں میں رہتے ہیں، حدیث میں یہ سفیر مراد نہیں کیونکہ یہ تو سب کے سب جاسوس ہیں اور مسلمان ملکوں کی اسلامی تہذیب ختم کر رہے ہیں۔ صرف وہ سفیر مراد ہیں جو کسی خاص مسئلے اور ضرورت کے تحت پیغام پہنچانے کیلئے آتے جاتے ہیں)۔

باب: بچے پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے؟

1306: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی جیسی کہ اس کو سزاوار ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے مگر میں تم سے ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم یہ سمجھ لو کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ عزوجل کانا نہیں۔ (پوری حدیث 678 نمبر کے تحت گزر چکی ہے۔ اُس میں یہ حصہ نہیں لہٰذا دونوں ساتھ ملا کر پڑھیں)

باب: امام کا لوگوں کے نام لکھنا (کیسا ہے؟)۔

1307: سیدنا حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جتنے لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کے نام لکھ کر میرے سامنے لے آؤ چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ سو آدمیوں کے نام لکھے پھر ہم نے (اپنے دل میں) کہا کہ کیا ہم (اب بھی کافروں کا) خوف کریں حالانکہ ہم ایک ہزار پانچ سو آدمی ہیں؟ پھر بیشک ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ خوف میں مبتلا کر دیئے گئے حتیٰ کہ کوئی (کوئی) آدمی مارے خوف کے تنہا نماز پڑھتا۔

باب: جو شخص دشمن پر غالب ہونے کے بعد تین دن تک ان کے میدان

میں ٹھہرا رہا (اس نے سنت کے موافق کیا)۔

1308: سیدنا ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہو جاتے تو تین دن تک اسی میدان میں ٹھہرے رہتے تھے۔

باب: جب مشرک مسلمان کا مال لوٹ لیں اس کے بعد کو مسلمان اسے حاصل کر لیں۔

1309: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اُن کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا، دشمن اسے پکڑ کر لے گئے۔ پھر مسلمانوں نے کافروں پر غلبہ پایا تو گھوڑا ابنِ عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد میں واپس کر دیا گیا۔ اور ان کا ایک غلام (بھی) بھاگ گیا تھا۔ وہ روم میں (کافروں سے) سے جاملا۔ مسلمان جب ان پر غالب ہوئے تو خالد بن ولیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد وہ غلام ابن عمرؓ کو واپس دلا دیا۔

باب: جس شخص نے فارسی زبان میں یا کسی اور غیر عربی زبان میں کلام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ روم: 22 میں یہ) فرمانا (ترجمہ) "اور تمہارے رنگ اور زبانوں کا اختلاف ہے" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر زبان میں کلام کرنا جائز ہے۔ اور (سورۂ ابراہیم: 4 میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) "اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی اپنی زبان میں"۔

1310: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم نے بکری کا ایک چھوٹا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چند صحابہ کیساتھ تشریف لے چلئے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے اہل خندق جابرؓ

نے تمہارے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے لہٰذا جلدی سے چلو۔ (لفظِ ''سُورًا'' فارسی ہے یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے)۔

1311: سیدہ اُمّ خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئی اور میرے جسم پر (اس وقت) ایک زرد (رنگ کا) کرتہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سنہ سنہ۔ اور یہ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں حسنہ (یعنی اچھی ہے) اُمّ خالد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت کیساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اسے رہنے دو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مجھے درازی عمر کی دعا دی یعنی) فرمایا کہ پُرانا کرو اور پھاڑو۔ پھر پُرانا کرو اور پھاڑو پھر پُرانا کرو اور پھاڑو۔

باب: غنیمت میں خیانت کرنا (سخت گناہ ہے) اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران: 161 میں یہ) فرمانا (ترجمہ) ''اور جو شخص خیانت کریگا، قیامت کے دن اس چیز کو (اپنی گردن پر لادکر) لائے گا جس کی اس نے خیانت کی ہے''۔

1312: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے (مجمع) میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا (سخت گناہ) ظاہر کیا اور اس کے معاملہ کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بہت سخت ظاہر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ بول رہی ہو (یا) اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو۔ (تو یہ

شخص) کہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ تیرے لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں نے تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری فریادرسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا چکا ہوں اور اس کی گردن پر کپڑے ہوں جو ہل رہے ہوں اور وہ کہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میری فریادرسی کیجئے تو میں کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے (پیغامِ الٰہی) پہنچا چکا ہوں۔

باب: غنیمت میں تھوڑی سی خیانت کرنا۔

1313: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص متعین تھا، اس کا نام "کرکرۃ" تھا پھر وہ مر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر لوگ اس کی حالت دیکھنے لگے تو انہوں نے (اس کے مال میں مالِ غنیمت کی) ایک عبا (چادر) پائی جس کو اس نے خیانت سے لے لیا تھا۔

باب: غازیوں کے استقبال کیلئے جانا (مسنون ہے)۔

1314: سیدنا ابن زبیرؓ نے سیدنا ابن جعفرؓ سے کہا کہ کیا تمہیں یاد ہے جب ہم اور تم اور ابن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کیلئے گئے تھے انہوں نے کہا جی ہاں (یاد ہے) پھر رسول اللہ نے ہمیں (اپنے ساتھ) سوار کر لیا تھا اور تمہیں نہیں کیا تھا۔

1315: سیدنا سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ ہم لڑکوں کیساتھ مل کر ثنیۃ الوداع تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کیلئے جایا کرتے تھے۔

باب: جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہنا چاہئے؟۔

1316: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم عسفان سے لوٹتے (صحیح مقام خیبر ہے عسفان نہیں جو کہ راوی کی غلطی ہے) وقت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اُمّ المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی کا پیر پھسل گیا تو آپ دونوں گر پڑے۔ پس سیدنا ابو طلحہؓ جلدی سے (اپنے اونٹ پر سے) کود پڑے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ آپ پر مجھے فدا کرے (کہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چوٹ تو نہیں آئی) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم عورت کی خبر لو۔ پس سیدنا ابو طلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان پر چادر ڈال دی اور سواری کو درست کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اُمّ المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا سوار ہوئے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گھیر لیا تھا اس کے بعد جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) ''ہم لوٹ رہے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرکے، عبادت گزار ہو کر اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے'' آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

باب: جب سفر سے لوٹے تو نماز پڑھنا (مسنون ہے)۔

1317: سیدنا کعب (بن مالک)ؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کسی سفر سے چاشت کے وقت لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

باب: خمس کے فرض ہونے کی کیفیت کا بیان۔

1318: سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ (مال) ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی مال میں سے اپنے گھر والوں کیلئے سال بھر کا خرچ لے لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ بچتا، اس کو اس مصرف میں خرچ کر دیتے تھے جہاں اللہ کا مال یعنی صدقہ خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر (سیدنا عمرؓ نے) اپنے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ سے کہا کہ میں تمہیں اس اللہ کی قسم دلاتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں (بتاؤ) کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا تھا اور اس مجلس میں سیدنا علی، عباس، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر اور سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔ اور سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عباس بن عبدالمطلبؓ کے جھگڑے کی بابت پوری حدیث بیان کی۔ (سورۂ انفال کی آیت 41 میں خمس کا ذکر ہے۔ باب میں اسی طرف اشارہ ہے اور حدیث نمبر 49 بھی دیکھئے)۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی کی بابت کیا ذکر کیا گیا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلفاء نے ان میں سے کون کون سی چیزیں استعمال کیں،

ان کو تقسیم نہیں کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جوتا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے برتنوں میں سے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہؓ اور دوسرے مسلمانوں نے متبرک سمجھا۔

1319: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دو جوتے بغیر بال کے چمڑے کے صحابہ کرامؓ کے سامنے نکالے، جن پر دو تسمے لگے ہوئے تھے، اور بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جوتے تھے۔

1320: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر (جسے) ملبدہ (کہتے ہیں) نکالی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی۔

1321: ایک روایت میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک موٹا تہبند، اس قسم کا جیسا کہ اہل یمن بناتے ہیں اور ایک چادر اسی قسم کی جس کو ملبدہ کہتے ہیں نکالی (کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہے)۔

1322: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پیالہ جب ٹوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے مقام پر چاندی کا ایک تار لگالیا تھا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال: 41 میں یہ) فرمانا ”پس مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ کیلئے ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیلئے ہے“ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو تقسیم فرمائیں)۔

1323: سیدنا جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ انصار نے کہا کہ ہم تجھے ابو القاسم (کبھی) نہ کہیں گے اور (اس مبارک کنیت سے) تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے تو وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصار کہتے ہیں ہم تجھ کو ابو القاسم نہ کہیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ انصار نے اچھا کیا۔ میرا نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ قاسم تو میں ہی تو ہوں۔ (قاسم کا مطلب ہے تقسیم کرنے والا)۔

1324: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں تمہیں (کچھ) دیتا ہوں اور نہ تم سے روکتا ہوں۔ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے میں صرف کر دیتا ہوں۔

1325: سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں بغیر حق کے تصرف کرتے ہیں، قیامت کے دن ان کیلئے دوزخ ہوگی۔ (یعنی وہ دوزخ میں جائیں گے۔ اللّٰھم اجرنا من النار)

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانا کہ تم لوگوں کیلئے غنیمت حلال کر دی گئی ہے۔

1326: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور وہ اس سے زفاف کرنا چاہتا ہو اور ابھی تک اس نے زفاف نہ کیا ہو اور نہ وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور اس کی چھت نہ پائی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا منتظر ہو۔ الغرض انہوں نے جہاد کیا۔ پس وہ اس بستی کے قریب نمازِ عصر کے وقت یا اس کے قریب پہنچے، پھر انہوں نے آفتاب سے کہا کہ تو بھی (اللہ کا)

محکوم ہے اور میں (بھی اس کا) محکوم ہوں۔ اے اللہ اس کو ہمارے سامنے (غروب ہونے سے) روک لے۔ چنانچہ وہ روک لیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح دی، پھر انہوں نے غنیمتوں کو جمع کیا۔ آسمان سے آگ آئی تاکہ اس مال کو کھا جائے مگر اس نے نہیں کھایا تو نبی نے کہا کہ تم لوگوں میں (کسی نے) چوری کی ہے لہٰذا ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے تو ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو نبی نے کہا کہ وہ چوری کرنے والا تمہیں میں ہے لہٰذا تمہارے قبیلے کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں۔ چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے نبی نے کہا کہ چوری تمہیں نے کی ہے پس وہ سونے کا ایک سر مثل گائے کے سر کے لے آئے اور اس کو رکھ دیا تب آگ آ گئی اور اس نے کھا لیا۔ پھر اللہ نے ہماری کمزوری اور ہماری عاجزی دیکھی، اس سبب سے غنیمتوں کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔

باب: اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمانوں کی ضرورت کیلئے ہے۔

1327: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف روانہ کی جس میں عبداللہ بن عمرؓ بھی تھے تو انہوں نے بہت سے اونٹ مالِ غنیمت میں پائے تو ان سب کے حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انہیں حصہ سے زیادہ دیا گیا۔

1328: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (مقامِ) جعرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا "انصاف کیجئے"۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تب تو میں بدبخت ہوں گا اگر میں انصاف نہ کروں (گا تو اور کون کرے گا)؟۔

1329: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطابؓ (ان کے والد)

نے دو لونڈیاں حنین کے قیدیوں میں سے پائی تھیں اور اُن کو مکہ میں کسی گھر میں رکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیا تو لوگ گلیوں میں دوڑنے لگے۔ سیدنا عمرؓ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے عبداللہؓ دیکھو تو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھڑوا دیئے (یہ اس وجہ سے ہے)۔ سیدنا عمرؓ نے کہا جاؤ تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دو۔ (یہ لونڈیاں خمس میں سے ان کو ملی تھیں)۔

باب: جس نے (مقتول کافروں کے) اسباب میں خمس نہ لیا (اس نے موافق سنت کیا) اور جو شخص کسی کافر کو قتل کرے تو اس کا سامان اسی کیلئے ہے بغیر خمس کے اور بغیر امام کے حکم کے۔

1330: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں اس حال میں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے اپنی داہنی جانب اور اپنی بائیں جانب نظر کی تو مجھے انصار کے دو کمسن لڑکے دکھائی دیئے تو میں نے تمنا کی کہ میں ان (انصار) میں سے طاقتور (شہسواروں) کے درمیان ہوتا۔ خیر مجھے ان میں سے ایک نے دبایا اور کہا کہ اے چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بُرا کہتا ہے، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں تو پھر میرا جسم اس کے جسم سے ٹل نہیں سکتا یہاں تک کہ ہم میں سے پہلے جس کی موت مقدر ہے وہ مر جائے۔ تو میں نے اس بات سے تعجب کیا پھر مجھے دوسرے نے دبایا اور اسی قسم کی گفتگو کی۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں دوڑ رہا ہے۔ میں نے کہا سنو! یہی وہ شخص ہے جس کی بابت تم مجھ سے پوچھ

رہے تھے۔ پس وہ دونوں اپنی تلواریں لے کر اُس کی طرف بڑھے اور اسے مارا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر دی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی تلواروں کو دیکھا تو فرمایا کہ بیشک تم نے اسے قتل کیا ہے مگر اس کا اسباب معاذ بن عمرو بن جموع کو ملے گا اور وہ دونوں لڑکے معاذ بن عفر اور معاذ بن جموع کے تھے۔

باب: تأ لیفِ قلب کیلئے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعض نئے مسلمانوں اور پرانے مسلمانوں کو خمس میں سے مال و دولت وغیرہ دیا کرتے تھے (اور جس طرح چاہتے اور جس کو چاہتے دیتے)۔

1331: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ میں قریش (کے لوگوں) کو ان کی تأ لیف کرنے کیلئے دیتا ہوں کیونکہ ان کا دَور جاہلیت سے قریب ہے۔

1332: سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا جب اللہ نے اپنے رسول کو ہوازن کے اموال جس قدر غنیمت میں دلانے تھے دلا دیئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریش کے بعض لوگوں کو سو سو اونٹ دینے لگے۔ بعض انصاری لوگ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ، نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معاف کرے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے، حالانکہ ہماری تلواریں کافروں کے خون سے ٹپک رہی

ہیں۔سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ان کی یہ گفتگو بیان کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کیساتھ کسی اور کو نہیں بلایا۔پھر جب لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ کیسی بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے معلوم ہوئی؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے عقلمند لوگوں نے کچھ نہیں کہا بلکہ ہم میں سے کم عمر لوگوں نے یہ کہا......اس حدیث کا بقیہ حصہ آگے آئے گا۔ (دیکھئے حدیث :1673)۔

1333: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ وہ لوگ بھی تھے جو حنین سے واپس آرہے تھے۔اعرابی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک سمرہ کے درخت کے نیچے لے گئے پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چادر اتار لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو۔اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر اونٹ ہوں تو میں ان (اونٹوں) کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں اور تم مجھے بخیل، جھوٹ بولنے والا اور تھوڑے دل والا ہرگز نہ پاؤ گے۔

1334: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم پر (اس وقت) ایک موٹے حاشیہ کی نجرانی چادر تھی تو ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پکڑ لیا اور زور سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دبایا یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گردن مبارک کے ظاہری حصے پر دیکھا کہ بوجہ اس کے زور سے دبانے کے چادر کے حاشیہ

کا نشان پڑ گیا تھا۔ اس کے بعد اس اعرابی نے کہا کہ مجھے بھی اللہ کے اس مال میں سے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ہے دلوا دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے اس کے بعد اسے کچھ متاعِ دنیا دے دینے کا حکم فرما دیا۔

1335: سیدنا عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جب حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مالِ غنیمت میں سے) کچھ لوگوں کو دوسروں سے زیادہ دیا، جیسے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے، عُیینہ کو بھی اسی قدر دیئے اور اشرافِ عرب میں سے چند لوگوں کو بھی زیادہ دیا تو ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اس میں انصاف نہیں کیا گیا یا (یہ کہا کہ) اس میں اللہ کی رضامندی مقصود نہیں رکھی گئی تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو (اس کی) خبر دوں گا چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) انصاف نہ کریں گے تو اور کون انصاف کرے گا؟ اللہ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

باب: دار الحرب میں اگر کھانے کی کوئی چیز ملے۔

1336: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور پاتے تھے تو اس کو اسی وقت کھا لیتے اور اس کو (تقسیم کرنے کیلئے) باقی نہ رکھتے تھے۔

باب: ذمی کافروں سے جزیہ لینا اور حربی کافروں سے (کسی مصلحت سے) کچھ تعرض نہ کرنا۔

1337: امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات

سے ایک سال قبل اہل بصرہ کی طرف ایک خط لکھا کہ اگر کسی مجوسی (پارسی) نے اپنی محرم عورت کو اپنی بیوی بنایا ہو تو اُن دونوں کو جدا کر دو۔ اور امیر المؤمنین عمرؓ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس امر کی شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (مقامِ) ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

1338: سیدنا عمرو بن عوف انصاریؓ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں شریک ہو چکے تھے، نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین بھیجا تا کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور سیدنا علاء بن حضرمیؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا۔ چنانچہ وہ بحرین کا مال لے آئے تو انصار نے اُن کے آنے کی خبر سنی تو انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ پڑھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر لوٹے تو انصار آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے آ گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے سنا ہے کہ ابوعبیدہؓ کچھ مال لائے ہیں۔ انہوں نے کہا "جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم"۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم خوش رہو اور خوشی کی امید رکھو۔ اللہ کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ تم پر اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ دنیا تمہارے لئے کشادہ کر دی جائے گی (یعنی لگژری سہولتوں کی فراوانی ہو گی)، جس طرح پہلے لوگوں کیلئے کشادہ کر دی گئی تھی پھر تم اس میں حسد و بغض کرنے لگو، نا اتفاقی سے جھگڑا کرنے لگو، جس طرح انہوں نے کیا تھا اور وہ (جھگڑا) تم کو بھی ہلاک کر دے جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

1339: امیر المومنین عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کو بھیجا تا کہ وہ مشرکوں سے لڑیں۔ چنانچہ (مدائن کا حاکم) ہرمزان مسلمان ہو گیا تو سیدنا عمرؓ نے اس سے کہا کہ میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان (تین) مقاموں (فارس، اصفہان اور آذربائیجان) میں سے کہاں سے لڑائی شروع کی جائے۔ ہرمزان نے کہا کہ ہاں اس کی مثال اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مثال جو یہاں رہتے ہیں، مثل اس پرندے کی ہے جس کا ایک سر، دو بازو اور اس کے دو پیر ہوں کہ اگر ایک بازو توڑ دیا جائے تو اس کے دونوں پیر ایک بازو سے اور سر سے کھڑے ہو جائیں گے اور اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پیر اور سر کھڑا ہو جائے گا اور اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پیر بھی بیکار ہو جائیں گے اور دونوں بازو بھی اور سر بھی۔ پس سر تو کسریٰ (شاہِ ایران) ہے اور ایک بازو قیصر (شاہِ روم) ہے اور دوسرا بازو فارس ہے۔ لہٰذا آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ کسریٰ پر حملہ کریں۔ پس سیدنا عمرؓ نے ہمیں بلایا اور نعمان بن مقرن کو ہم پر سردار مقرر کیا یہاں تک کہ جب ہم دشمن کے ملک میں پہنچے اور کسریٰ کا عامل چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے سامنے آیا۔ اس کا ایک ترجمان کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ تم میں سے ایک آدمی مجھ سے گفتگو کرے۔ سیدنا مغیرہؓ نے کہا جو تیرا جی چاہے پوچھ۔ اس نے کہا تم کون لوگ ہو؟ سیدنا مغیرہؓ نے کہا ہم عرب کے لوگ ہیں، ہم سخت بدبختی اور سخت مصیبت میں تھے، مارے بھوک کے چمڑے اور کھجور کی گٹھلیوں کو چوسا کرتے تھے اور ہم چمڑے اور بال کی پوشاک پہنتے تھے اور درختوں اور پتھروں کی پرستش کیا کرتے تھے، پس ہم اسی حال میں، اسی طرح تھے کہ اچانک آسمانوں کے مالک اور زمینوں کے مالک نے ہماری طرف ایک نبی ہماری قوم میں سے بھیجا، جن کے باپ کو اور جن کی ماں کو ہم جانتے تھے۔ پس ہمارے نبی، ہمارے پروردگار کے رسول

نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے لڑیں یہاں تک کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو یا جزیہ دو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پروردگار کا یہ پیغام پہنچایا کہ جو شخص ہم میں مقتول ہوگا وہ جنت میں ایسے آرام میں جائے گا کہ اس کا مثل کبھی دیکھا نہیں گیا اور جو شخص ہم میں سے باقی رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہو جائے گا۔ (سیدنا مغیرہؓ نے یہ گفتگو تمام کر کے سیدنا نعمانؓ سے کہا کہ لڑائی شروع کرو) تو سیدنا نعمانؓ نے کہا کہ تم تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے اور تمہیں کچھ ندامت و ذلت نہیں ہوئی (یعنی شکست نہیں ہوئی اس کے باوجود کے آپ کو جنگ کا قاعدہ معلوم نہیں؟) مگر میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ شریکِ جنگ ہوا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دن میں اوّل وقت جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آجاتا، اس وقت جنگ کرتے تھے۔

باب: جبکہ امام کسی بستی کے بادشاہ سے صلح کر لے تو کیا یہ صلح وہاں کے تمام لوگوں سے ہو جائیگی؟۔

1340: سیدنا ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تبوک میں جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک سپید خچر دیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایک چادر دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا یعنی اسی کو وہاں کا حاکم رہنے دیا۔

باب: کسی ذمی کافر کو ناحق قتل کرنے والے کا کیسا گناہ ہے؟۔

1341: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ذمی کافر کو ناحق قتل کرے گا

وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بیشک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔

باب: جب مشرک لوگ مسلمانوں سے غداری کریں تو کیا (ان کی یہ خطا) اُن کو معاف کر دی جائے؟۔

1342: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہود کی طرف سے) ایک بکری (روسٹ کی ہوئی) جس میں زہر ملا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ہدیہ میں آئی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر یہودی یہاں ہیں ان کو جمع کرو۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے جمع کئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تو کیا تم مجھ کو سچ سچ بتا دو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ (اچھا بتاؤ) تمہارا باپ کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا تمہارا باپ تو فلاں شخص ہے۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سچ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب ایک اور بات پوچھتا ہوں کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارا جھوٹ معلوم کر لیں گے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمارا جھوٹ ہمارے باپ (کے نام) میں معلوم کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ (بتاؤ) دوزخ والے لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو دوزخ میں تھوڑے ہی دنوں رہیں گے پھر ہمارے بعد تم اس میں جانشین ہو گے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں ذلیل رہو گے۔ اللہ کی قسم ہم کبھی اس میں تمہاری

جانشینی نہیں کریں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اچھا اب) اگر کوئی بات پوچھوں تو کیا سچ بولو گے؟ ان لوگوں نے کہا جی ہاں اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم کو کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے چاہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نجات مل جائیگی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ضرر نہ کریگا۔

باب: مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا، لڑائی چھوڑ دینا (جائز ہے) اور اس شخص کا گناہ بہت سخت ہے جو عہد کو پورا نہ کرے۔

1343: سیدنا سہل بن ابی حثمہؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ ابن مسعود بن زید خیبر گئے اور ان دنوں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہودیوں کی صلح تھی۔ پھر وہ دونوں (کسی ضرورت سے) جدا ہو گئے تو پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہے، کسی نے اس کو قتل کر ڈالا آخر محیصہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل (عبداللہ بن سہل) مقتول کے بھائی اور محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے دو، بڑے کو بات کرنے دو۔ عبدالرحمٰن تینوں میں کمسن تھے یہ سن کر وہ خاموش ہو گئے تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کر لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کیونکر قسم کھائیں؟ ہم نے تو آنکھ سے نہیں

دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی برأت کرلیں گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو کافر ہیں، ہم ان کی قسموں پر کیسے اعتبار کریں؟ آخر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبدالرحمٰن کی دیت اپنے پاس سے ادا کردی ؓ۔

باب :اگر ذمی جادو کرے تو کیا اس کو معاف کردیا جائے؟

1344: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر (ایک مرتبہ) جادو کیا گیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو (اس جادو کے اثر سے) یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک کام کیا ہے، حالانکہ وہ کام آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ کیا ہوتا۔

باب: دغابازی سے باز رہنا۔

1345: سیدنا عوف بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (اس وقت) چمڑے کے ایک خیمے میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی (ان کو) یاد کرلو۔ 1: میری موت 2: پھر فتح بیت المقدس 3: پھر طاعون (کی بیماری) جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں میں مری کی (بیماری پھیلتی ہے) 4: پھر مال کا بکثرت ہونا یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تب بھی وہ ناخوش رہے گا 5: پھر ایک فتنہ ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا کہ جس میں وہ داخل نہ ہو۔ 6: پھر ایک صلح تمہارے اور عیسائیوں کے درمیان ہوگی اور وہ بے وفائی کریں گے اور اَسّی جھنڈے لئے تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج)۔

باب: اس شخص کا گناہ جس نے عہد کیا پھر عہد شکنی کی۔

1346: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے (ایک مرتبہ لوگوں سے) کہا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ بھی تم کو نہ ملے گا؟ کسی نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تم کیا سمجھتے ہو، ایسا کیونکر ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے کہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانے سے (میں جانتا ہوں) لوگوں نے پوچھا کہ یہ کس سبب سے ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذمہ کی بے حرمتی کی جائیگی (مسلمان دغا بازی کریں گے) پس اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دل مضبوط کر دے گا اور وہ جزیہ نہ دیں گے۔

باب: نیک یا گنہگار سے عہد شکنی کرنے والوں کا گناہ۔

1347: سیدنا عبداللہؓ اور سیدنا انسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر دغا باز کیلئے ایک جھنڈا ہوگا۔ ایک راوی کہتے ہیں کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائیگا اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن دکھایا جائے گا جس سے وہ پہچان لیا جائیگا کہ یہ بندہ دغا باز تھا۔

کتاب بدء الخلق

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ روم:3 میں یہ) فرمانا ''وہی ہے جو پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ پیدا کریگا''

1348: سیدنا عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم (کے لوگو) خوش ہو جاؤ انھوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں بشارت دی اب (کچھ مال بھی) ہمیں دیجئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس یمن کے لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے اہل یمن! تم بشارت کو قبول کرو کیونکہ اس کو بنی تمیم (کے لوگوں) نے قبول نہیں کیا انھوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابتدائے پیدائش کی اور عرش کی باتیں کرنے لگے اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا کہ اے عمران! تمہاری اونٹنی کھل گئی ہے (اس کو جا کر پکڑو میں اٹھ کر چلا گیا مگر میرے دل میں یہ حسرت رہ گئی کہ) کاش میں نہ اٹھتا۔

1349: سیدنا عمران بن حصینؓ ایک روایت میں کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور لوحِ محفوظ میں اس نے ہر چیز لکھ دی تھی اور اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر ایک شخص نے آواز دی کہ اے ابن حصین تمہاری اونٹنی کھل گئی تو میں چلا گیا مگر وہ اونٹنی اب سراب (یعنی وہ ریت جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) سے آگے جا چکی تھی مگر اللہ کی قسم میں یہ چاہتا تھا کہ کاش میں اس اونٹنی کو چھوڑ دیتا اور وہاں سے نہ

اٹھتا۔

1350: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابنِ آدم مجھے گالی دیتا ہے، اسے زیبا نہیں کہ وہ مجھے گالی دے اور میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے زیبا نہیں۔ اس کا گالی دینا، اس کا یہ قول ہے کہ اللہ کی اولاد ہے اور تکذیب، اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ مجھے پھر زندہ نہ کرے گا جیسے اس نے مجھے پیدا کیا تھا۔

1351: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ پیدائش کو تمام کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھ دیا، اور وہ کتاب اس کے پاس عرش کے اوپر ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

باب: سات زمینوں کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

1352: سیدنا ابو بکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر آ گیا جیسے اس دن تھا کہ جس دن اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اس میں سے چار مہینے حرام ہیں تین تو پے درپے ہیں، ذی قعدہ، ذوالحجہ، محرم اور (چوتھا) رجب مضر، (مضر قبیلہ کے کافر اس کی بہت تعظیم کرتے تھے) جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے۔

باب: (سورۂ رحمٰن: 5) آیت ''سورج اور چاند (مقررہ) حساب سے چلتے ہیں'' کی تفسیر۔

1353: سیدنا ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو ذرؓ سے جبکہ آفتاب غروب ہو رہا تھا یہ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا

کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوب واقف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (مشرق سے) طلوع ہونے کی (اللہ سے) اجازت مانگتا ہے تو اُسے اجازت دے دی جاتی ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائے اور اجازت مانگے مگر اسے اجازت نہ ملے بلکہ اس سے کہہ دیا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا پس وہ مغرب سے طلوع ہوگا یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ''اور آفتاب اپنی جگہ پر چلتا ہے، یہ غالب دانا کی مقرر کی ہوئی بات ہے'' (سورۂ یٰسین:38)۔

1354: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیئے جائینگے۔ (بے نور ہو جائینگے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ''اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں چلائیں'' (سورۂ الاعراف:57) کی تفسیر میں کیا وارد ہوا ہے؟۔

1355: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کوئی ابر کا ٹکڑا آسمان پر دیکھتے تو کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ پھر جب پانی برسنے لگتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ حالت دُور ہو جاتی۔ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا سبب پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کیا معلوم، شاید یہ وہ بادل نہ ہو کہ جسے دیکھ کر قومِ عاد نے کہا تھا ''پس جب انہوں نے اپنی وادیوں کی طرف بادل کو آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ ہم پر برسنے والا ہے...... الآیۃ

(سورۃ الاحقاف:24)۔

باب: فرشتوں کا بیان۔

1356: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمایا اور وہ صادق و مصدوق تھے کہ تم میں سے ہر شخص کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں تمام کی جاتی ہے۔ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنے ہی عرصے تک بستہ خون رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (لوتھڑا) گوشت کا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ، فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیا جاتا ہے 1: اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل 2: اس کا رزق 3: اس کی عمر 4: اور (یہ لکھ دے کہ) شقی ہے یا سعید (یعنی خوش بخت ہے یا بد بخت) پھر اس میں رُوح پھونک دی جاتی ہے۔ پس بیشک تم میں سے کوئی شخص (ایسا) عمل کرتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز (کا فاصلہ) رہ جاتا ہے پھر اس پر (اللہ کا) نوشتہ (لکھی ہوئی تقدیر) غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور کوئی شخص ایسا عمل کرتا ہے کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز (کا فاصلہ) باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر اللہ کا نوشتہ (تقدیر) غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے۔

1357: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس کو دوست رکھو۔ پس جبریل اسکو دوست رکھنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اسکو دوست رکھو چنانچہ اس کو تمام آسمان والے دوست رکھتے ہیں پھر زمین (والوں) میں اس کی

قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

1358: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے بادل میں اترتے ہیں اور آسمان پر، اللہ تعالیٰ کے جو حکم احکام (اس دن ہوئے) ان کا ذکر کرتے ہیں۔ پس شیاطین چھپ کر اُسے سن لیتے ہیں اور کاہنوں سے آ کر بیان کرتے ہیں اور اس کیساتھ کچھ جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں۔

1359: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے (متعین) ہوتے ہیں، اور وہ سب سے پہلے جو آیا اس کا، پھر اس کے بعد جو آیا اس کا (اسی طرح برابر سب کے نام) لکھتے ہیں۔ پھر جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے کیلئے آ جاتے ہیں۔

1360 : سیدنا براءؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حسانؓ سے فرمایا تھا کہ تم مشرکوں کی ہجو کرو اور جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

1361: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ "تری" سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مراد رکھا۔

1362: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ جس قدر اب تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ ابن عباسؓ کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نہیں نازل ہوتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے، اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور ہمارے

پیچھے ہے'' (سورۂ مریم: 64)

1363: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے ایک قرأت میں قرآن پڑھایا تھا پھر میں برابر ان سے زیادہ چاہتا رہا یہاں تک کہ سات قرأتوں تک پہنچ گیا۔

1364: سیدنا یعلیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منبر پر یہ آیت (سورۂ الزخرف: 77) پڑھتے ہوئے سنا ''اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک'' (مالک نام ہے داروغہ جہنم کا)

1365: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کیا اُحد سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہاری قوم (قریش) سے جو جو تکالیف اٹھائی ہیں وہ میرا ہی دل جانتا ہے اور سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر مقامِ عقبہ (جو طائف کی طرف ہے) کا دن گزرا ہے جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یا لیل بن عبد کلال (جو طائف کا رئیس تھا) کے سامنے پیش کیا اور اس نے میری خواہش پوری نہ کی پس میں نہایت رنج میں چلا، میں اپنے ہوش میں نہ آیا تھا کہ قرن الثعالب (مقام) میں پہنچا۔ اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کرلیا ہے پھر میں نے دیکھا تو اس میں جبریل (علیہ السلام) تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوم کی گفتگو سن لی اور وہ جواب جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو کافروں کی نسبت جو چاہیں حکم دیں۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، مجھے سلام کیا، اس کے بعد کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ

وسلم)! جو تم چاہو موجود ہے، اگر تم چاہو تو میں اخشبین (نامی دونوں پہاڑ) ان پر رکھ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”نہیں میں یہ نہیں چاہتا بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی پشت سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ عزوجل کی عبادت کریں گے اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

1366: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ اس آیت ”پس دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم، پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی“ کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (ان کی اصلی شکل میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو پر تھے۔ (سورۃ النجم: 1-9)۔

1367: سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ (سورۃ النجم آیت: 18 کہ) ”بیشک انہوں نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں دیکھیں“ (کا مطلب یہ ہے کہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانک دیا تھا۔ (اس پر جبریل علیہ السلام بیٹھے تھے یا ان کے پر تھے)۔

1368: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو شخص خیال کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اس نے بُرا خیال کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اُن کی (اصلی) صورت و خلقت میں دیکھا تھا جنہوں نے آسمان کے کنارے بھر دیئے تھے۔

1369: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب خاوند اپنی بیوی کو ہمبستری کیلئے بلائے اور وہ انکار کرے پھر وہ (خاوند) ناخوش ہو کر سو جائے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

1370: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی، میں نے موسیٰ

علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ایک گندمی رنگ، دراز قامت اور پیچدار بالوں والے آدمی ہیں۔ جیسے قبیلہ شنوءۃ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا کہ وہ میانہ قامت، میانہ بدن، سرخ سفید سید ھے بالوں والے آدمی ہیں اور میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی منجملہ اور آیات الٰہی کے دیکھا جو اللہ نے مجھے (اس روز) دکھائیں۔ اور (سورۂ سجدہ: 23 میں) جو ہے "آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہرگز اس ملاقات میں شک نہیں کرنا چاہیئے" (اس سے مراد معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہے)۔

باب: جنت کے بیان میں کیا وارد ہوا ہے؟ اور یہ کہ وہ پیدا ہو چکی ہے۔

1371: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اُسے (ہر روز) اس کا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے، اگر وہ اہل جنت میں سے ہو تو جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے اور اگر وہ اہل دوزخ میں سے ہو تو دوزخ میں اسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے۔

1372: سیدنا عمران بن حصینؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں کے لوگوں میں اکثر (وہ لوگ پائے جو دنیا میں غریب محتاج اور) فقراء پائے اور میں نے دوزخ میں دیکھا تو دوزخ والوں میں عورتوں کی کثرت دیکھی۔

1373: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا ایک عورت ایک محل کے گوشہ میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عمرؓ کا ہے تو میں نے ان کی

غیرت کا خیال کیا اور پیچھے مڑ آیا'' یہ سن کر سیدنا عمرؓ رونے لگے اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! (کیا) میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر غیرت کروں گا؟۔

1374: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگی۔ان لوگوں کو نہ تھوک آئے گا نہ ناک کا لعاب اور نہ وہ وہاں پاخانہ کریں گے، ان کے برتن وہاں سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک (کا جیسا خوشبو دار) ہوگا، ان میں سے ہر ایک کیلئے ایسی حسین وجمیل اور نازک مزاج دو دو بیویاں ہوں گی ،جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔اہل جنت میں نہ باہم اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی، ان سب کے دل ایک ہوں گے وہ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

1375: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور جو اُن کے بعد داخل ہوں گے وہ بہت روشن ستارے کی طرح ہوں گے، ان سب کے دل (بوجہ باہمی محبت کے) مثل ایک شخص کے دل کے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہوگا اور نہ دشمنی، ان میں سے ہر ایک کیلئے ایسی حسین وجمیل اور نازک مزاج دو دو بیویاں ہوں گی ،جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔وہ صبح شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے نہ کبھی بیمار ہوں گے نہ کبھی ناک سے لعاب گرائیں گے نہ تھوکیں گے ......اور بقیہ حدیث بیان کی جو کہ گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث :1374)۔

1376: سیدنا سہل بن سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میری امت میں ستر ہزار یا (یہ فرمایا کہ) سات لاکھ آدمی جنت میں ایک ساتھ داخل ہوں گے (آگے پیچھے نہ ہوں گے) جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے

1377: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک جبہ سندس (ریشمی کپڑے) کا لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا فرماتے تھے تو لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی جان ہے کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں بہتر ہیں۔

1378: سیدنا انسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر سوار اس کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے (یہ درخت طوبیٰ ہے)۔

1379: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر سوار اس کے سائے میں چلے تو سو برس تک چلتا رہے اور اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو ﴿ترجمہ ''اور لمبے لمبے سائے''۔ (سورۃ الواقعہ آیت نمبر 3)﴾۔

1380: سیدنا ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے اوپر والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم روشن ستارے کو جو مشرقی کنارے یا مغربی کنارے کے قریب ہو، دیکھتے ہو۔ کیونکہ ان میں ایک (جنتی) دوسرے سے افضل ہوگا۔ صحابہ کرام' نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ انبیاء کے مقامات ہیں، کوئی اور

وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (کیوں) نہیں! قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچھ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی (وہ بھی وہاں پہنچیں گے)۔

باب: دوزخ کا بیان اور یہ کہ وہ پیدا ہو چکی ہے۔

1381: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کے جوش سے (پیدا ہوتا ہے) لہٰذا تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1382: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ (کی گرمی) جہنم کی آگ کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! دنیا کی آگ ہی جلانے کیلئے کافی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس پر اُنہتر حصے بڑھا دی گئی ہے، ہر ایک حصہ اسی کے برابر گرم ہے۔

1383: سیدنا اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور وہ آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح سے گھومے گا جیسے گدھا اپنی چکی کو لے کر گھومتا ہے پھر دوزخ والے اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں! یہ کیا معاملہ ہے؟ کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم نہ دیتا تھا اور ہمیں بُری باتوں سے منع نہ کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود نہ کرتا تھا اور تمہیں بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود اُن کو کرتا تھا۔

باب: ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان۔

1384: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا کہ) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خیال ہوتا تھا کہ ایک کام کیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو نہ کیا ہوتا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن دعا کی اور (بہت) دعا کی۔ اس کے بعد (مجھ سے) فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتا دی جس میں میری شفا ہے۔ دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پیروں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ لبید بن اعصم (یہودی) نے۔ اس نے پوچھا کہ کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے کے اوپر والے چھلکے میں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ذروان (نامی) کنوئیں میں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہاں تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس (کنوئیں) کے (قریب والے) درخت گویا کہ شیاطین کے سر ہیں (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) میں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو نکلوا لیا؟ فرمایا کہ نہیں۔ اللہ نے تو مجھے شفا دیدی اور (اس کے نکلوانے میں) مجھے یہ خیال ہوا کہ لوگوں میں فساد پھیلے گا (اور جادو کا چرچا زیادہ ہو جائے گا) اس کے بعد وہ کنواں بند کر دیا گیا۔

1385: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے (یعنی وسوسہ ڈالتا ہے) کہ یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کس نے پیدا کیا ہے؟ اخیر میں کہتا ہے کہ بتاؤ تمہارے رب کو کس

نے پیدا کیا ہے؟ پس جب یہاں تک نوبت پہنچ جائے تو وہ شخص اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی خیال چھوڑ دے۔

1386: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ فتنہ وفساد اسی طرف سے نکلے گا، فتنہ وفساد اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

1387: سیدنا جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو تم اپنے بچوں کو گھر میں روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور بسم اللہ کہہ کر اپنا دروازہ بند کر لو اور بسم اللہ کہہ کر اپنا چراغ بجھا دو (یعنی ہر طرح کی آگ بجھا دو)، پانی کا برتن (صراحی، کولر، زمین دوز ٹینک وغیرہ) بسم اللہ کہہ کر ڈھانک دو اگر ڈھانکنے کیلئے کوئی چیز نہ ملے تو کوئی لکڑی وغیرہ اس کے اوپر رکھ دو۔

1388: سیدنا سلیمان بن صُردؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی باہم گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص پڑھے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا اگر یہ کہہ دے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو اس کا غصہ جاتا رہے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اس لئے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ! اُس نے کہا ''کیا مجھے جنون ہے'' (جو میں شیطان سے پناہ مانگوں؟) (شاید یہ شخص جاہل گنوار تھا یا منافق اس لئے یہ بات نہ مانی)۔

1389: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا" جمائی شیطان (کی حرکات میں) سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی (انگڑائی) آئے تو وہ حتی الامکان اس کو روکے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص (جمائی لیتے وقت) ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے"۔

1390: سیدنا ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا عُمدہ خواب اللہ کی طرف سے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو بُرا خواب لگے (نظر آئے) جس سے وہ ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی بُرائی سے اللہ کی پناہ مانگے، پس وہ (خواب) اسے کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔

1391: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب کوئی تم میں سے سو کر جاگے اور وضو کرے تو تین بار ناک سنکے، کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے (چوٹی) پر رہتا ہے۔

باب: اللہ تعالٰی کا قول" اور اس (زمین) میں ہر قسم کے جانور پھیلائے"

(بقرہ: 164، لقمان: 1)

1392: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو منبر پر خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو (سفید) دھاری والے اور دُم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو کیونکہ یہ آنکھ کی بینائی ختم کر دیتے ہیں اور پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ سیدنا عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کیلئے اس کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ سیدنا ابولبابہؓ نے مجھے پکارا (اور کہا) کہ اسے مت مارو تو میں نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ بیشک مگر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم نے گھریلو سانپوں کو مارڈالنے سے منع فرمایا (زہری نے کہا کہ) ایسے سانپ العوامر (کہلاتے) ہیں۔

باب: مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کو چرانے کیلئے چوٹیوں پر پھرتا رہے۔

1393: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کفر کی چوٹی پورب (مشرق) کی طرف ہے اور فخر اور بڑائی (تکبر) گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہے، سکون (قلب) اور اطمینان بکری والوں میں ہے۔

1394: سیدنا عقبہ بن عمرو ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا کہ (سچا) ایمان یمن میں ہے، سختی اور سخت دلی (بے رحمی) ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں، (پھر مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ) جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مُضر کی قوموں میں (سختی اور بے رحمی ہو گی)۔

1395: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کو چیختے (اذان دیتے) ہوئے سنو تو اللہ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرو کیونکہ (اس وقت) مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز (ہنہناتے ہوئے) سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔

1396: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے، کوئی نہیں

جانتا تھا کہ انہوں نے کیا کیا، ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ چوہا بن گئے، کیونکہ اگر اونٹ کا دودھ چوہے کے سامنے رکھو تو وہ نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے، پس میں (ابوہریرہ) نے یہ حدیث سیدنا کعبؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ تم نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ (سیدنا کعبؓ نے) مجھ سے بار بار یہی پوچھا تو میں نے کہا (کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہیں سنی) تو کیا میں توراۃ پڑھتا ہوں؟

باب: جب کسی کے پانی (یا کھانے) میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے، کیونکہ اس کے ایک پَر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

1397: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لئے کہ اس کے ایک پَر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

1398: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدکار عورت کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس وجہ سے معاف کر دیا کہ اس نے کنوئیں کے دھانے پر ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا، وہ پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا۔ پس اس (عورت) نے اپنا موزہ اتارا پھر اسے اپنی چادر میں باندھ کر اس (کتے) کیلئے (کنوئیں سے) پانی نکالا (اور اسے پلایا) پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نیکی کے بدلے میں جہنم سے بچا لیا۔

کتاب احادیث الانبیاء

باب: آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش کا بیان۔

1399: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا کہ ”جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر، پھر سن کہ وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں، وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا“۔ آدم علیہ السلام نے کہا ”السلام علیکم“ تو انہوں نے جواب دیا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“۔ ”ورحمۃ اللہ“ کا لفظ انہوں نے بڑھایا۔ پس وہ سب لوگ جو قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے وہ سب آدم علیہ السلام کی صورت (حسن اور قامت) پر ہوں گے (آدم کے بعد) پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے۔

1400: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن سلامؓ (یہود کے عالم) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے کی خبر پہنچی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے تین باتیں پوچھتا ہوں، پیغمبر کے سوا کوئی اور ان کو نہیں جان سکتا۔ 1: قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ 2: جنتی لوگ جنت میں جا کر پہلے کیا کھائیں گے؟ 3: بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اور اسی طرح اپنے ننھیال کے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ باتیں بتا دیں تو سیدنا عبداللہ نے کہا کہ یہ (جبریل) تمام فرشتوں میں سے یہود کا دشمن ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ اور پہلا کھانا جنتی لوگوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لگا ہوتا ہے

وہ ہوگا۔ بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آجاتا ہے،) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ پس (عبداللہ بن سلام نے یہ سن کر) کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہودی نہایت جھوٹے لوگ ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے جھوٹا (برا) کہیں گے۔ (کبھی میری تعریف نہ کریں گے) یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور سیدنا عبداللہ بن سلام ایک کوٹھڑی میں چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان (یہودیوں) سے پوچھا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام عالم ہیں اور عالم کے بیٹے اور سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے (تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے)؟ انہوں نے کہا کہ اللہ انہیں اس (مسلمان ہونے) سے بچائے رکھے، پس سیدنا عبداللہ کوٹھڑی سے نکلے اور کہا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں'' اس وقت یہودی کہنے لگے کہ ''تو ہم سب میں بُرا آدمی ہے اور سب سے بُرے شخص کا بیٹا ہے'' اور انہیں بُرا بھلا کہنے لگے۔

1401: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے دغا (خیانت) نہ کرتی۔

1402: سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

کہ جس شخص کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہو گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اس کو دے کر تو اپنے آپ کو چھڑانا چاہے گا؟ تو وہ کہے گا کہ بیشک۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تو تجھ سے اس سے بھی بہت آسان بات چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا تو نے نہ مانا اور شرک پر ہی اڑا رہا۔

1403: سیدنا عبداللہ (بن مسعودؓ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص دنیا میں ناحق (ظلم سے) مارا جاتا ہے تو اس کے خون کے وبال کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ اس نے پہلے ناحق خون کی بنا قائم کی تھی۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول ''یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں، ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کئے تھے'' (کہف: 83, 84)

1404: اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے، اور فرما رہے تھے کہ ''لا الہ الا اللہ، عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آ پہنچی، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا'' آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا۔ امّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جب کہ نیک لوگ بھی ہم میں موجود ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں جب

بُرائی زیادہ پھیل جائے (تو نیک بد سب لپیٹ میں آ جاتے ہیں)۔

1405: سیدنا ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا کہ اے آدم! پس وہ کہیں گے کہ میں حاضر ہوں اور مستعد ہوں، سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے" پھر اللہ کہے گا کہ دوزخ کا لشکر نکال (دوزخی لوگوں کو نکال) وہ پوچھیں گے کہ کتنے لوگوں کو نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ پس اس وقت (مارے خوف کے) بچہ بوڑھا ہو جائے اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہو گا لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہزار میں سے ایک (جنتی) ہم میں سے کون ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلے میں یاجوج ماجوج (دوسرے کافروں) میں سے ہزار آدمی ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم تمام جنتی لوگوں کے ایک چوتھائی ہو گے، ہم نے (مارے خوشی کے) تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنتی لوگوں کے تہائی حصہ ہو گے ہم نے پھر تکبیر کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنتی لوگوں کے نصف برابر ہو گے۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال۔

1406: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم (قیامت کے دن) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی "جیسے ہم نے اوّل دفعہ

پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے، یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے'' (الانبیاء: 14) اور قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور میری امت میں سے کئی لوگ بائیں (دوزخ کی) طرف کھینچ لئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ، جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہو گئی تو اسلام سے پھر گئے تھے تو اس وقت میں وہی کہوں گا جو ایک نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا کہ ''اور میں جب تک ان میں رہا ان پر گواہ رہا (ان کا حال دیکھتا رہا) ...... تو زبردست ہے، حکمت والا ہے'' (المائدہ: 117,118)۔

1407: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے والد آزر سے ملیں گے اور آزر کے منہ پر سیاہی اور گردوغبار ہو گا تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ ''میں نے (دنیا میں) تم سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو' تو ان کا باپ کہے گا کہ ''آج میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا''۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن ذلیل نہ کرے گا تو اس سے زیادہ ذلت کیا ہو گی کہ میرا باپ (ذلیل اور) تیری رحمت سے دُور ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم! دیکھو تمہارے پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ وہ دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے جو نجاست سے لتھڑا ہوا ہے، پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (یعنی ان کے باپ کو بجو بنا دیا جائے گا)۔

1408: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے) کہا گیا کہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کون زیادہ مرتبے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو پرہیزگار ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (نسب اور خاندانی شرافت کے لحاظ سے سب سے افضل) یوسف علیہ السلام تھے (جو) خود نبی تھے، باپ نبی، دادا نبی، پردادا نبی، اللہ کے خلیل۔ انہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم عرب کے خاندان کے بارے میں پوچھتے ہو؟ جو لوگ جاہلیت کے دَور میں سب میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی سب میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ اسلام کو اچھی طرح سمجھیں (اور اس کا علم حاصل کریں)۔

1409: سیدنا سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو (خواب میں) میرے پاس دو آنے والے آئے (فرشتے) پھر مجھے ایک اتنے لمبے مرد کے پاس لے گئے کہ قریب تھا کہ میں ان کا سر نہ دیکھ سکوں اور وہ آدمی ابراہیم علیہ السلام تھے۔

1410: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو دیکھ لو۔ اور موسیٰ علیہ السلام گھنگھریالے بال، گندمی رنگ (جو سواری کیلئے ایک) سرخ اونٹ پر، جس کو کھجور کی چھال کی نکیل لگی ہے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نالے میں (لبیک کہتے ہوئے) اتر رہے ہیں۔

1411: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

1412: سیدنا ابوہریرہؓ سے ایک روایت میں مروی ہے کہ ”ایک بسولے سے“ (ختنہ کیا تھا)۔

1413: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولا سوائے تین دفعہ کے۔ دو جھوٹ تو خالص اللہ کیلئے۔ ایک تو یہ کہنا کہ "میں بیمار ہوں" دوسرے یہ کہنا کہ "(میں نے انہیں نہیں توڑا) بلکہ اس بڑے بت نے کیا (توڑا) ہے" اور (تیسرے یہ کہ) ابراہیم علیہ السلام اور سارہ (ان کی بیوی) دونوں (ایک سفر میں) جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس (بادشاہ) سے کہا گیا کہ یہاں ایک مرد آیا ہے اور اس کیساتھ ایک بہت خوبصورت عورت ہے۔ تو اس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میری بہن ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے...... اور (سیدنا ابو ہریرہؓ نے) باقی تمام حدیث بیان کی۔ (دیکھئے حدیث :143)۔

نوٹ: اس حدیث اور قرآن کی اس آیت میں کوئی ٹکراؤ نہیں جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سچا کہا گیا ہے اوّلاً۔ یہ ظاہراً جھوٹ ہیں حقیقتہً جھوٹ نہیں۔ ثانیاً۔ جھوٹ کی بھی متعدد صورتیں ہیں۔ بعض صورتوں میں جھوٹ صرف مباح ہی نہیں بلکہ شرف کا سبب بنتا ہے جیسا کہ دو آدمیوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا

1414: سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گرگٹ کے مارنے کا حکم دیا، اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونکتا تھا (باقی جانور بجھا رہے تھے)۔

1415: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے اُمّ اسماعیل سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کمر پٹہ باندھا، ان کی غرض یہ تھی کہ سارہ ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں) پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام انہیں اور ان کے بیٹے

اسماعیل علیہ السلام کو (مکہ میں) لے آئے اور ہاجرہ رضی اللہ عنہا (اسوقت) اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں، اور انہیں بیت اللہ کے قریب ایک درخت کے نیچے بٹھا دیا جو اس مقام پر ہے جہاں آب زمزم ہے، مسجد کے بلند جانب میں۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان نہ رہتا تھا اور نہ ہی وہاں پانی تھا، پس ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو وہاں بٹھایا اور چمڑے کا ایک تھیلہ کھجوروں کا (بھرا ہوا) اور پانی سے بھرا ہوا ایک چھوٹا مشکیزہ دیا۔ پھر واپس جانے لگے تو اُمّ اسماعیل ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں کہ اے ابراہیم (علیہ السلام)! ہمیں اس جنگل میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو کہ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے بار بار پکار کر یہی کہا لیکن ابراہیم علیہ السلام نے انہیں مڑ کر نہیں دیکھا تو حاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ''ہاں'' انہوں نے جواب دیا کہ پھر اللہ ہمیں ہلاک نہیں کرے گا، یہ کہہ کر وہ واپس لوٹ آئیں اور ابراہیم علیہ السلام چل دیئے یہاں تک کہ جب اس پہاڑی (ثنیہ) پر پہنچے جہاں سے وہ (ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو) دکھائی نہ دے سکتے تھے تو انہوں نے کعبہ کی طرف منہ کیا پھر ان کلمات کیساتھ دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی کہ ''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں .... یہ شکر گزاری کریں'' (ابراہیم: 37) اور اُمّ اسماعیل سیدہ ہاجرہ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب مشک میں سے پانی ختم ہو گیا تو انہیں خود کو بھی پیاس لگی اور ان کے بیٹے (بچے اسماعیل علیہ السلام) کو بھی، اور وہ بچے کو دیکھ رہی تھیں کہ وہ (پیاس کی وجہ سے) اوپر تلے یا یہ کہا کہ تڑپ رہا تھا تو وہ وہاں سے ہٹ گئیں تا کہ بچے کا یہ حال نہ دیکھیں اور ان کے سامنے صفا پہاڑ قریب ہی تھا وہ اس پر چڑھ گئیں پھر وادی میں دیکھا کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی بھی

نظر نہ آیا پھر وہ وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ دوڑتا ہے یہاں تک کہ نالے کو پار کر کے مروہ پہاڑی پر پہنچیں اور اس پر چڑھ کر دیکھا کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر اسی طرح (صفا و مروہ کے درمیان) سات دفعہ چکر لگایا۔ سیدنا ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ان دونوں (صفا مروہ) کے درمیان سعی کرنا ہے (جو بعد میں حج میں مسلمانوں پر فرض کی گئی)۔ پھر جب ہاجرہ (آخری چکر میں) مروہ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو اپنے آپ سے ہی کہنے لگیں کہ چپ رہ، پھر وہی آواز سنی تو کہنے لگیں کہ (اے اللہ کے بندے، تو جو کوئی بھی ہے) میں نے تیری آواز سن لی، کیا تو ہماری کوئی مدد کر سکتا ہے؟ پھر دیکھا کہ آب زمزم (چشمہ والی جگہ) کے قریب ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) ہے جو اپنی ایڑھی مار کر (یا یہ کہا کہ) اپنا پَر مار کر زمین کھود رہا ہے یہاں تک کہ اس جگہ سے پانی نکلنے لگا، وہ اپنے ہاتھ سے اس کے گرد حوض سا بنانے لگیں اور پانی چلو سے بھر بھر کر اپنی مشک میں ڈالتیں، جوں جوں وہ پانی لیتیں وہ چشمہ اور جوش مارتا (پانی زیادہ ہو جاتا)۔ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے، اگر وہ زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیتیں (حوض نہ بناتیں) یا (یوں فرمایا کہ) اگر وہ چلو بھر کر (مشک بھرنے کیلئے) پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک چشمہ (کی صورت) بہتا رہتا۔ (پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) فرمایا کہ ہاجرہ نے خود بھی پانی پیا اور بچے کو بھی پلایا۔ فرشتے نے ان سے کہا کہ تم اپنی جان کا خوف نہ کرو، بیشک یہاں اللہ کا گھر ہے جسے یہ بچہ اور اس کے والد (مل کر) بنائیں گے اور اللہ اپنے بندوں کو تباہ نہیں کرنے والا۔ اور اس وقت بیت اللہ (کی جگہ) ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا اور جب برسات کا پانی آتا تو

وہ دائیں بائیں سے نکل جاتا۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے ایک مدت اسی طرح گزاری یہاں تک کہ جُرہم قبیلے کے کچھ آدمی یا کچھ گھر والے (فیملی) ان (ہاجرہ اور اسماعیل) پر گزرے جو کداء کے راستے سے آ رہے تھے، وہ مکہ کے نشیب میں اترے، انہوں نے ایک پرندے کو وہاں گھومتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ بیشک یہ پرندہ ضرور پانی کے گرد گھوم رہا ہے، ہم اس میدان سے اچھی طرح واقف ہیں اور یہاں پانی کہیں بھی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو بھیجا، انہوں نے دیکھا کہ پانی موجود ہے، وہ لوٹ کر گئے اور انہیں پانی کی خبر دی، وہ بھی (وہاں) آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کے پاس ہی اُمّ اسماعیل علیہ السلام بیٹھی تھیں ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم ہمیں یہاں اترنے کے اجازت دیتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، لیکن پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں، انہوں نے قبول کیا۔ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (جرہم کے) لوگوں نے (وہاں رہنے کی) اس وقت اجازت مانگی جب خود اسماعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو۔ پس وہ لوگ وہیں اتر پڑے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بلا لیا، وہ بھی وہیں ان کے پاس آ گئے یہاں تک کہ جب وہاں کئی گھر بن گئے اور اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے اور انہوں نے عربی ان (جرہم کے) لوگوں سے سیکھی اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے (جرہم) لوگ ان سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ بعد میں جب اُمّ اسماعیل فوت ہو گئیں، ابراہیم، اسماعیل علیہما السلام کی شادی کے بعد اپنے اہل وعیال کی خبر لینے کو آئے جنہیں وہ چھوڑ کر گئے تھے، اسماعیل اپنے گھر میں نہ تھے تو ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہاری گزران کیسی ہوتی ہے اور

معاش کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ بہت بُری، بڑی تنگی سے گزران ہوتی ہے اور ان سے خوب شکایت کی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا شوہر آئے تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ پھر جب اسماعیل علیہ السلام گھر میں آئے اور (اپنے باپ کی) کچھ خوشبو پائی تو (بیوی سے) کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا ہاں، ایک بوڑھا آدمی ایسی ایسی حالت کا آیا تھا اس نے تیرے بارے میں پوچھا تو میں نے کہہ دیا کہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری گزران کیسی ہوتی ہے؟ تو میں نے کہا کہ بڑی تکلیف اور تنگی سے۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ کیا انہوں نے تجھے اور بھی کوئی نصیحت کی تھی؟ اس نے کہا ہاں انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں تجھے (ان کی طرف سے) سلام کہہ دوں اور یہ بھی کہا کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھے چھوڑ دوں، تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اور اسے طلاق دیدی، اور (جرہم قبیلہ میں سے) کسی دوسری عورت سے شادی کر لی۔ پھر جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ابراہیم علیہ السلام (اپنے **ملک** میں) ٹھہرے رہے پھر اس کے بعد دوبارہ آئے تو اسماعیل علیہ السلام گھر میں نہ ملے، پس وہ ان کی (دوسری) بیوی کے پاس گئے اور اس سے اسماعیل علیہ السلام کا پوچھا تو اس نے کہا کہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اور اس سے ان کے گزران اور رہن سہن کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کیساتھ اور خوش گزران رہتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ تم کیا کھاتے ہو؟ اس نے کہا کہ گوشت، پھر پوچھا کہ تم پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا پانی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت دے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

کہ ان دنوں مکہ میں اناج کا نام نہیں تھا اگر ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی برکت کی دعا کرتے۔ (اور) فرمایا کہ (یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں رکھی ہے) اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گزران کریں تو بیمار ہو جائیں (اور فرمایا کہ) ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا شوہر آئے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو حفاظت سے رکھے (یہ بہت عمدہ ہے)۔ پھر جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو بیوی سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے کہا کہ ہاں، ایک خوبصورت سے بزرگ آئے تھے، اور (اس نے) ابراہیم علیہ السلام کی بہت تعریف کی، (پھر کہا کہ) تمہارا پوچھتے تھے تو میں نے بتادیا پھر مجھ سے پوچھا کہ تمہاری گزران کیسی ہوتی ہے؟ میں نے بتایا کہ بہت اچھی۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ پھر تمہیں کوئی نصیحت بھی کی؟ اس نے کہا ہاں، وہ تجھے سلام کہتے تھے اور کہتے تھے کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ کو حفاظت سے رکھنا۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ میرے والد تھے اور تم دروازے کی چوکھٹ ہو، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنی زوجیت میں رہنے دوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیم علیہ السلام (اپنے ملک میں) ٹھہرے رہے، اس کے بعد آئے تو اسماعیل علیہ السلام اس وقت چاہِ زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے، جب انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے، باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے جو کیا کرتا ہے کیا، پھر کہا کہ اے اسماعیل! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے، اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے وہ بجا لائیں، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو میری مدد کرے گا؟ انہوں نے کہا میں ضرور مدد کروں گا، ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس جگہ پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے گرد گرد۔

(نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ) اس وقت دونوں (باپ بیٹے) نے اس گھر کی دیواریں بلند کیں، اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے، جب دیواریں اونچی ہوگئیں (زمین پر کھڑے ہو کر تعمیر نہ ہو سکی) تو اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر (مقامِ ابراہیم) لے آئے اور اس کو رکھ دیا پھر ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر دیوار تعمیر کرتے اور اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر لا کر دیتے اور دونوں کہتے کہ ''اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے (یہ کوشش) قبول فرما تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے'' (بقرہ: 127)۔

1416: سیدنا ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسجدِ حرام۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر کونسی؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے پھر پوچھا کہ ان دونوں (کے بننے) میں کتنا فاصلہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا چالیس برس کا۔ (یہ عرصہ غالباً اول بناء کے اعتبار سے بتایا گیا ہے یعنی آدم علیہ السلام کے دور میں بھی انکی تعمیر ہوئی کیونکہ سیدنا ابراہیم اور سیدنا سلیمان علیہما السلام کے درمیان تو ہزار سال سے زیادہ وقفہ ہے۔) پھر فرمایا کہ جہاں تجھے نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ بیشک اس (نماز کو وقت پر پڑھنے) میں بڑی فضیلت ہے۔

1417: سیدنا ابوحمید الساعدیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کہو ''اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور ان کی ازواج پر اور ان کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرمائی تھی، اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور ان کی ازواج پر اور ان کی

اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے“۔

1418: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدنا حسن اور حسینؓ کیلئے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور فرماتے کہ ”بیشک تمہارے دادا اُبراہیم (اپنے بیٹوں) اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) کیلئے ان کلمات کیساتھ اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے کہ ”اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان اور زہریلے، ہلاک کرنے والے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں“۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ”اورانہیں اُبراہیم کے مہمانوں کا (بھی) حال سنا دو“ (حجر: 51)۔اور”جب اُبراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تُو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے......“ (البقرہ:26)

1419: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ (اُبراہیم علیہ السلام نے جو سوال کیا وہ شک کی وجہ سے نہ تھا، اگر ان کو شک ہوتا تو) ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک ہونا چاہیئے تھا جب انہوں نے کہا کہ ”اے میرے رب! مجھے دکھا تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ”کیا تمہیں ایمان (یقین) نہیں؟ جواب دیا کہ ایمان (یقین) تو ہے لیکن میرے دل کی تسلی ہو جائے گی“ (جو آنکھ سے دیکھ کر ہوتی ہے) اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم کرے وہ زبردست رکن (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت یوسف علیہ السلام رہے تو میں (آزادی دینے کیلئے) بلانے والے کے پاس فوراً چلا جاتا۔

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ''اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کیجئے، وہ وعدے کے بڑے سچے تھے'' (مریم: 54)۔

1420: سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں پر گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اسماعیل کے بیٹو! تیر چلاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت (ابن اورع) کیساتھ ہوتا ہوں، یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لئے (تیر چلانا بند کر دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم تیر کیوں نہیں چلا رہے؟ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہم کیسے مقابلہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو ان کیساتھ ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تیر چلاؤ میں تم دونوں کیساتھ ہوں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول ''اور (ہم نے) ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا'' (ھود: 61) کا بیان

1421: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب غزوہ تبوک میں (مقامِ) حجر (جہاں قوم ثمود پر اللہ کا عذاب آیا تھا) میں اترے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ یہاں کنوئیں سے پانی نہ پیو اور نہ مشکوں میں بھرو تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا، مشکیں بھی بھر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ آٹا پھینک دو، اور پانی بھی بہا دو۔

باب: ''کیا یعقوب (علیہ السلام) کی وفات کے وقت تم موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا......'' (بقرہ 133)

1422: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے عزت دار، عزت دار کے بیٹے، عزت دار کے پوتے، عزت دار کے پرپوتے یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

باب: خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ۔

1423: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام کا نام اس لئے (خضر) رکھا گیا کہ وہ ایک خشک (بنجر) زمین پر بیٹھے (جہاں سبزی کا نام تک نہ تھا) جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔

1424: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ پیلو کے پھول چُن رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کالے کالے دیکھ کر چنو، وہ (پختہ اور) مزیدار ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں؟ (جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیلو کے پھلوں کی شناخت ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا کہ بھلا کوئی ایسا پیغمبر بھی گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں؟

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے فرعون کی بیوی ...... اور وہ عبادت گزاروں میں سے تھی" (التحریم:11,12)۔

1425: سیدنا ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مَردوں میں تو بہت سے کامل (انسان) گزرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہنچیں، ایک تو فرعون کی بیوی آسیہ ہیں اور دوسری عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی کہ ثرید کو تمام

کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول ''اور بلاشبہ یونس (علیہ السلام) نبیوں میں سے تھے .... اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے'' (الصّٰفّٰت (139...142)۔

1426: سیدنا ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیئے کہ میں یونس بن متّٰی سے بہتر ہوں۔ اور (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے) یونس علیہ السلام کو ان کے والد کی طرف نسبت دی۔

( ) باب: اللہ تعالیٰ کا قول ''اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی'' (النساء: 163)۔

1427: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام پر زبور پڑھنا اتنا آسان کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنی سواری کے جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتے تھے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول ''اور ہم نے داؤد کو سلیمان (نامی فرزند) عطا فرمایا جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بے حد رجوع کرنے والا تھا'' (ص: 3)۔

1428: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی، اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دو عورتیں تھیں ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا، بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا تو

اس کیساتھ والی کہنے لگی کہ تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا ہے (یہ میرا بچہ ہے) دوسری کہنے لگی کہ (نہیں بلکہ) تیرا بچہ لے کر گیا ہے، دونوں فیصلہ کروانے کیلئے داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں تو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا (کیونکہ اسی کے قبضے میں تھا اور دوسری کوئی گواہ نہ لا سکی) پھر دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدیتا ہوں، یہ سن کر چھوٹی عورت بولی کہ اللہ تجھ پر رحم کرے ایسا نہ کرو کیونکہ وہ اسی (بڑی عورت) کا بچہ ہے، پھر انہوں نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا۔ (وہ پہچان گئے کہ یہی بچے کی اصل ماں ہے اور دوسری جھوٹی ہے)۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول "اور جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کر لیا .... کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا؟" (آلِ عمران: 44 ... 42)۔

1429: امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا کی بہتر عورت عمران کی بیٹی مریم (علیہا السلام) تھیں اور (اپنے دور میں) دنیا کی بہتر عورت (اُمّ المؤمنین) خدیجہ (رضی اللہ عنہا) تھیں۔

1430: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قریش کی عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں، اولاد پر بہت مہربان اور شوہر کے مال کا بہت خیال رکھنے والیاں۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول "اے اہلِ کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ...... کارساز ہے" (النساء: 171)۔

1431: سیدنا عبادہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس بات کی گواہی دے کہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے" تو اللہ تعالیٰ (ایک نہ ایک دن) اسے جنت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

باب: اللہ تعالیٰ کا قول "اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کیجئے جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر...... الآیۃ" (مریم:61)۔

1432: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی سوائے تین بچوں کے، ایک عیسیٰ علیہ السلام دوسرے بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اسے بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا کہ میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں؟ (جواب نہ دیا) اس کی ماں نے کہا کہ یا اللہ! یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے) پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی، جریج نہ مانا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی، اس سے منہ کالا کیا اور ایک لڑکا جنا، لوگوں نے پوچھا کہ یہ لڑکا کہاں سے لائی؟ اس نے کہا کہ یہ جریج کا ہے لوگ یہ سن کر بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے انہوں نے آکر اس کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالا، اُسے نیچے اتار دیا اور گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا)

اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟ اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلاں چرواہا ہے، یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے اور جریج سے کہنے لگے کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں انہوں نے کہا نہیں، مٹی سے بنا دو۔ تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ادھر سے ایک بہت خوش وضع، خوبصورت سوار گزرا۔ عورت اس کو دیکھ کر کہنے لگی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس سوار کی طرح کرنا۔ یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے کہنے لگا کہ یا اللہ مجھے اس کی طرح نہ کرنا اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ گویا میں (اس وقت) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گزری (جسے لوگ مارتے جاتے تھے) عورت نے کہا کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس کی طرح نہ کرنا یہ سن کر بچے نے پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا کہ یا اللہ مجھے اسی لونڈی کی طرح کرنا۔ اس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ (جو تو خوش وضع سوار کی طرح نہیں ہونا چاہتا، اس لونڈی کی طرح ذلیل وخوار ہونا چاہتا ہے) اس نے کہا یہ سوار جو گزرا ظالموں کا ایک ظالم ہے اور یہ لونڈی (بے قصور ہے) لوگ اس پر طوفان جڑتے ہیں کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی، زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا۔

1433: سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (شب معراج میں) عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ گھونگھریالے بال اور چوڑے سینے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندم گون لمبے سیدھے بال والے، جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں۔

1434: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات خواب میں خود کو کعبہ کے پاس دیکھا (اور دیکھا کہ) ایک شخص بہت اچھا گندمی رنگ والا جس کے بال کاندھوں تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے، میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم علیہما السلام ہیں پھر اُن کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو سخت گھونگھریالے بال اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان سب میں وہ عبدالعزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ ہے، (جو جاہلیت کے دَور میں مر گیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے تو میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ مسیح دجال ہے۔

1435: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ کے تھے لیکن یہ فرمایا کہ میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا (تو دیکھا) کہ ایک شخص گندم گون سیدھے بالوں والا دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) ہیں، میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ، موٹا، گھونگھریالے بالوں والا، داہنی آنکھ سے کانا، اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور نظر آیا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزیٰ) ابن قطن اس کے بہت مشابہ تھا۔

1436: سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے تعلق رکھتا ہوں،

سب پیغمبر گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عقاید مائیں جدا جدا یعنی فروعات مسائل) میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں۔

1437: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک۔

1438: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا تو اس سے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کہتا ہوں کہ اس نے غلطی کی۔

1439: سیدنا عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اتنا (بلند) مت چڑھاؤ (میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو چڑھا دیا، میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں پس اس طرح کہو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔

باب: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آسمان سے اترنے کا بیان۔

144: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا۔

باب: بنی اسرائیل کے حالات کا بیان۔

1441: سیدنا حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال جب نکلے گا تو اس کیساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی، پس تم میں سے جو کوئی یہ دور پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے، وہ حقیقت میں ٹھنڈا میٹھا پانی ہے۔

1442: سیدنا حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (پہلے لوگوں میں سے) ایک شخص مرنے لگا تو جب اپنی زندگی سے ناامید ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا، پھر آگ سلگانا (مجھے اس میں ڈال دینا) جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے اور ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تو ہڈیاں لیکر خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا، اس دن وہ راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کرلیا اور اس سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ پروردگار تیرے ڈر سے، پھر اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔

1443: سیدنا ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے تھے، جب ایک پیغمبر فوت ہو جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے جو (بعد میں) بہت زیادہ بڑھتے جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کر

لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو، (اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق (اطاعت) ادا کرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن پوچھے گا کہ انہوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔

1444: سیدنا ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم (مسلمان) بھی اگلے لوگوں کی چال پر چلو گے، بالشت برابر بالشت اور ہاتھ برابر ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ سانڈھے کے سوارخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگلے لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اور کون؟

1445: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں) پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی کہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

1446: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کے خلاف کرو۔ (خضاب کیا کرو)۔

1447: سیدنا جندب بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا، اس کو ایک زخم لگا تو اس نے چھری لیکر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، خون بہتا رہا (رُکا ہی نہیں) یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کر کے جان دی، میں نے بھی جنت اس پر حرام کر دی۔

1448: سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک جذامی (کوڑھی) ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا، ایک فرشتے کو ان کی طرف بھجوایا۔ وہ جذامی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی جلد۔ (کیونکہ اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا تو کوڑھ دُور ہوگئی اور اس (کے بدن) کا رنگ اچھا ہوگیا، کھال بھی اچھی ہوگئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا تجھے دنیا کے مالوں میں سے کونسا مال بہت زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا کہ اونٹ۔ تو اسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا کہ اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ اچھے بال، یہ گنجاپن دُور ہو جائے (کیونکہ) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو گنجاپن ختم ہوگیا اور بہت اچھے بال نکل آئے۔ پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے۔ فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا کہ اللہ تجھے اس میں برکت دے گا۔ پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ کہنے لگا کہ اللہ مجھے میری بینائی واپس کردے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتے نے اس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ فرشتے نے کہا کہ تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا کہ بکریاں۔ فرشتے نے اسے ایک جننے والی بکری دی۔ پھر اونٹنیاں اور گائے بکریاں بھی جنیں تو جذامی کے پاس اونٹوں کا اور گنجے کے پاس گایوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہوگیا۔ پھر (وہی فرشتہ) اپنی اسی صورت اور شکل میں (جس میں پہلے آیا تھا) جذامی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک محتاج آدمی ہوں سفر میں میرا سارا سامان جاتا رہا اب میں اللہ

کی مدد اور اس کے بعد تیری عنایت کے بغیر اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچ سکتا میں تجھ سے اس ذات (اللہ) کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا، تیری جلد اچھی کر دی اور تجھے مال دیا، مجھے ایک اونٹ دے جس پر میں سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاؤں۔ جذامی نے اسے جواب دیا کہ بہت آدمیوں کا (قرض) دینا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا، سب لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو محتاج تھا تو اللہ نے تجھے یہ سب عنایت کیا؟ جذامی نے کہا کہ میں تو بزرگوں کے وقت سے مالدار چلا آتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا ہی (کوڑھی) کر دے۔ پھر وہ فرشتہ اسی شکل اور صورت میں گنجے کے پاس گیا اور اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا تو اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا تو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا ہی کر دے پھر وہ فرشتہ اپنی اسی شکل میں اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ میں ایک محتاج اور مسافر آدمی ہوں اور میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں رہا اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا، مجھے اس اللہ کے نام پر جس نے تیری آنکھیں (دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دیدے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہنچ جاؤں۔ اندھے نے کہا کہ بیشک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے بینائی دی محتاج تھا، مجھے مالدار کر دیا (اس کے نام پر تو مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہے وہ لے لے، میں آج تجھے تنگ نہیں کرنے کا۔ فرشتے نے کہا کہ (میں محتاج نہیں ہوں) تو بکریاں رہنے دے، اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا، تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھے اور گنجے) سے ناراض۔

1449: سیدنا ابوسعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے

ننانوے (99) آدمیوں کو (ناحق) قتل کیا تھا پھر (نادم ہوکر) مسئلہ پوچھنے نکلا تو ایک درویش (پادری) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس شخص نے اس پادری کو بھی مار ڈالا پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا تو ایک شخص دوسرے پادری نے کہا کہ تو فلاں بستی میں جا، رستے میں اس کو موت آ پہنچی (مرتے مرتے) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا اب رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے نصرہ (اس) بستی کو (جس طرف وہ جا رہا تھا) یہ حکم دیا کہ اس شخص سے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو (جہاں سے وہ نکلا تھا) یہ حکم دیا کہ تو اس سے دُور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا کہ ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ناپو (ناپا) تو دیکھا کہ وہ نصرہ سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے، پس وہ جہنم سے بچا لیا گیا۔

1450: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے گھر خرید لیا، جس نے خریدا تھا اس نے اُس گھر میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بیچنے والے سے کہنے لگا کہ بھائی یہ ٹھیلیا لے جا، میں نے تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا۔ بائع (بیچنے والا) کہنے لگا کہ میں نے گھر بیچا اور اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا۔ آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ تمہاری اولاد بھی ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر دو اور خیرات بھی کرو۔

1451: سیدنا اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو سیدنا اسامہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طاعون ایک عذاب

ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا (یہ کہا کہ) تم سے پہلے لوگوں پر (شک راوی) پھر جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم لوگ رہتے ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو۔

1452: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، اللہ تعالیٰ جن پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور اللہ نے اس کو مسلمانوں کیلئے رحمت بنا دیا ہے، جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھہرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی ہے وہی پیش آئے گی تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

1453: سیدنا ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو مار مار کر لہولہان کر دیا اور وہ اپنے منہ سے خون کو صاف کرتے جاتے اور (جب ہوش آتا) یہ کہتے کہ اے اللہ! میری قوم والوں کو بخش دے، کیونکہ یہ نہیں جانتے

1454: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص غرور سے اپنی تہبند (لٹکائے) کھینچ رہا تھا، وہ (زمین میں) دھنسا دیا گیا، قیامت تک اس میں تڑپتا (چیختا چلاتا) اترتا جائے گا۔

باب: المناقب (فضیلتوں کا بیان)۔

1455: سیدنا ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو، جو لوگ جاہلیت کے دَور میں اچھے،شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے دَور میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو اور آدمیوں میں سب سے بُرا اس کو پاؤ گے جو دورُخہ (دوغلا) ہو، ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے، دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ لے کر جائے۔

1456: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لوگ امامت اور خلافت میں مسلمان قریش کے تابع ہیں جیسے (عرب کے) کافر (کفر کے دَور میں بھی) قریش کے تابع ہیں اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے، جو لوگ جاہلیت کے دَور میں بھی اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے دَور میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں۔ تم بہت اچھا آدمی اس کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو بُرا سمجھتا ہو، یہاں تک کہ اس میں گرفتار ہو جائے۔

باب: قریش کی فضیلت کا بیان۔

1457: سیدنا معاویہ کو یہ خبر پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہوگا۔ سیدنا معاویہ یہ سُن کر غصے ہوئے اور خطبہ سنانے کھڑے ہوئے، پہلے اللہ کی جیسی چاہیئے ویسی تعریف کی پھر کہنے لگے کہ اما بعد! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہیں، پس یہ لوگ جاہل ہیں، ان سے اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے ان کو گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو

یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی جو کوئی ان کی دشمنی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو سرنگوں (اوندھا) کر دے گا جب تک (کہ قریش) دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے۔

1458: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قریش، انصار، جہینہ، مُزینہ، اسلم، اشجع اور غفار، ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

1459: سیدنا ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک (دنیا میں) ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں۔

1460: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میں اور سیدنا عثمان بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (ذی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے۔

1461: سیدنا ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو جان بوجھ کر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا اور جو شخص اپنے آپ کو کسی دوسری قوم کا بتلائے، جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

1462: سیدنا واثلہ بن الاسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا وہ بات کہے جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھی یا اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وہ (جھوٹ) بات لگائے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہیں فرمائی۔

باب: اسلم اور غفار اور مُزینہ اور جُہنیہ اور اشجع قبیلوں کا بیان۔

1463: سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منبر پر (کھڑے ہو کر) فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور قبیلہ عصیّہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کی۔

1464: سیدنا ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا اقرع بن حابسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے تھے یعنی قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کہا کہ ''اور جُہینہ کے لوگوں نے'' تو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بتلا اسلم اور غفار اور مُزینہ اور جہینہ (یہ چاروں قبیلے) بنی تمیم، بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے (چاروں) خراب اور برباد ہوئے؟ اقرع نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں۔

1465: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مُزینہ اور جُہینہ کے یا یوں کہا کہ کچھ لوگ جُہینہ یا مُزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا کہ قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

باب: قبیلہ قحطان کا ذکر۔

1466: سیدنا ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک شخص بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا۔

باب : جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے۔

1467 : سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ جہاد کیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے ان مہاجرین میں ایک آدمی بڑا دل لگی باز تھا، اس نے ایک انصاری کے سر پر ضرب لگائی۔ انصاری بہت سخت غصے ہوا اور اس نے اپنی ذات والوں کو پکارا، انصاری نے کہا اے انصار دوڑو (میری فریاد سنو) مہاجر نے کہا کہ اے مہاجرین دوڑو یہ (غل) سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے خیمہ سے نکل کر آئے اور فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی باتیں کیسی؟ پھر پوچھا کہ قصہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر مار لگائی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی جہالت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ ابی ابن سلول (منافق) نے کہا کہ مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو پکارتے ہیں، پس جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو یقیناً عزت دار ذلیل کو (مدینہ سے) نکال باہر کرے گا۔ سیدنا عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں اس ناپاک (شخص) کا سر نہ اُڑا دوں؟ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، لوگ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

باب : (قبیلہ) خزاعہ کا قصہ۔

1468 : سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ عمرو بن لحی ابن قمعہ بن خندف (قبیلہ) خزاعہ والوں کا باپ تھا۔

1469 : سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں کھینچ رہا تھا، اسی نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی۔

نوٹ: سائبہ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جسے کسی بت کے نام پر چھوڑا جائے اور اس پر سواری وغیرہ کرنا ناجائز تصور کیا جائے اور مزید کچھ اصطلاحات بھی اس نے گھڑی تھیں۔ دیکھئے سورۃ المائدہ آیت نمبر 13۔ یہ سب صورتیں شرک میں داخل ہیں۔

باب: سیدنا ابوذرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ۔

1470: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوذرؓ نے کہا کہ میں قبیلہ غفار کا ایک شخص تھا ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے تو میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ اور ان سے بات کرو اور ان کا حال مجھ سے بیان کرو، وہ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملا پھر واپس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم بیشک میں نے ایک شخص کو دیکھا جو اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور بُری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے اس سے کہا کہ اس خبر سے میری تسلی نہیں ہوئی تو میں نے (زادِ راہ میں) ایک مشکیزہ اور اپنا عصا لیا اور مکہ پہنچ گیا، میں آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپ کا حال کسی سے پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا اور میں آبِ زمزم پیتا رہا اور مسجد میں ہی بیٹھا رہا پھر سیدنا علیؓ میرے سامنے سے گزرے اور کہا کہ تم مسافر معلوم ہوتے ہو، سیدنا ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں، انہوں (سیدنا علی) نے کہا کہ میرے ساتھ گھر چلو، میں ان کیساتھ گیا، نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور نہ میں نے انہیں کچھ بتایا۔ اگلی صبح پھر میں مسجد میں آ گیا تا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں کسی سے پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو مجھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں کچھ بتائے، (سیدنا ابوذر) کہتے ہیں کہ

پھر سیدنا علی میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا کہ کیا ابھی تک اس شخص کو (یعنی مجھے) اپنا ٹھکانہ نہیں ملا؟ میں نے کہا کہ نہیں تو انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ سیدنا ابوذر کہتے ہیں کہ سیدنا علی نے مجھ سے کہا کہ تیرا کیا مطلب ہے، کس کام کیلئے اس شہر میں آیا ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ بات چھپاؤ تو میں تم سے بیان کروں، انہوں نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا تو میں نے کہا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے، پس میں نے اپنے بھائی کو ان سے بات کرنے کو بھیجا، پس وہ لوٹ کر آیا اور (اس کی) بیان کردہ بات سے میری تشفی نہیں ہوئی پس میں نے خود ان سے ملنے کا ارادہ کیا (سیدنا علی نے) ان سے کہا کہ بیشک تو نے اچھا راستہ پایا (مجھ سے ملا) میں بھی انہی کے پاس جاتا ہوں پس تو میرے پیچھے چلا آ۔ جس جگہ میں داخل ہوں تو بھی داخل ہو، اگر (راستے میں) مَیں ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو میں (یہ اشارہ کروں گا) ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا جوتا صاف کرتا ہوں اور تو وہاں سے چل دینا۔ پھر (سیدنا علی) چلے اور میں (سیدنا ابوذر) بھی ان کیساتھ چلا یہاں تک کہ وہ (ایک مکان میں) داخل ہوئے تو میں بھی ان کیساتھ داخل ہوا، وہاں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم موجود تھے، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اسلام سکھائیے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے سکھایا تو میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! تم اس کام (اپنے ایمان) کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا، جب تجھے ہمارے غلبے کی خبر ملے تو اس وقت آنا۔ میں نے کہا کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حق کیساتھ بھیجا ہے، میں تو اسے (کلمہ کو) ان (کافروں) کے درمیان میں زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو

ہو) پس (سیدنا ابو ذر) مسجد میں آئے اور قریش کے کافر وہاں موجود تھے (سیدنا ابو ذر نے) کہا کہ اے جماعتِ قریش! بیشک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں۔ (یہ سنتے ہی) انہوں نے کہا کہ اٹھو اور اس بے دین کی خبر لو، پس وہ کھڑے ہوئے اور مجھے مار ڈالنے کی نیت سے خوب مارا، سیدنا عباس (بن عبدالمطلب) نے مجھے دیکھا تو وہ مجھ پر جھک گئے پھر ان (کافروں) کی طرف منہ کر کے کہنے لگے کہ تمہاری خرابی ہو (کیا غضب کرتے ہو کہ) تم قومِ غفار کے ایک شخص کو مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا راستہ اسی قوم کے قریب سے ہے (یہ سن کر) انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا پھر دوسرا دن ہوا تو میں پھر مسجد میں آیا اور جیسا کل پکارا تھا ویسا ہی پکارا تو (کفارِ قریش نے) کہا کہ اٹھو اس بے دین کی خبر لو اور جیسی کل مجھ پر تاب پڑی تھی ویسی ہی پھر پڑنے لگی اور سیدنا عباسؓ نے پھر مجھے دیکھ لیا تو وہ آ کر مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو کل کہا تھا۔ سیدنا ابن عباسؓ نے کہا کہ سیدنا ابو ذرؓ کا اسلام اس طرح شروع ہوا۔

باب: اپنے مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا۔

1471: سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اے پیغمبر اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائیے'' تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پکارنے لگے کہ ''اے بنی فہر کے لوگو، اے بنی عدی کے لوگو'' یہ سب قریش کے خاندان تھے۔

باب: اپنے باپ دادا کو برا کہلوانا نہ چاہنا۔

1472: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا حسان بن ثابتؓ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرکین مکہ کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی انہی کے خاندان سے ہوں تو سیدنا حسان نے کہا کہ میں اپنی شاعری کے کمال سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکالتے ہیں۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناموں کا بیان۔

1473: سیدنا جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنی مٹانے والا۔ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائے گا اور حاشر یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

1474: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں تعجب نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں اور لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم (ہی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہوں۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناموں کا بیان۔

1475: سیدنا جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکمل گھر بنایا اور بہت اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی تو لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے کہ یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا۔

1476: سیدنا ابوہریرہؓ سے ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ منقول ہے کہ

......مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ...... اور آخر میں فرمایا کہ ...... وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کا بیان۔

1477: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وفات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

1478: سیدنا سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں {اور اس وقت ان کی عمر چورانوے برس تھی مگر اچھے خاصے مضبوط تھے} کہ میں جانتا ہوں کہ میرے جو حواس، کان، آنکھ سب اب تک کام دیتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کیلئے دعا فرمایئے پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے لئے دعا فرمائی۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حُلیہ اور اخلاق کا بیان۔

1479: سیدنا عقبہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پیدل تشریف لے گئے (رستے میں) امام حسنؓ کو دیکھا، وہ بچوں کیساتھ کھیل رہے تھے سیدنا ابو بکر نے انہیں اپنے کاندھے پر اٹھایا اور کہا کہ میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (تو بالکل) نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مشابہ ہے اور علیؓ کے مشابہ نہیں ہے۔ سیدنا علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

1480: سیدنا ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیدنا حسن بن علی علیہما السلام کے مشابہ تھے تو ان (ابو جحیفہ) سے کہا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صورت بیان کرو تو انہوں نے کہا کہ

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفید رنگ تھے، بال کچھ سفید کچھ سیاہ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹ دینے کا حکم دیا لیکن یہ اونٹ بھی ہم نے نہیں لئے تھے کہ آپ (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی وفات ہوگئی۔

1481: سیدنا عبداللہ بن بسرؓ سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی تھے، کہا گیا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوڑھے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کچھ بال سفید تھے۔

1482: سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میانہ قامت تھے، نہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، نہ ایسے کہ بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بہت گندمی (زرد) رنگ (بلکہ سرخی مائل) بال نہ سخت گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل ہی سیدھے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر چالیس برس کی عمر میں وحی نازل ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دس برس مکہ میں رہے وحی (قرآن) نازل ہوتی رہی، اور دس برس مدینہ میں رہے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر اور ڈاڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

نوٹ: اہل عرب گنتی میں کبھی دہائیاں گنتے ہیں اور اکائیاں چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال رہے تھے۔

1483: سیدنا انسؓ ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، نہ ایسے بالکل سفید رنگ نہ بالکل گندمی زرد رنگ، نہ سخت گھونگھریالے بال والے اور نہ بالکل سیدھے بال والے، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عمر مبارک کے چالیسویں سال کے آخر میں بعثت

(وحی قرآن) سے نوازا........ اور باقی تمام حدیث بیان کی۔ (دیکھئے حدیث 1482)۔

1484: سیدنا براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو، خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے، قد میں نہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے تھے۔

1485: سیدنا انسؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دونوں کنپٹیوں پر تھوڑی سی سفیدی آئی تھی۔

1486: سیدنا براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میانہ قامت کے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں میں فاصلہ تھا (سینہ چوڑا تھا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سرخ (دھاری دار) حلہ پہنے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

1487: سیدنا براءؓ سے ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ آپ سے کہا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح گول اور چمکدار۔

1488: سیدنا ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو (دوپہر کو) وادی بطحا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک برچھی (بطور سترہ) گڑھی تھی .... یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھئے حدیث 313) اور اس روایت میں سیدنا ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ لوگ اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ تھام کر اپنے (برکت کیلئے) چہروں پر پھیرنے لگے۔

سیدنا ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ تھاما اور اپنے منہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

1489: سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں (آدم علیہ السلام سے لیکر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا۔

1490: سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے۔ اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سر میں مانگ نکالنے لگے۔

1491: سیدنا عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبان بنتے اور فرماتے کہ تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

1492: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو، اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی سے اپنی ذات کیلئے بدلہ نہیں لیا، بلکہ جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کیلئے اس سے بدلہ لیا کرتے۔

1493: سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ریشم اور کوئی (بھی) باریک کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم نہیں دیکھا اور اور نہ کوئی خوشبو یا بو نبی

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی۔

1494: سیدنا ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس لڑکی سے زیادہ حیادار تھے جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے۔

1495: ایک روایت میں یوں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی بات کو بُرا سمجھتے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔

1496: سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا، اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دل چاہتا تو اسے کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے (بُرائی نہ کرتے)۔

1497: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح (آرام سے اور ٹھہر ٹھہر کر) گفتگو کرتے کہ اگر کوئی گننے والا چاہتا تو ان (الفاظ) کو گن سکتا۔

1498: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح جلدی جلدی باتیں نہ کیا کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھیں ظاہر میں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا (غافل ہوتا) تھا۔

1499: سیدنا انسؓ اس رات (شبِ معراج) کا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مسجد کعبہ سے لے جایا گیا، قصہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے تین فرشتے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت مسجد حرام میں (سیدنا جعفر بن ابی طالب اور سیدنا حمزہؓ کے درمیان) سو رہے تھے۔ ان (فرشتوں) میں سے ایک نے کہا کہ ان میں سے وہ کون ہے (جسے

لیجانے کا حکم ہوا ہے)؟ دوسرے نے کہا کہ وہ (درمیان والا) ان میں سے بہتر ہے۔تیسرے نے کہا کہ جواُن سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو۔اس رات اتنا ہی ہوا اوراس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں دوسری رات کو دیکھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دل سے دیکھا کرتے تھےاور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔پس جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے۔

---------------اختتام حصہ سوئم--------